

اِنَّ الرِّسَالَهَ لَشَرِیْفَةٌ وَّ اِنَّ الْاَقْلَامَ لَکَرِیْمٌ وَّ اِنَّ الدِّیْنَ لَعَزِیْزٌ وَّ اِنَّ الدَّعْوَةَ لِحَقٍّ



آبِ کَوْثَر



حضرت علامہ
الحاج مفتی محمد امین صاحب
برکاتہم العالیہ دامت



مکتبۃ الدینیہ
(دعوتِ اسلامی)

SC1286

الْمُتَلَوَّةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَى صَلَاةٍ



فَضْلُ السَّلَاةِ وَالسَّلَامُ عَلَى فَضْلِ الْخَلْقِ وَسَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

== از قلم ==

حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب کتابت کاتھم العالیہ
مہتمم دارالعلوم امینیہ رضویہ محمد پور فیصل آباد

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

ہم کتاب _____ آب کوثر
مصنف _____ حضرت مولانا علامہ مفتی محمد امین غفرلہ
ناشر _____ مکتبۃ المدینہ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

فون: 021-32203311	کراچی: شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی
فون: 042-37311679	لاہور: داتا دربار بارکیت، گنج بخش روڈ
فون: 041-2632625	سرمدار آباد: (فیصل آباد) امین پور بازار
فون: 058274-37212	کشمیر: چوک شہیدان، میرپور
فون: 022-2620122	حیدر آباد: فیضان مدینہ، آفندی ٹاؤن
فون: 061-4511192	ملتان: نزد پتیل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ
فون: 044-2550767	اوکاڑہ: کالج روڈ، المقتل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کنسل ہال
فون: 051-5553765	راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کیمپلی چوک، اقبال روڈ
فون: 068-5571686	خان پور: ڈرائی چوک، شہر کنارہ
فون: 0244-4362145	نواب شاہ: چکر بازار، نزد MCB
فون: 071-5619195	سکھر: فیضان مدینہ، بیراج روڈ
فون: 055-4225653	گوجرانوالہ: فیضان مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ
	پشاور: فیضان مدینہ، گلبرگ نمبر 1، انور سٹریٹ، صدر

فہرست

صفحہ	عنوانات	نمبر شمار
۷	ابتداء	۱
۳	تقریبات	۲
۵	اعتذار	۳
۶	نعت پاک	۴
۸	حرف آغاز	۵
۲۸	احادیث مبارکہ	۶
۴۳	جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن درود پڑھنے کی اہمیت	۷
۶۸	رسول اکرم شیخ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم خود درود پاک سنتے ہیں۔	۸
۷۲	درود پاک نہ پڑھنے کی وعید	۹
۹۲	دوسرا باب اقوال مبارکہ	۱۰
	تیسرا باب واقعات	۱۱
۱۱۳	دنیاوی مصیبتوں اور پریشانیوں کا ملوا درود پاک سے	۱۲
۱۵۰	دنیاوی انعامات اور بشارتیں درود پاک سے	۱۳
۲۰۱	جان کنی میں برکتیں درود پاک سے	۱۴
۲۰۶	قبریں درود پاک کی برکتیں	۱۵
۲۱۷	درود پاک کی برکت سے اخروی نعمات	۱۶
۲۳۳	مستغرق واقعات	۱۷
۲۳۵	درود پاک میں بھلے کرنے والوں کے واقعات	۱۸
۲۵۸	تنبیہ	۱۹
۲۶۲	درود پاک کے صیغے	۲۰

ابتدائیہ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی آلہ واصحابہ اجمعین الباقی

○ والد گرامی قدر حضرت العلام مولانا المفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیف لطیف ”آب کوثر“ کا چوتھا ایڈیشن آپ کے ہاتھ میں ہے۔ مختصر وقت میں اس کتاب نے علماء و مشائخ اور پڑھے لکھے طبقہ میں جو قبولیت حاصل کی ہے وہ فضل خداوندی پر دلالت ہے۔ علماء کرام کی نظر میں اردو زبان میں ”فضائل درود شریف“ کے پاکیزہ عنوان پر اس سے بہتر کتاب اب تک نہیں لکھی گئی۔ فلاح اللہ

○ اس کتاب مستطاب کے مطالعہ سے قاری کے دل میں محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس جذبات موجزن ہوتے ہیں جس سے عقائد کی اصلاح بھی خود بخود ہو جاتی ہے

○ اس میں داعطین کے لئے دافر مواد موجود ہے۔ متعدد ایسے خطیب دیکھنے میں آئے کہ جب انہوں نے ”آب کوثر“ میں درج مواد سے اپنے سامعین کو مخلوط فرمایا تو پورے مجمع پر وجد کی کیفیت طاری ہو گئی۔

○ سب سے نمایاں بات یہ کہ اس کے مطالعہ سے جب ایمان کی چاشنی نصیب ہوتی ہے تو قاری کے دل میں درود پاک کی کثرت کا ذوق و شوق پیدا ہوتا ہے۔ پھر وہ آسانی سے درود پاک کثرت سے پڑھ سکتا ہے۔ جو دونوں جہانوں کی سعادت اور قبر و برزخ کا نور ہے۔ خود فرمان مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم اس پر شاہد ہے۔ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مَسْرَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے خداوند قدس

اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو
 کثرت سے درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ بجاہ
 سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔
 ○ کتاب آپ کے سامنے ہے پڑھیے۔ اگر قلب میں سوز اور
 محبت پیدا ہو تو والد گرامی قدر اور اس فقیہ کے لئے دعا ضرور فرمائیے۔

محمد سعید احمد اسعد غفرلہ اللہ

دارالعلوم امینیہ رضویہ محمد پورہ فیصل آباد فون ۳۰۶۶۶
 ناظم اعلیٰ: جامعہ امینیہ رضویہ شیخ کالونی جھنگ روڈ فیصل آباد

فون: ۲۵۸۹۸

تقریظ

غزالی زمان حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی مدظلہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مُحَمَّدٌ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ وَاٰلِهِ وَصَحْبِهِ
اٰمِیْن۔ اما بعد زیر نظر کتاب "آپ کوثر" مؤلفہ حضرت علامہ الحاج
مفتی محمد امین صاحب بانی وشیخ الحدیث جامعہ امینیہ فیصل آباد کے بالاستیعاب
دیکھنے کا موقع نہ مل سکا۔ البتہ بعض مقامات سے مطالعہ کیا سبحان اللہ سبحان اللہ
دُرود شریف کے فضائل و فوائد میں ایسی ایساں افروز جامع کتاب اردو زبان
میں نظر سے نہیں گزری۔ حضرت مؤلف زید مجدہم نے دُرود شریف کے
فوائد سے متعلق بے شمار واقعات نقل فرمائے ہیں اور دُرود پاک
کے فضائل و محاسن کے بیان میں نہایت قیمتی مواد بڑی محنت و
مشقت کے ساتھ دل کش انداز میں حسن ترتیب کے ساتھ جمع
فرمادیا ہے۔ جو اہل علم اور عامۃ المسلمین سب کے لئے بے حد
مفید ہے اور نہایت دلچسپ ہے۔ بالخصوص نو عمر بچوں اور مستورات کے
لئے تو یہ کتاب کبریتِ احمر کا حکم رکھتی ہے۔ (۲۶۹) دوسرا بہتر نسخہ
کی اس ضخیم زردین کتاب کی تالیف پر حضرت مؤلف زید مجدہم ہدیہ تبریک و
تعمین کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مؤلف مدد و دامت برکاتہم العالیہ
کا ظل عاظمیٰ دراز فرمائے اور جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور اس تالیف منیف کو
شرف قبول بخشے۔ آمین۔

الفقیر السید احمد سعید کاظمی غفرلہ

۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۳ھ

تقریظ

قائم البنت حضرت علامہ مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی دامتہم العالیہ

الحمد لله والصلوة

والسلام علی النبی الحبيب سید العالمین

محمد وعلی آلہ وصحبہم ومن والہم

حضرت اقدس و الامرتبت مولانا العلامة المفتی محمد امین صاحب زید مجرم
اسامی نے "آب کوثر" تصنیف فرمائی ہے اس سے قبل بھی حضرت زید مجرم
متعدد رسائل و کتب اشاعت دین کے لئے تصنیف فرما چکے ہیں۔

یہ فقیر اس قابل تو نہیں کہ حضرت موصوف کی کتاب پر تقریظ لکھے لیکن کتاب میں
اخلاص و محنت کے ساتھ تالیف کی گئی اور جس محنت سے مستند کتب کے حوالہ جات
اور منہاجات کو نقل کیا اور سب سے اسوایہ کہ جس جذرہ عشق رسول حضور پر نور صلی اللہ علیہ
و سلم کے تحت لکھی گئی ہے وہ کتاب کی ہر سطر میں نمایاں ہے موصوف تعالیٰ شرف
قبولیت عطا فرمائے اور کتاب سے استفادہ کی سعادت نصیب فرمائے۔ اور
مجھ سیرکار کو اعمال خیر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ و صحبہ وسلم

فقیر شاہ احمد نورانی صدیقی غفرلہ

۲۳ شوال ۱۴۰۲ھ

تقریظ

مجاہد اہلسنت حضرت مولانا عبد السارخاں صاحب نیازی

مخدوم الملک حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب نقشبندی مجددی دامت برکاتہم
العالیہ نے اپنی تالیف لطیف آب کوثر میں دُرود و سلام بر سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم
جس عشق و محبت سے لکھا ہے اپنی سعادت اخروی کا سامان فراہم کر لیا ہے۔ میں
سمجھتا ہوں کہ نہ صرف امت محمدیہ کیلئے بلکہ پوری کائنات انسانی کیلئے رحمت
کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قلبی وابستگی ہی ربیع مسکون میں امن و سلامتی
کا گہوارہ بن سکتی ہے۔ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے اندر افتراق و
انشقاق کا خاتمہ بھی صلوٰۃ و سلام کے ورد سے ختم ہو سکتا ہے۔ اگر ہم اختلاف الوان
والسنة علاقائیت، قومیت اور سیاسی و معاشی مفادات کو ختم کر کے ایک وحدت
بن سکتے ہیں تو عشق کو اتباع رسالت مآب فداہ ابی دانی کی وجہ سے بن سکتے ہیں
حضرت علامہ اقبال نے اسی بناء وحدت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

دل بہ محبوب مجازی بستہ ایم زیر جہت با یکدگر پیوستہ ایم
محمد اللہ مفتی صاحب نے اسی جہت اتحاد و تعاون کو مضبوط و مستحکم
بنانے کیلئے آب کوثر کا نسخہ شفا ملک و ملت کے سامنے پیش کر دیا ہے جس
جذب و ثوق کے ساتھ کتاب لکھی گئی ہے اس امر کی متقاضی ہے کہ اسل کا
مطالعہ بھی اسی فداکارانہ جذبہ کے ساتھ کیا جائے اور بوقت دُرود و سلام
حضور کی محبوبیت کا تصور ہر وقت دل و دماغ پر متولی رہے۔ اسی تصور رسالت
مآب کو حکیم الامت کیوں ادا کرتے ہیں۔

با خدا در پردہ گوئم باتو گوئم آشکار یا رسول اللہ ادینہاں تو پیاستے من
رحمت کائنات سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر کرم کیلئے بھی تصور عشق و نیاز شرط لازم

ہے۔ فقط: محمد عبد السارخاں نیازی
سابق صدر شعبہ علوم اسلامیہ، اسلام آباد
نائب صدر الدعوة الاسلامیہ العالم

تقریظ

استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا غلام رسول صاحب رضوی
شیخ الحدیث جامعہ رضویہ فیصل آباد

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی سید الانبیاء واماہم و المرسلین
وعلیٰ آلہ الطیبین الطاہرین واصحابہ الکاملین الواصلین الی رب العالمین

اصابع

آپ کوثر موفقہ مولانا مفتی محمد امین صاحب دارالعلوم جامعہ
امینیہ رضویہ فیصل آباد کا اول تا آخر اجمالا مطالعہ کیا۔ اس میں مفتی
صاحب نے در و شریف کی اہمیت اور فضائل بانطباق واقعات
بیان کیا ہے۔ یہ غافلین کے لئے تنبیہ۔ عالمین کے لئے تفریح
مشغول حضرات کے لئے جلاء و ضیاء اور مبتلاہ کے لئے دفع بلا
ہے۔ مفتی صاحب نے بہترین انداز میں مرتب کر کے پروردگار
کی کمزور مخلوق کی راہنمائی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید
توفیق دے اور اسے قبول فرما کر زود آخرت بنائے۔

واللہ الموفق

غلام رسول رضوی

تقریظ

علامہ ڈاکٹر مسعود احمد (پی۔ ایچ۔ ڈی) پرنسپل، گورنمنٹ کالج ٹھٹھہ سندھ

حضرت مفتی محمد امین صاحب نے آب کوثر میں درود پاک سے متعلق بہت سا ذخیرہ جمع کر دیا ہے گویا یہ ایک ساغر ہے جس میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شراب بھری ہوئی ہے حضرت موصوف نے اس کتاب کو تین ابواب میں تقسیم کیا ہے پہلے باب میں درود پاک پڑھنے کی فضیلت اور نہ پڑھنے کی وعید کا ذکر ہے۔ دوسرے باب میں درود پاک سے متعلق سلف صالحین کے اقوال ہیں تیسرے باب میں درود پاک کی برکتوں کا بیان ہے اور اس سلسلے میں مختلف واقعات کا ذکر کیا گیا ہے۔

المختصر یہ کتاب عاشقان رسولؐ کے لیے ایک تحفہ مرغوب و محبوب ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آیہ کریمہ ان اللہ و ملائکة یصلون علی النبی الخ نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے اللہ اللہ! خود جان آفرین درود بھیج رہا ہے۔ اور حکم ہو رہا ہے پڑھو، پڑھو! سب پڑھو ہاں درود پڑھو! سلام پڑھو! اس ارشاد باری نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس سندِ عالی پر بٹھا دیا ہے جہاں عقل کی رسائی نہیں۔ ہاں! ع نفس تم کردہ می آید، جنسید و یا نیزید اپنجا

اس سندِ عالی پر بٹھا کر خود حق جل و علا نظر فرما رہا ہے اور نظارہ کرا رہا ہے

..... سچ کہا ہے۔ ع

کعبہ کا کعبہ، رسولؐ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کعبہ کی طرف منہ کر کے جس پروردگار کو سجدہ کیا جاتا ہے وہ خود ہر وقت اس محبوب کی طرف متوجہ ہے۔ یہ بات وہ خود فرما رہا ہے اور جس نے اس سندِ عالی سے پیٹھ پھری وہ کہیں کا نہ رہا آدم علیہ السلام سے پیٹھ پھرنے

والے اٹلیس کا انجام یہ ہوا کہ ہمیشہ کے لئے مردود ہوا۔ بخشش و مغفرت کے سارے دروازے بند کر دیئے گئے..... تو بتاؤ اس کا انجام کیا ہوگا،

جس نے اس کی طرف سے پیٹھ پھیری جو اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام کا خمیر تیار ہو رہا تھا..... ہاں جو آدم کا آسرا تھا جو آدم کی آرزو تھا جو آدم کی صدا تھا، جو آدم کی دعا تھا۔ (علیہ السلام)

اس سے زیادہ خوش بختی کوئی نہیں کہ مردود پڑھے اور پڑھنے سے خوش ہو..... پڑھ پڑھ کر خوش ہو..... سُن سُن کر خوش ہو..... اور اس سے بد بختی کوئی نہیں کہ نہ خود مردود پڑھے اور کوئی پڑھے تو یہ سن سن کر منہ لبوتا پھرے.....

اگر کسی کے دل میں زنگ ہے تو اس کو جلد از جلد دھو لینا چاہیئے..... ہاں وقت آنے والا ہے پیشی ہوگی۔ پوچھا جائیگا سنا جائیگا..... تو ان دیوانوں میں نام لکھوا لو، جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لے لے کے جیتے ہیں..... جو ظاہر و باطن مردود کے گھرے اور اسلام کے تحفے اس کریم کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں..... جو اس کے نام لیوا بن کر اللہ اور اس کے فرشتوں کے مہنوا اور ہم صغیر بن جاتے ہیں..... اللہ اکبر! یستی سے کتنی بلندی پر چلے جاتے ہیں..... اس کا تو ذکر ہے ہی بلند اس کے نام لیوا بھی اس کے صدقے میں بلند ہوتے جاتے ہیں

کی محسوس وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں

یہ جہاں چیز ہے کیا، لوں و تسلیم تیرے ہیں

اللہ تعالیٰ حضرت علامہ ابوسعید مفتی محمد امین صاحب مدظلہ العالی کو اجر عظیم عطا فرمائے کہ انھوں نے ایسے نازک دور میں مردود پاک کے فضائل بیان کئے ہیں جب کہ عالم اسلام دشمن کے نرغے میں ہے اور اس کا واحد علاج یہی ہے۔ کہ بہت کا ہر فرد امن مصطفیٰ تمام ہے۔ اور اس دامن کو لیے آگے بڑھنا چاہئے۔ بلاشبہ یہ بیمار ان بہت اسلامیہ کے لئے نسخہ شفا ہے..... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک زندگی کے تمام گوشے اور شعبے سمیٹے ہوئے ہیں..... ان کی یاد سے

دل آباد ہو جائے تو ممکن نہیں کہ زندگی کا کوئی شعبہ شکست و ریخت سے متاثر ہو
..... ان کی یاد سیاست و حکومت کی جان اور معیشت و معاشرت کی روح ہے
..... ان کی یاد نہیں تو ہر چیز بے وقع ہے۔

تھی آئیے!

ان کی یاد سے دل آباد کریں درود پڑھیں، سلام پڑھیں
صبح و سہا پڑھیں، رات و ن پڑھیں ہاں! عالم بالا سے آواز آ رہی ہے
..... سنئے! سنئے!!

یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلم تسلیما

امیر محمد مسعود احمد عفی عنہ

پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج ٹھٹھہ
(سندھ)

تَقْرِیظ

از حضرت صاحبزادہ ولادشان مولانا غلام محمد صاحب دارالعالی بھو شریف ضلع میانوالی
حامداً ومصلیاً

دردِ پاک کے قضا کی میں کتاب السمی بہ آبِ کوثر پڑھنے کا شرف حاصل
ہوا۔ صاحبِ کوثر صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ رفیع میں بہترین تحفہ ہے۔ مناظرین
کیلئے حلاوتِ ایمان اور تسکینِ قلب کا سامان مہیا کیا گیا ہے۔ ہر سنی بھائی
کو اس رسالہ کا پاس رکھنا ضروری ہے۔ خود بھی پڑھیں اور اپنے عزیز و اقارب
کو بھی نبی پاک صاحبِ بولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے ارشادات و
معجزات سے بہرہ ور کرائیں۔ یہی ہمارے لئے منافعِ حیات اور ذریعہ
نجات ہے۔ شاعر مشرق علامہ اقبالؒ نے خوب کہا۔ ۵

طرحِ عشق اندازِ اندر جانِ خویش - تازہ کن بالصطفیٰ پیمانِ خویش !
مصطفیٰ بحرِ است، موجِ او بلند - خیزد ایں دریا بجوتے خویش بند
آخر میں دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیارے محبوبِ پاک صاحبِ بولاک صلی اللہ
علیہ وسلم کا سچا عاشق اور غلام بنائے۔ اور حضرت علامہ قبلہ استاذی
مفتی محمد امین صاحبِ دامت برکاتہم العالیہ کی سعیِ جمیلہ کو منظور و مقبول
فرمائے اور انکا فیض جاری و ساری رکھے آمین ثم آمین۔ والسلام مع الدعاء
خادم العلماء والفقراء فقیر البوالعیا۔ میاں غلام محمد غفرلہ
نقشبندی مجددی بھووی

محترم المقام مفتی محمد امین صاحب !

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ !

مزاج ہمایوں ! الحمد للہ آپ کی ارسال کردہ ایمان افروز تالیف ”آب کوثر“ حال ہی میں موصول ہو گئی۔ اس ذرہ نوازی پر تہ دل سے شکور ہوں۔

کتاب کیا ہے ؟ عاشقانِ مصطفیٰ علیہ التیمید والثناء کے لیے ایک سکون بخش اہول تحفہ ہے درود پاک کے موضوع پر ایک بے بہا تصنیف ہے۔ اس سرور بخش کتاب کی تعریف کے لیے بندہ اپنے پاس الفاظ نہیں پاتا۔ رب تعالیٰ آپ کو بیش پیش تصنیفی و تالیفی خدمات سرانجام دینے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ اور ہر کام میں آپ کا قلم حقیقت رقم عشقِ مصطفیٰ علیہ التیمید والثناء پر وقف ہو جائے۔

اگر ممکن ہو تو آپ کی دیگر تصانیف بھی جو کتاب کے آخری صفحہ پر مندرج ہیں روانہ فرما کر کرم فرمائیں !

محمد عبد الکویم قادری

بجلد دیش

تقریظ منظوم

از شاعر اہلسنت الحاج صاکنم چشتی فیصل آباد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

آب کوثر جب لوہ گاہ وادی سینا تے نور
موجزن ہیں آب کوثر میں تجلی ما تے نور
آب کوثر کی زیارت سے دلوں میں آتے نور
آب کوثر میں رواں کوثر کا ہے دریائے نور
آب کوثر! شرّ شیطان کے لئے حصّہ حصین!
آب کوثر میں ہے عشق رحمت للعلمین
آب کوثر میں مسلسل ہے یہی ذکر دوام!
یا محمد آپ پر ہو الصلوٰۃ والسلام
آب کوثر مصطفیٰ کے عشق کا لبریز جام
ہر ورق میں مغفرت کا بخششوں کا اہتمام
آب کوثر میں ہے راحت ہر دل بے چین کی!
آب کوثر ہے سلامی سرور کو نین کی!

آب کوثر کے مصنف مفتی بشیریں مقال !
 عالم و فاضل فقیہہ و صاحبِ وجدان و حال
 آب کوثر کے مصنف ہیں محدث بے مثال
 نیک طینت، نیک فطرت نیک دل روشن خیال
 وارثِ علم رسالت، عاشقِ عوثِ حبلی
 عالمِ علم الدینی، عامل و کامل ولی
 آب کوثر ساقی کوثر کا فیض عام ہے !
 آب کوثر برکتوں کی کثرتوں کا نام ہے
 بخششوں کا آب کوثر میں دیا پیغام ہے
 رحمتوں کا آب کوثر میں چھلکتا جام ہے
 آب کوثر میں بکھیرے جس نے ہیں درِ بشین
 نام ہی اُس کا ہے صائم اُس کی عظمت کا امین

آب كوثر پر صكر

ماستر محمد مودودي
منشی فاضل
محله محمد پورہ فیصل آباد

کون کر سکتا ہے ربؔ دو جہاں کی ہمسری
شہل ربؔ ہونیکا دعویٰ جو کہنے ہے کیا کوئی
ہو شرکیہ افعال خالق میں، کوئی ہے آدمی؟
ہے کسی کے ہاتھ میں رزق اور موت و زندگی
کوئی ناداں ایسا دعویٰ کر بھی دیتا ہے اگر

ناک میں دم پشہ کر دے اسلی دیا ہے نمبر!
بندہ ذوالق ہیں ساتھی دنوں پر اک کام ہیں
کوڑا ہے ربؔ اور دیتا ہے حکم اس کا ہمیں
اس کے کرنے سے وہ فرماتا ہے نازل جنتیں
ہے رضا اس کی کہ فعل ربؔ کو ہم کرتے رہیں
بھیبتا مصلوۃ ہے ربؔ احمد ذیشان پر!

ہم پڑھیں گے اگر اس میں شامل ہو گئے ربؔ کو شر
پس درد پاک پڑھنے کے فضائل بے شمار
اس سے خوش ہوتے ہیں احمد اور خود پروردگار
نیکوں سے تو ماہے سیراب دل کار گزار
رحمتیں برکتی ہیں دمل جاتا ہے سب گرد و غبار
دیکھنی تفصیل ہو تو آب کوثر دیکھئے

مفتی محمد امین صاحب نے لکھا ہے چسے
نور کی تبدیل ہے تصنیف کیا کیے اسے
چھوٹے فوارے ہیں اس سے میناؤ نور کے
تو ماہے قاری کا دل پر نور اس کے نور سے
و غیبت تمیل حکم ربؔ ہو جو اس کو پڑھے
آب کوثر کی ہے خواہش آب کوثر پڑھیں

مصطفیٰ اصل علیؑ سے جام کوثر کا پڑھیں
مفتی صاحب مرحوم! مدد رہنا فائدہ جہا
آب کوثر لکھ کر تو نے قوم پر احساں کیا
تو نے روشن کی ہے مشعل راہ حق ظاہر ہوا
رہنمائی کی جزائے خیر دے ربؔ اعلیٰ
آب کوثر مفتی صاحب! ہے تیرا شاہکار

ہے دعا معروف کی رحمتیں تجھ پر ہوں نثار

تقریظ منظوم

از قلم حافظ محمد حسین حافظ قادری رضوی فیصل آباد

آب کوثر دی چاشنی

جام کوثر دے اسی گھٹ نے آب کوثر ایہ کتاب
 مومناں دے واسطے ہے ایہہ صحیفہ لاجواب
 آب کوثر پڑھن والے پین گے کوثر دے جام
 کر دے نے فرمان ایہہ میرے نبی عظمت مآب
 معرفت دا ہے خزینہ عاشقاں دے واسطے
 روشنی دیوے دلاں نوں علم دا ایہہ ماہتاب
 سادہ سادہ لفظاں وجہ ہے سادگی تحریر دی
 گھٹ پڑھے وی پڑھ کے اسنوں ہووندے فیضیاب
 دسدا ہر اک لفظ عظمت ہے درود پاک دی
 تے حقیقت دا اے ہر اک حرف تے تازہ شباب
 اسدی اک اک سطر وچوں ذی شعور انسان کئی
 راز مخفی کئی ہزاراں ہووندے نے بے نقاب
 اسنوں اپنا یا ہے دل تھیں مفتیاں تے عالماں
 مفتی صاحب دا ہے ایہہ اعلیٰ احسین اک انتخاب

مستند ہر قول اسدا مستند ہر اک حدیث
 ایہ کتاب پاک ہے عشق نبی تمہیں فیضیاب
 عشق نور مصطفیٰ دی روشنی و چہ پڑھے دیکھ
 تیرے دل وی دنیا و چہ آ جاویگا اک انفتلاب
 ہر عبارت راہ دکھلاؤندی اے مستقیم دی
 اسدے اندر سن حکایتاں تے روایتاں بے حساب
 ایس وا اک اک جو باب کھولدا اے دل دے باب
 ہے مکمل اک کتاب اس وا اک اک ہے جو باب
 اسدی عظمت اسدی برکت کی دساں میں دوستو
 کول رکھنا اسنوں برکت پڑھناں اسدا ہے ثواب
 قوم تے احسان کیتا خاص مفتی صاحب نے
 پیش کر کے آب کوثر بے مثل تے کامیاب
 نور و امینار ہے روشن ہے اسدا ورق ورق
 ظلمتاں دے واسطے خشنود ہے ایہہ آفتاب
 اسطرح مضمون نگاری کیتی اسوجہ آپ نے
 اقوال و واقعات دا ہے آگیا جیویں سیلاب
 آب کوثر و چہ عقیدت نال مفتی صاحب نے
 سچیاں تاراں چہ گندھے عشق دے درِ نایاب
 بکھریاں موتیاں دے وانگ اسدا حرف حرف
 چجدی ہر اک نظر و چہ اسدی والد آب و تاب

آب کوثر دے ہے کوزے وچہ سمت در علم دا
 آب کوثر ایہہ کتاب مہکدا جیویں گلاب
 پڑھدا پڑھدا قاری اسنوں کم ہندا ایس وچہ
 ہے ایہہ ایسی معرفت دی مستیاں تھیں پرشباب
 بارگاہِ مصطفیٰ وچہ جسٹوں منظور سی ملی !
 آب کوثر اوہ کتاب اے لاجواب و مستجاب
 پڑھ کے اسنوں عمل اس تے جیہڑا وی کزداریا
 استوں مل جاوینگا سارا قبر دوزخ دا عذاب
 فیض اسدا عام کردے بخش رہا شہرتاں !
 پوری کر دے مفتی صاحب دی مرادیں تے ساک خواب
 مل گئی حافظ سعادت مینوں وی تقریظ دی
 آب کوثر چوں ہے میں وی پی کئی اک بوند آب

آب کوثر دا خلاصہ

آب کوثر وچہ نبی دے عاشقاں نوں خاص دتی گئی دعوت درود دی اے
 کہتیا گیا حدیثاں و کمال ثابت بڑی عظمت تے برکت درود دی اے
 اوہ عبادت مقبول ہے بارگاہ وچہ جس عبادت وچہ کثرت درود دی اے
 کہ ہر وظيفے دے وچہ ناہن جیسی ٹھنڈک تے رحمت درود دی اے
 دو جہان اوہدی جھولی وچہ آگے چہنوں مل گئی دولت درود دی اے
 آب کوثر نوں پڑھ کے پتہ لگا حافظ بڑی فضیلت درود دی اے

اعتذار

بسم اللہ الرحمن الرحیم والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ
 سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین ۔
 فقیر کو اس بات کا پورا پورا احساس ہے کہ فقیر فن تصنیف
 کی اہلیت نہیں رکھتا۔ لہذا قارئین کرام سے اپیل ہے کہ فقیر کی کوتاہیوں
 سے چشم پوشی کریں اور ”خَدَّ مَاضِی دَعَا کَدْر“ پر عمل کرتے
 ہوئے دعا خیر سے نوازیں۔ اگر کوئی خیر اور جہلائی کی بات دیکھیں
 تو بہ اللہ تعالیٰ کی توفیق پر مجمل کریں۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو قبول فرمائے اور فقیر اور فقیر
 کے والدین نیز جن احباب نے اس کا خیر میں تعاون کیا ہے
 ان کے لیے بخشش کا ذریعہ بنائے ! آمین
 بحجۃ حبیبہ الامین الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ

آلہ واصحابہ وازواجه الطاهرات المطہرات الطیبات
 الطہات المومنین وذریئہم الی یوم الدین ۵

فقیر البوسید غفرلہ

نعت

سید المرسلین خاتم النبیین
صلی اللہ علیہ والہ وسلم

سید المرسلین خاتم النبیین

خواجه دنی و دین گنج وفا	صدر و بدر ہر دو عالم مصطفیٰ
آفتاب شرع و دریائے یقین	نور عالم و رحمت للعالمین
خواجه کونین و سلطان ہمد	آفتاب جان و ایمان ہمد
صاحب معراج و صد کائنات	سایہ حق خواجه خورشید ذات
مہدی اسلام و ہادی سبیل	مفتی غیب و امام جز و کل
ہر دو گیتی از وجودش نام یافت	عرش نیز از نام او آدم یافت
نور او مقصود مخلوقات بود	اصل معدومات و موجودات بود
بہر خویش آن پاک جان را آفرید	بہر او خلق جہاں را آفرید
آفرینش را جزا و مقصود نیست	پاک دامن ترازد موجود نیست
در پناہ اوست موجودیکہ هست	وز رخصتے اوست مقصودیکہ نیست
ماہ از ان گشت او بشکافتہ	مہر و فراتش از پس نافہ
کعبہ زد تشریف بیت اللہ یافت	گشت ایمن ہر کہ دروے راہ یافت
جبریل از دست او شد خرقہ دار	در لباس و جبہ زائل شد آشکار
عقل را در خلوت او راہ نیست	علم نیز از وقت او آگاہ نیست
اوست سلطان و طفیل او ہمد	اوست دائم شاہ و خیل او ہمد
ہم پس و ہم پیش از عالم توئی	سابق و آخر یک جا ہم توئی

خواجگی ہر دو عالم تا ابد ! کرد وقت احمد مرسل احمد
 یا رسول اللہ ! میں در ماندہ ام باد برکت خاک بر سر ماندہ ام
 بیکساں لاکس توئی در میر نفس من تلامذہ در دو عالم جز تو کس
 یک نظر سورے من غنوارہ ، کُن چارہ کار من بے چارہ کُن !
 دیدہ جاں رافتاے تو لبس ست ہر دو عالم را رضائے تو لبس ست
 آنکہ آندہ فلک معراج او انبیاء و اولیاء معراج او !
 ہر دم از ماصد درود و صلوات بر رسول و آل و صحابش تمام

خواجہ فرید الدین عطار رضی اللہ عنہ

يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَيَا سَيِّدَ الْبَشَرِ
 مِنْ وَجْهِكَ الْمُنِيرِ نَقْدُ نُورِ الْقَمَرِ
 لَا يُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهُ
 بعد از خدا بزرگ توئی قہتہ محقر !
 (حافظ شیرازی ، شمس الدین محمد)

حرف آغاز

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللهم صل وسلم وبارك على حبیبك المصطفیٰ ونبیِّک المرتضیٰ
ورسولک المجتبیٰ وعلىٰ آله واصحابہ وازواجہ وذریئہ وامتہ وجميعہ
اجمعین الی یوم الدین ○ اما بعد

میرے عزیز بھائیو! درود پاک ایک ایسی نعمت ہے جس کا اندازہ نہیں کیا جا
سکتا۔ درود پاک کے بے شمار فوائد ہیں جن میں سے کچھ بزرگان دین نے اپنی
اپنی کتابوں میں بیان کئے ہیں مثلاً علامہ امام حافظ الحدیث سمس الدین سخاوی
قدس سرہ نے "القول البلیغ" میں اور شیخ الحدیث الشاہ عبدالحق دہلوی قدس سرہ
نے "جذب القلوب" میں لکھے ہیں۔ ان میں سے چند سپرد قلم کئے جاتے ہیں
تاکہ احباب کا شوق و ذوق زیادہ ہو اور اس لازوال دولت سے اپنی اپنی
جسوسیاں بھر لیں۔

(۱)۔ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ
درود بھیجتا ہے۔ ایک کے بدلے ایک نہیں بلکہ ایک کے بدلے کم
از کم دس۔

(۲)۔ درود پاک پڑھنے والے کیلئے رب تعالیٰ کے فرشتے رحمت اور
بخشش کی دعائیں کرتے ہیں۔

(۳) - جب تک بندہ درود پاک پڑھتا ہے فرشتے دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

(۴) - درود پاک گناہوں کا کھنساہ ہے۔

(۵) - درود پاک سے عمل پاک ہو جاتے ہیں۔

(۶) - درود پاک خود اپنے پڑھنے والے کیلئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہے۔

(۷) - درود پاک پڑھنے سے درجے بلند ہوتے ہیں۔

(۸) - درود پاک پڑھنے والے کیلئے ایک قیراط ثواب لکھا جاتا ہے جو کہ اُحد پہاڑ جتنا ہے۔

(۹) - درود پاک پڑھنے والے کو پیمانے بھر بھر کر ثواب ملتا ہے۔

(۱۰) - درود پاک کو ہی وظیفہ بنا لے اس کے دنیا اور آخرت

کے سارے کسمارے کام اللہ تعالیٰ خود اپنے ذمہ لے لیتا ہے۔

(۱۱) - درود پاک پڑھنے کا ثواب غلام آزاد کرنے سے بھی افضل ہے۔

(۱۲) - درود پاک پڑھنے والا ہر قسم کے ہولوں سے نجات پاتا ہے

(۱۳) - شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درود پاک

پڑھنے والے کے ایمان کی گواہی دیں گے۔

(۱۴) - درود پاک پڑھنے والے کیلئے شفاعت واجب ہو جاتی ہے

(۱۵) - درود پاک پڑھنے والے کیلئے اللہ تعالیٰ کی رضا اور رحمت

لکھ دی جاتی ہے۔

(۱۶) - اللہ تعالیٰ کے غضب سے امان لکھ دیا جاتا ہے۔

(۱۷)۔ اس کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ نیکو ساق سے بری ہے۔

(۱۸)۔ لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ دونوں سے بری ہے۔

(۱۹)۔ درود پاک پڑھنے والے کو قیامت کے دن عرش الہی کے سائے کے نیچے جگہ دی جائے گی۔

(۲۰)۔ درود پاک پڑھنے والی بیبیوں کا پلڑا وزنی ہوگا۔

(۲۱)۔ درود پاک پڑھنے والے کیلئے جب وہ حوض کوثر پر جائے گا خصوصی غنیمت ہوگی۔

(۲۲)۔ درود پاک پڑھنے والا کل سخت پیاس کے دن امان میں ہوگا۔

(۲۳)۔ پلصراط پر سے نہایت آسانی سے اور تیزی سے گزر جائے گا۔

(۲۴)۔ پلصراط پر اسے نور عطا ہوگا۔

(۲۵)۔ درود پاک پڑھنے والا موت سے پہلے اپنا مکان جنت میں دیکھ لیتا ہے۔

(۲۶)۔ درود پاک پڑھنے والے کو جنت میں کثرت سے بیویاں عطا ہوں گی۔

(۲۷)۔ درود پاک کی برکت سے مال بڑھتا ہے۔

(۲۸)۔ درود پاک پڑھنا عبادت ہے۔

(۲۹)۔ درود پاک اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب نیک عملوں سے پیارا ہے۔

(۳۰)۔ درود پاک مجلسوں کی زینت ہے۔

(۳۱)۔ درود پاک تنگدستی کو دور کرتا ہے۔

(۳۲)۔ درود پاک پڑھنے والا قیامت کے دن سب لوگوں سے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ قریب ہوگا۔

(۳۳) - درود پاک، درود شریف پڑھنے والے کو اور اس کی اولاد کو اور اس کی اولاد کی اولاد کو زندگ دیتا ہے۔

(۳۴) - درود پاک پڑھ کر پس کو بخشا جائے اُسے بھی نفع دیتا ہے۔

(۳۵) - درود پاک پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ کا اور پھر اُس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب نصیب ہوتا ہے۔

(۳۶) - درود پاک پڑھنے سے دشمنوں پر فتح و نصرت حاصل ہوتی ہے۔

(۳۷) - درود پاک پڑھنے والے کا بدل زندگ سے پاک ہو جاتا ہے۔

(۳۸) - درود پاک پڑھنے والے سے لوگ محبت کرتے ہیں۔

(۳۹) - درود پاک پڑھنے والا لوگوں کی غیبت سے محفوظ رہتا ہے۔

(۴۰) - سب سے بڑی نعمت یہ کہ درود پاک پڑھنے والے کو حضور اللعین

شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوتی ہے
(القول البدیع ص ۱۰)

”جذب القلوب“ میں مندرجہ ذیل زائد فوائد بیان کئے گئے ہیں:

(۴۱) - ایک بار درود پاک پڑھنے سے دس گناہ معاف ہوتے ہیں دس

نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ دس درجے بلند ہوتے ہیں۔ دس

رحمتیں نازل ہوتی ہیں

(۴۲) - درود پاک پڑھنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔

(۴۳) - درود پاک پڑھنے والے کا کندھا جنت کے دروازے پر

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے مبارک کے ساتھ چھو جائیگا۔

(۴۳) - درود پاک پڑھنے والا قیمت کے دن سب سے پہلے آقاؐ کو جہاں
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ جائے گا۔

(۴۵) - درود پاک پڑھنے والے کے سارے کاموں کیلئے قیمت کے
دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم متولی (ذمہ دار) ہو جائینگے۔

(۴۶) - درود پاک پڑھنے سے دل کی صفائی حاصل ہوتی ہے۔

(۴۷) - درود پاک پڑھنے والے کو جانگنی میں آسانی ہوتی ہے۔

(۴۸) - جس مجلس میں درود پاک پڑھا جائے اس مجلس کو فشتہ
رحمت سے گھیر لیتے ہیں۔

(۴۹) - درود پاک پڑھنے سے سید الانبیاء حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی محبت بڑھتی ہے۔

(۵۰) - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود درود پاک پڑھنے والے سے
محبت فرماتے ہیں۔

(۵۱) - قیمت کے دن سید دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم
درود پاک پڑھنے والے سے مصحف اکریں گے۔

(۵۲) - فشتہ درود پاک پڑھنے والے کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔

(۵۳) - فرشتے درود پاک پڑھنے والے کے درود شریف کو سونے
کی تلموں سے چاندی کے درقوں پر لکھتے ہیں۔

(۵۴) - درود پاک پڑھنے والے کا درود شریف فرشتے دربار رسالت
میں لے جا کر یوں عرض کرتے ہیں "یا رسول اللہ! فلاں کے بیٹے
فلاں نے حضور کے دربار میں درود پاک کا تحفہ حاضر کیا"

(۵۵) - درود پاک پڑھنے والے کا گناہ تین دن تک فرشتے نہیں لکھتے

(جذب القلوب ص ۲۵۳)

بزرگان دین کے ارشادات مبارکہ سے چند فوائد فقیر عرض کرتا ہے۔

(۵۶) - درود پاک پڑھنے والے کے سامنے بڑے بڑے جابروں کی

گردنیں جھک جاتی ہیں۔

(۵۷) - درود پاک پڑھنے والے کے گھر پر اقسیم اور بلائیں نہیں آتیں۔

(۵۸) - درود پاک پڑھنے سے جنت وسیع ہوتی جاتی ہے۔

(۵۹) - درود پاک کی کثرت سے بندہ اولیائے کرام کی جماعت میں

شامل ہو جاتا ہے۔

(۶۰) - قانون قدرت ہے کہ جہاں جہاں میں بہتا ہے وہ اُس جہاں

میں روئے گا۔ اور جو یہاں روتا ہے وہ وہاں خوشیاں منائے

گا جو یہاں عیش کرتا ہے وہاں مصیبتوں میں پھنس جائیگا۔ لیکن

درود پاک پڑھنے والے کیلئے یہاں بھی عیش وہاں بھی عیش یہاں

بھی خوشیاں مناتا ہے اور وہاں بھی خوشیاں منائے گا۔

(۶۱) - درود پاک ساری نفل عبادتوں سے افضل ہے۔

(۶۲) - درود پاک پڑھنے والے کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائیگا۔

(۶۳) - درود پاک ہر خیر کا حالب اور ہر شر کا دافع ہے۔

(۶۴) - درود پاک فتوحات کی چابی ہے۔

(۶۵) - درود پاک ایسی تجارت ہے جس میں کسی قسم کا خسارہ نہیں ہے۔

(۶۶) - درود پاک جنت کا راستہ ہے۔

(۶۷) - درود پاک گناہوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

(۶۸) - درود پاک کی کثرت کرنا آرزوؤں کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

(۶۹) - درود پاک کی کثرت کرنا اہلسنت وجماعت کی علامت ہے۔

فقیر اپنی طرف سے عرض کرتا ہے ۔

(۷۰) - درود پاک ”آبِ حیات“ ہے۔ وہ آبِ حیات کہ ہزاروں

آبِ حیات اس پر قربان ہو جائیں کیونکہ اگر بالضرر کسی کو دُنیا

میں آبِ حیات مل جائے اور وہ اسے پی لے اور پھر اسے ہزار

یا پانچ دس ہزار سال تک بلکہ قیمت تک زندگی مل جائے تو

یہ دُنیاوی زندگی گدلی زندگی، پریشانیوں کی زندگی، دھوکہ فریب

کی زندگی آخر ختم ہو جائے گی۔ لیکن درود پاک وہ آبِ حیات

ہے کہ جس نے اسے پی لیا اسے جنت میں وہ زندگی عطا ہوگی جو

ختم ہونے والی نہیں، ساری گنتیاں مثلاً ہزار لاکھ کروڑ، ارب

کھرب، شکہ وغیرہ گنتیاں ختم ہو جائیں گی۔ لیکن وہ ابدی زندگی ختم

ہونے والی نہیں ہے۔ پھر اس زندگی میں گدلا پن نہیں پریشانی

نہیں، دھوکہ فریب نہیں، بے چینی نہیں، دکھ درد نہیں بلکہ چین ہی

چین ہے آرام ہی آرام ہے سکون ہی سکون ہے۔ تو دُنیا کا

آبِ حیات اس آبِ حیات کا ہم پتہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ

ارزقنا ہذا اِجاء حبیبک الکریم رحمۃ اللعالمین صلی

اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ۔

(۷۱) - درود پاک اہم اعظم ہے یعنی جیسے اسم اعظم سے سارے کے

سارے کام خواہ وہ دنیا کے کام ہوں خواہ آخرت کے سب کے سب پورے ہو جاتے ہیں یوں ہی درود پاک سے سارے کام پورے ہوتے ہیں (۷۲)۔ آج انسان مصیبتوں پریشانیوں میں گھرا ہوا ہے۔ اس کا سبب کیا ہے؟ اور اس کا علاج کیا ہے؟

اس کا سبب تو یہ ہے کہ ہم نے خواہشات کو اپنایا اور اس ذات بابرکات کے دامن سے دور ہو گئے ہیں جس ذات والا صفات کو اللہ تعالیٰ نے سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ اور اس کا علاج یہ ہے کہ ہم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت کے ساتھ وابستہ ہو جائیں۔ انسان جتنا ان کے مبارک قدموں کے قریب رہتا جائے گا۔ اتنا ہی اس سے پریشانیاں اور مصیبتیں دور ہوتی جائیں گی۔ جو ان کے قدموں سے لگ گیا وہ بچ گیا اور جو ٹھٹ گیا وہ پس گیا۔ اس کی مثال یوں سمجھ لیجئے یہ مثال صرف افہام و فہم سمجھنے سے سمجھانے کیلئے ورنہ ان کی شان اس سے بالا و بالا ارفع و اعلیٰ ہے۔ مثال یہ کہ چکی خواہ دستی یعنی گھریلو چکی خواہ مشین چکی ہو فارمولا ایک ہی ہے وہ یہ کہ درمیان میں ایک مرکز ایک کٹی سی ہوتی ہے جس کے گرد اگر دو پتھر گھومتا ہے۔ اس کٹی کے سر پر دانے ڈالے جاتے ہیں وہ دانے جب کٹی کے قدموں سے دور ہوتے ہیں۔ تو پتھر کی زد میں آ جاتے ہیں اور نیست و نابود ہو جاتے ہیں۔ دانے جتنا کٹی کے قدموں سے دور

ہونگے اتنی ہی پستہ کی مار زیادہ پڑے گی۔

آپ ہی سوچ کر بتائیں کہ جو دانہ کئی کے قدموں کو نہ چھوڑے اُسے پستہ کی گردش کا کیا ڈر؟ اور جب کئی کا دامن چھوٹ گیا چکی کی گردش اُسے نیست و نابود کر دے گی۔ بلاشبہ کائنات کا مرکز وہ ذات گرامی ہے جسے رب تعالیٰ نے قرآن مجید میں ”رحمۃ للعالمین“ کا لقب دیا ہے ساری کی ساری کائنات اُن کے گرد گھوم رہی ہے۔ اور جو شخص اُن کے قدموں سے پٹا رہے اُسے گردش زمانہ کا کیا خوف؟ اُسے گردش زمانہ اُس وقت ہی اپنی پیٹ میں لے گی۔ جب وہ مرکز کائنات کا دامن چھوڑے گا۔

لہذا ہمارے حوادث زمانہ سے پریشانیوں اور مصیبتوں سے بچے رہنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہم رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک قدموں کے قریب ہوتے جائیں۔ اور وہ ذریعہ ہے ”دُرود پاک کی کثرت“۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”اِنَّ اَوْلٰی النَّاسِ بِیْ اَکْثَرُھُمْ عَلٰی مَلُوۡۃٍ“ (دلائل نبوت)

یعنی لوگوں میں سے میرے زیادہ قریب وہ ہے جو مجھ پر دُرود پاک پاک کی کثرت کرے اللعالم وسلم وبارک علیٰ حبیبک البقی
الآقی وعلیٰ الہدایہ واصحابہ وذریۃہ یعدیکل ذرۃ مائۃ
الف الف مرۃ۔

میں سے عزیز بھائی! دُرود پاک کے بے شمار اور اُن گنت فوائد جن میں سے ۷۷ تحریر کئے گئے ہیں یہ سارے کے سارے فائدے بلا شک و شبہ تجھے حاصل ہوں گے مگر تو اُن کا بن کر تو دیکھ! اور اگر تو اُن

سے بے گانہ رہے اور کہتا پھرے کہ میرا فلاں کام نہیں ہوا فلاں نہیں
ہوا۔ تو قصور تیرا اپنا ہے۔ آفتاب تو پوری آب و تاب کے ساتھ طلوع ہو
چکا ہے اور پورے جہان کیلئے بلکہ سب جہانوں کیلئے فیض رساں ہے
لیکن اگر تیرے چشم کھتا پھرے کہ آفتاب انہیں ہے تو قصور اس کا اپنا ہے۔
آفتاب کی فیض رسانی میں سب کا کوئی فتور نہیں ہے۔ اے میرے عزیز!

اُن کا دامن پکڑے اور اُن کو اپنے دل میں جگہ دے۔

در دلِ مسلم مقامِ مُصطفیٰ ست !

اُبروئے زانامِ مُصطفیٰ ست ! (اقبال)

دل میں حبیبِ خدا، سیدِ انبیاء، صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین

کی محبت و عظمت پیدا کر، کیونکہ جو دل اُن کی محبت و عظمت سے خالی ہے

اُس کے در و درپڑنے کا وزن مچھر کے برابر بھی نہیں ہے

بعض روایتوں میں ہے: ثَلَاثُ أَشْيَاءَ لَا تَزِنُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ

بِعِزَّةِ أَحَدٍ هَآءِ الصَّلَاةُ بِغَيْرِ خُضُوعٍ وَخُشُوعٍ وَالثَّانِي الذُّكْرُ بِالْعَقْلِ

لَآ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَعَالَى لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءَ قَلْبٍ غَافِلٍ وَالثَّالِثُ الصَّلَاةُ عَلَى

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ حُرْمَةٍ وَنِيَّةٍ -

(دُرۃ السّٰعِیْن ص ۷۵)

اے عزیز! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی دین ہیں اُن کی محبت ایمان

ہے۔ اُن کی محبت ایمان کا رکن ہے۔ اُن کی محبت ایمان کی شرط ہے۔

بمصطفیٰ پر رساں غولش را کہ دین ہمہ اوست

اگر با و نرسیدی تمام بوی سببی ست ! (اقبال)

مطالع المسرات میں ہے فاصل الایمان مشروط باصل الحب و
کمال الایمان مشروط بکمال الحب (ص ۶۷)

یعنی اصل ایمان کیلئے اصل محبت شرط ہے اور ایمان کے کامل ہونے
کیلئے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل محبت شرط ہے۔

نیز اسی میں ہے ومن لا محبة له لا ایمان له فحبه علی اللہ تعالیٰ
علیہ والہ وسلم رکن الایمان لا یشیت ایمان عبد ولا یقبل الا بحبته
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

میرے عزیز! ان کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت کیلئے شرط ہے۔

فمحبة الله مشروطة لمحبة رسوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ
وسلم۔ (مطالع المسرات ص ۶۹)

لہذا جو شخص نبی اکرم نور محمد بن شافع اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی
محبت کے بغیر اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے دربار
الہی سے مردود ہے۔

ایک کلمہ گو مسلمان نے یوں کہہ دیا کہ مجھے تو اللہ کے رسول سے ایمان
کی طرف صرف راہنمائی ملی ہے باقی ایمان کا نور وہ اللہ عزوجل کی طرف سے
ہے نبی کی طرف سے ایمان کا نور نہیں ہے یہ سن کر ایک اللہ والے نے
فرمایا ارے کیا کہتا ہے؟ کیا اگر تم وہ نور جو کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
والہ وسلم سے پہنچ رہا ہے۔ کاٹ دیں اور تیرے پاس وہ ہدایت وہ راہنمائی
رہ جائے جس کا تو ذکر کرتا ہے کیا تجھے یہ منظور ہے اس نے کہا مجھے منظور
ہے۔ اتنا کہنا تھا کہ وہ بد نصیب صلیب کے سامنے سجدہ ریز ہو گیا اور

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ کافر ہو گیا اور وہ کھڑے ہی مر گیا۔
 نعوذ باللہ من ذلک۔ (الابریزہ ص ۲۲۹)

حضرت ابوالعباس تیمانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا :-

فمن طلب القرب من اللہ تعالیٰ والتوجه الیہ دون التوسل

بہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم معرضاً عن کرم جنابہ ومدبراً من

تشریع خطابہ کان مستوجبا من اللہ غایۃ السخط والغضب و

غایۃ اللعن والبغض وصل سعیہ وخسر عملہ (سعادۃ الدارین ص ۲)

یعنی جو شخص حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ کے بغیر حضور

کی جناب سے منہ پھیر کر اللہ کا قرب چاہے اور اللہ کی طرف متوجہ ہونا چاہے

وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انتہا درجہ کی ناراضگی اور غضب کا حقدار ہے وہ

غایت درجہ کی دُوری اور لعنت کا مستحق ہے اسکی ساری کی ساری کوششیں

رایرگاہ ہیں اور اُس کے اعمال خسارہ ہی خسارہ ہیں۔ نعوذ باللہ الکرم +

اے میرے عزیز! اگر کوئی اس غلط فہمی میں مبتلا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے

حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے

تو وہ احمقوں کی جنت میں پھرتا ہے۔ ایسا شخص مردود ہے مقہور ہے۔

مبغوض ہے مطرود ہے، مہجور ہے، مکلور ہے۔ الغیاذ باللہ تعالیٰ۔

ہر وہی ہے کہ رسول اکرم نور مجتہم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

خدمت میں کسی نے عرض کیا "یا رسول اللہ! میں سچا پکا مومن کب بنوں گا"

فرمایا "تو جب اللہ تعالیٰ سے محبت کرے گا" اُس نے عرض کیا "میرے

آقا! میری محبت اللہ تعالیٰ سے کب ہوگی" فرمایا "جب تو اس کے رسول

سے محبت کریگا (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ پھر عرض کیا "اللہ تعالیٰ کے حبیب سے میری محبت کب ہوگی؟" فرمایا "جب تو ان کے طریقے پر چلے گا۔ اور انکی سنت کی پیروی کرے گا اور ان سے محبت کرے والوں کے ساتھ محبت کرے گا اور ان سے بغض رکھنے والوں کے ساتھ تو بغض رکھے گا۔ اور کسی سے محبت کرے تو ان کی محبت کی وجہ سے کرے۔ اور اگر کسی سے عداوت رکھے تو ان کی وجہ سے رکھے۔"

پھر فرمایا "لوگوں کا ایمان ایک جیسا نہیں بلکہ جس کے دل میں میری محبت جتنی زیادہ ہوگی۔ اتنا ہی اس کا ایمان قوی ہوگا۔ یوں ہی لوگوں کا کفر ایک جیسا نہیں بلکہ جس کے دل میں میرے متعلق بغض زیادہ ہوگا۔ اس کا کفر بھی اتنا ہی بڑا ہوگا۔" پھر فرمایا "خبردار! جس کے دل میں میری محبت نہیں اس کا ایمان نہیں خبردار! جس دل میں محبت نہیں۔ اس کا ایمان ہی نہیں ہے۔" (دلائل الخیرات ص ۱۶)

میرے مسلمان بھائی! اس محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت دوزخ سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ سیدی المکرم حضرت شاہ غلام علی دہلوی قدس سرہ فرماتے ہیں "ایک دفعہ دوزخ کا خوف مجھ پر غالب ہوا میں عالم بالا میں سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا حضور نے فرمایا "جو ہر دم سے محبت رکھتا ہے وہ دوزخ نہ جائے گا۔"

(تذکرہ مشائخ نقشبندیہ ص ۳۰۹)

الحاصل محبوب کبریا شاہ انبیاء صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اجمعین کی محبت کے بغیر کچھ نہیں پہنچے تو دل میں محبت پیدا کرنا، ان کی عظمت دل

میں بٹھا اور محبت کا تقاضا ہے کہ تو اپنے بیگانے کو پہچانے جو ان کا ہے تو بھی ان کا بنے جو ان سے بیگانہ ہے تو بھی ان سے بیگانہ ہے اگر ایسا ہو کہ درود پاک پڑھے تو محبت کے دروازے تیرے لئے کھل جائیں گے جتنے فوائد درود پاک کے ذکر ہوئے ہیں ان سے ہزار گنا فوائد کا تو مستحق ہو گا وگرنہ محرومی کے سوا تجھے کچھ حاصل نہ ہو گا ؟

رہی یہ بات کہ اپنے بیگانے کی کیا پہچان ہے ؟ تو فقیر عرض کرتا ہے الانسان بترشحہ بما فیہ یعنی برتن سے وہی پھلکتا ہے جو اس کے اندر ہوتا ہے محبت والوں کی زبان و قلم سے تو محبت و عظمت کی باتیں سُنے گا اور بیگانوں کی زبان و قلم سے بیگانگی کی باتیں سُنے گا۔

محبت والوں کی چند باتیں :-

(۱) عام مومنوں کے مقام کی انتہا، ولیوں کے مقام کی ابتدا ہے اور ولیوں کے مقام کی انتہا شہیدوں کے مقام کی ابتدا ہے اور شہیدوں کے مقام کی انتہا صدیقیوں کے مقام کی ابتدا ہے اور صدیقیوں کے مقام کی انتہا نبیوں کے مقام کی ابتدا ہے اور نبیوں کے مقام کی انتہا رسولوں کے مقام کی ابتدا ہے اور رسولوں کے مقام کی انتہا اولوالعزم کے مقام کی ابتدا ہے اور اولوالعزم کے مقام کی انتہا حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کی ابتدا ہے اور حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام کی انتہا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں ہے۔

(خواجہ بابزید بسطامی قدس سرہ از تذکرہ شاخ نقشبندیہ ص ۱۵۸)

(۲) - میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس لئے محبت کرتا ہوں کہ وہ میرے

آقا کا رب ہے۔ (سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ)

(ازمیدار و معاد مترجم ص ۳۷)

(۳) - میں جب مدینہ منورہ حاضر ہوا اور مواجہ شریف میں حاضری دی

تو وہاں چشم دل سے مشاہدہ کیا کہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

کا وجود مبارک عرش سے فرش تنک مرکز جمیع کائنات ہے۔ ہر

چند کہ وہاب مطلق (عطارفرائے والا) اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ لیکن

جس کی کو فیض پہنچا ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ

سے ہی پہنچا ہے۔ اور مہابت ملک ملکوت حضور صلی اللہ علیہ

اللہ وسلم کے اہتمام سے انصرام پاتی ہیں (یعنی صرف جہاں کے

ہی نہیں بلکہ ملک ملکوت کے مہتمم سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں) اور معلوم ہوا کہ ساری خدائی کوانعابت شب روز و شب

سے پہنچتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم حسیبہ سیدنا محمد و آلہ وسلم

(سیدی خواجہ محمد معصوم قیوم سرہندی قدس سرہ)

(مقامت امام ربانی - ۱۱۲)

(۴) انبیاء کرام علیہم السلام و الصلوٰۃ والسلام حضور کے سرچشمہ آب حیات

کے ایک پیالہ سے سیراب و مستفید ہیں اور اولیاء کرام حضور کے

بے پایاں سمندر کے ایک گھونٹ پر قانع اور منتفع ہیں فرشتے

ان کے طفیلی اور آسمان ان کی حویلی ہے۔ وجود کا رشتہ ان

کے ساتھ تسلسل اور ایجاد کا سلسلہ ان کے ساتھ مربوط، اور

ربوبیت کا ظہور اُن کے ساتھ وابستہ ہے جملہ کائنات اُن ہی کے پیچھے ہے۔ اور کائنات کا بنانیوالا اُن کی رضا کا طالب ہے۔ جیسا کہ حدیث قدسی میں آیا ہے :-

”انا اطلب رضاك يا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)۔“

(مکتوبات سیدی مندی خواجہ محمد معصوم قدیم سرسندی قدس سرہ ۳)

(۵) - ”اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی مَلِكُ الْاَرْضِ كُلِّهَا“ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری زمین کا مالک بنا دیا ہے۔

(مواہب لدنیہ للعلامة القسطلانی رضى اللہ عنہ زرقانی ص ۲۲۲)

(۶) - ”انه صلى الله تعالى عليه واله وسلم يقسم الجنة بين اهله“ جنتیوں کے درمیان جنت حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی تقسیم فرمائیں گے۔

(زرقانی ص ۱۹۱)

(۷) - ”فهو خزانة السرو موضع نفوذ الامر فلا ينفذ امر

الامنه ولا ينقل غير الامنه“ یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کا خزانہ ہیں اور حکم کے نافذ ہونے کا مرکز، لہذا کوئی امر نافذ نہیں ہو سکتا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اور کوئی چیز کسی تک منتقل نہیں ہو سکتی مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ کرم سے۔“

(زرقانی ص ۳۸)

(۸) - ”اذا رام امر الا يكون خلافا له وليس لذلالت الامر في الكون

صارع“ جب حضور کسی امر کا ارادہ فرمائیں تو اُس کے خلاف

نہیں ہو سکتا اور اس حکم کو جہان میں کوئی نہیں روک سکتا۔

(زرتانی ص ۳۹)

(۹) - وَكَانَ لَهُ انْ يَخْصُ مِنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْاِحْكَامِ "حضور صلی

اللہ علیہ وسلم مختار ہیں احکام شرعیہ میں سے جس کیلئے جو چاہیں
خاص کر لیں۔ (کشف الغمہ للشعرازی قدس سرہ ص ۱۵)

(۱۰) - انسان علایق بدنیہ اور عوالم طبعیہ میں ڈوبا ہوا ہے اور اللہ

تعالیٰ غایت تنزہ و تقدس میں ہے دونوں کے درمیان کوئی

مناسبت ہی نہیں ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ سے فیض لینا وسیلہ

اور واسطہ کے بغیر ناممکن ہے اور وہ واسطہ حبیب خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔ (روح البیان ص ۲۲۴ سورۃ احزاب)

تبعن اسرار علام الغیوب

برخ بحرین امکان و وجوب (اعلیٰ حضرت قدس سرہ)

ابے ذرا بیگانگی کی بھی چند باتیں سن لیجئے تاکہ آپ کو اپنے اور

بیگانے کے درمیان تمیز کرنا آسان ہو جائے۔

(۱) - یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہویا چھوٹا وہ اللہ تعالیٰ کی

شان کے آگے چار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۱۴)

(۲) - سارا کار و بار جہان اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے۔ رسول کے

چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ (تقویۃ الایمان ص ۱۴)

(۳) - پیغمبر کا صرف اتنا ہی کام ہے کہ وہ برے کام سے

ڈراوے اور بھلے کام پر خوشخبری سناوے۔ (تقویۃ الایمان ص ۱۴)

(۴) - اولیسا و انبیاء و امام زادہ پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی ہیں۔
(تقویۃ الایمان ص ۷)

(۵) - رسول اللہ کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں ہے۔

(برہین قاطعہ ص ۷) (معاذ اللہ)

(۶) - شیطان و ملک الموت کو روئے زمین کا علم محیط ہے۔

(برہین قاطعہ ص ۷) (معاذ اللہ)

یہ چند عبارتیں بطور نمونہ صرف اپنے مسلمان بھائیوں کی خبر خواہی کے لئے لکھی گئی ہیں جس مسلمان کے دل میں محبت رسول اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا وہ بڑی آسانی سے اپنے بیگانے کو پہچان جائے گا لیکن جو دل عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی ہوگا وہ اپنے آپ کو خود جانے اور اس کا کام لے وہ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ سیدنا صدیق اکبر کو بلا جو خواجہ ابوبیس قرنی کو نصیب ہوا یا اللہ! یہیں بھی اس سے وافر حصہ عطا فرما۔ وعاذ اللہ علی اللہ بعزیزہ۔

اے میرے عزیز! جبکہ تجھ پر روشن ہو گیا کہ محبت و عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر کچھ بھی نہیں اور اب تیرا دل عشق رسول سے جگمگا اٹھا تو اب اس لازوال دولت بے مثال نعمت اور دونوں جہان کی سعادت (درد و پاک) کی طرف آنے اور ہمت سے آگے بڑھ۔ میرے بھائی یہ وہ لازوال دولت ہے کہ جس کی انتہا نہیں ہے جس نے درد پاک کو لے لیا اس نے دونوں جہان کو لے لیا۔ منقول ہے کہ سلطان

محمود غزنوی نے ایک دن دنیاوی دولت کے انبار لگوئے ہر ستم کی چیزیں اور نعمتیں رکھ دیں اور اپنے لوندی غلاموں کو بلا کر کہا جس کا دل چاہے وہ لے لے کسی نے کوئی چیز اٹھائی اور کسی نے کوئی چیز اٹھائی۔ لیکن ایاز خاموش کھڑا رہا جب ساری چیزیں لے لی گئیں تو سلطان محمود نے ایاز سے پوچھا تو نے کچھ نہیں لیا؟۔ ایاز نے جواب دیا ”میں نے سب کچھ لے لیا“ اور یہ کہہ کر بادشاہ کے سر پر ہاتھ رکھ دیا اور کہا ”جب میں نے بادشاہ لے لیا تو ساری بادشاہی لے لی۔“

یوں ہی بلاشبہ باقی اوراد و وظائف اپنی اپنی جگہ صد ہا برکتوں کا ذریعہ ہیں لیکن جس نے درود پاک کو لے لیا اس نے شاہ کو نہیں کو لے لیا جسے سارے جہانوں کی رحمت مل گئی اسے سب کچھ مل گیا۔ لیکن یہ بھی یاد رکھو کہ اس سعادت کا تاج ہر کس و ناکس کے سر پر نہیں رکھا جاتا اور شاہی بازی خوراک مراد اور گندھ کے منہ میں نہیں ڈالی جاتی۔ بلکہ ذالافت فضل اللہ یوقیہ من لیشاک۔ یہ دولت کسی اونچی قسمیت کو حاصل ہوتی ہے۔ اے عزیز! جس گروہ نے پوری محنت اور مجاہدہ سے اپنی جان کو پاک کیا ہے۔ یہ عزت و اقبال کا تاج انھیں کے سر پر رکھا جاتا ہے۔ اگر تجھ میں ہمت ہے تو اس چند روزہ اور فانی دنیا میں اپنے اوپر آرام کا دروازہ بند کر کے دنیا کی آسودگی کو رخصت کر اور بہادرانہ طریقے سے اس میدان میں بازی جیت لے تاکہ بازی جیتنے والوں میں تیرا نام بھی لکھ دیا جائے، اور تو بھی انعام و اکرام کا حق دار ٹھہرے۔

جو لوگ کوشش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی توفیق بھی ان کے شامل

حال ہوتی ہے۔ "والَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا"
 اللہ تعالیٰ مجھ فقیر بے نوا کو اور آپ سب بھائیوں کو اس چشمہ
 آب حیات سے سیر ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِينَ
 و موحسبنا و نعم الوکیل نعم المولی و نعم النصیر و صلی اللہ
 تعالیٰ علی حبیبہ رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین اکرم الاولین و الآ
 خیرین و علی آلہ و اصحابہ و ازواجہ الطاہرات المطہرات الطیبات
 ائمتہ المومنین و ذریایہ و امہارہ و انصارہ و اولیاء امتہ
 و علماء ملتہ اجمعین سبحان ربک رب العزت عما یصفون و سلام علی
 المرسلین و الحمد للہ رب العالمین ۵

فقیر البوسید غفرلہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذى خلق السموات والارض وجعل الظلمات
والنور ومن على المؤمنين اذ بعث فيهم رسولا من
رحمته رحمة للعالمين الذى من تمسك بذيله نال
سعادة الدارين ومن احب الصلوة عليه فنام
فى الكونين فوزا عظيما وصلى الله تعالى عليه وعلى
اله واصحابه واولياء امته وعلما ملتته صلاة
دائمة بدوام ملكه باقية ببقائه لا تنتهي لعاالى يوم الدين
اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله
الرحمن الرحيم ان الله وملائكته يصلون على النبي
يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما

باب اول: در وپاک کی فضیلت احادیث مبارکہ سے

حدیث ۱: عن عبد الله بن مسعود رضى الله تعالى عنه
ان رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم قال اولى الناس
بى يوم القيامة اكثرهم على صلاة - (ترمذى ص ۱۰۱۰ کنز العمال ص ۱۰۱۰)
ترجمہ: رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں میں سے
میرے زیادہ شریب وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر درود پاک زیادہ
پڑھا ہوگا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

حدیث ۲۰: ان اقربکم منی یوم القیامة فی کل

موطن اکثرکم علی صلاۃ فی الدنیا۔ (سعادة الدارين منہ)

قیامت کے دن ہر مقام اور ہر جگہ میں میرے زیادہ نزدیک تم میں سے وہ ہوگا، جس نے تم میں سے دنیا میں مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا ہوگا۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وازواجہ وذریۃ اجمعین وبارک وسلم

حدیث ۳: عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم انہ

قال من صل علی صلاۃ صلی اللہ علیہ عشرا وکتب لہ عشر حسنات۔

ترمذی شریف ص ۱۱۱ ج ۱

رسول اکرم شفیع اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک تہ

درود پاک پڑھا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

حدیث ۴: عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وآلہ وسلم من صلی علی صلاۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ عشر صلوات

وحطت عنہ عشر خطیئات ودفعت لہ عشر درجات۔ (مشکوۃ ص ۱۱۱ ج ۱)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک

پڑھا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے رتبے بلند فرماتا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

حدیث ۵: عن ابی طلحۃ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

جاء ذات یوم والبشری فی وجہہ فقال انہ جاء فی جبرئیل فقال

ان ربک یقول اما یرضیک یا محفل ان لا یصلی علیک احد من

امتک الا صلیت علیہ عشرا ولا یسلم علیک احد من امتک

الاسلمت علیہ عشرا۔ (نشان۔ داری۔ مشکوٰۃ)

دوسری روایت میں ہے، عن ابی طلحۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قال خلّصت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم ارہ اشداً استبشرا

منہ یومئذٍ ولا اطیب نفساً قلت یا رسول اللہ ما رايتک قط

اطیب نفساً ولا اشداً استبشراً منک الیوم فقال ما یمنعنی و

هذا جبریل (علیہ السلام) قد خرج من عندی انفاً فقال قال

اللہ تعالیٰ من صلی علیک صلاۃ صلیت علیہا عشرا ومحوت

عنہ عشر سیئات وکتبت لہ عشر حسنات۔ (القول البدیع ص ۱۸)

وفی روایۃ: بشر امتک ان من صلی علیک الا فلیک شوعبد من

ذالک اول یقل (ص ۱۸) وفی روایۃ الا صلیت علیہ وملا فکتی عشرا۔

(القول البدیع ص ۱۸)

تینوں حدیثوں کا ترجمہ: سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک دن دربار

نبوت میں حاضر ہوا تو میں نے اپنے آقا رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اتنا خوش

اور ہشاش بشاش دیکھا کہ میں نے ایسا کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے سبب دریافت کیا تو فرمایا

میں کیوں نہ خوش اور ہشاش بشاش ہوں کہ ابھی ابھی میرے پاس سے جبرائیل علیہ السلام

یہ پیغام دے کر گئے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے محبوب! کیا آپ اس بات پر راضی نہیں کہ

آپ کا کوئی امتی آپ پر ایک بار درود پاک پڑھے تو میں اور میرے فرشتے اس پر دس گھنٹیں

محبوبیں اور میں اس کے دس گنا، مٹا دوں اور اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دوں اور جو ایک

مرتبہ سلام پڑھے تو میں اس پر دس بار سلام بھیجوں، لہذا آپ اپنی امت کو اس بات کی خوشخبری

سنا دیجئے اور ساتھ یہ بھی فرمادیجئے کہ لے امت اب تمہاری مرضی تم درود پاک کم پڑھو یا زیادہ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلى آلہ واصحابہ واذواجہ وذریئہ دائماً ایدوا بآرک وسلم۔

حدیث ۱۶: عن ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، قال قلت

یا رسول اللہ! انی اکثر الصلاة فکم اجعل لک من صلاتی فقال ما شئت

قلت الربیع قال ما شئت فان زدت فهو خیر لک قلت النصف

قال ما شئت فان زدت فهو خیر لک قلت الثلثین قال ما

شئت فان زدت فهو خیر لک قلت اجعل صلاتی کلها قال اذا

یکفی ھمتک ویکفر لک ذنبک۔ (رواہ الترمذی۔ مشکوٰۃ شریف۔ الزواجر ص ۱۱۱)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے دربار نبوت میں عرض کیا

یا رسول اللہ! میں آپ پر کثرت سے درود پاک پڑھتا ہوں (یا کثرت سے پڑھنا چاہتا ہوں)

تو کتنا پڑھوں؟ فرمایا تو جتنا چاہے پڑھ۔ میں نے عرض کی (باقی اور دو وظائف میں سے)

جو تمنا حصہ درود پاک پڑھ لیا کروں؟ تو فرمایا جتنا تو چاہے پڑھ اور اگر اس سے بھی زیادہ

کرے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا میرے آقا! اگر زیادہ کرنے میں بہتری ہے

تو میں نصف درود پاک پڑھ لوں؟ فرمایا تیری مرضی اور اگر تو اس سے بھی زیادہ کرے تو

تیرے لیے بہتر ہے۔ عرض کی میرے آقا! دو تہائی درود پاک پڑھ لیا کروں؟ فرمایا تیری مرضی

اور اگر تو اس سے بھی زیادہ پڑھے تو تیرے لیے بہتر ہوگا۔ عرض کی اے آقا! تو میں سارا ہی

درود پاک نہ پڑھ لیا کروں؟ تو رحمت۔ للعالین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تو

ایسا کرے تو تیرے سارے کام سنور جائیں گے اور تیرے سب گناہ بخش دیتے جائیں گے۔

تشویح: اس سے ہر کوئی اندازہ کر سکتا ہے کہ حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کو درود پاک کتنا پیارا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کے نزدیک اس کی کتنی اہمیت ہے۔

مولای صل وسلم دائماً ابداً علی حبیبک خیر المخلق کلہم

اللھم اذقنا هذا من المہد الی اللحد بروحمتک یا ارحم الراحمین

حدیث ۷: عن فضالة بن عبيد بنما رسول الله صلى الله

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قاعد اذ دخل رجل فصلى فقال اللهم اغفر لي

وارحمني فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم عجلت

ايها المصلي اذ اصليت ففعدت فاحمد الله بما هو اهلہ وصل على

ثم ادعه قال ثم صلى رجل اخر بعد ذلك فحمد الله وصلى

على النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم فقال له النبي صلى الله

عليه وآله وسلم ايها المصلي ادع تجب رزقه التزدي والوداد ولسانك وكنوة تش

يعني رسول اکرم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جلوه افروز تھے کہ ایک نمازی آیا

اس نے نماز سے فارغ ہوتے ہی دعا مانگنا شروع کی یا اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما یہ سن کر حضور اکرم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے نمازی! تو نے جلد بازی کی ہے۔ جب تو نماز پڑھا

کرنے تو بیٹھ کر پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کیا کہ جو اس کی شان کے لائق ہے اور مجھ

پر درود پاک پڑھ کر دعا مانگ۔ پھر ایک اور نمازی آیا اور اس نے نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ

کی حمد و ثناء کی اور پھر درود پاک پڑھا تو سرکارِ دو عالم نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا: اسے نمازی! تو دعا کرتی رہی دعا قبول ہوگی۔

اس حدیث پاک کی شرح میں حضرت مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری نے نقل

فرمایا کہ پہلے نمازی نے بغیر وسیلہ کے دربار الہی میں سوال کر دیا تھا، حالانکہ سائل کا حق ہے

کہ وہ اپنی حاجت دربار خداوندی میں پیش کرنے سے پہلے وسیلہ پیش کرے۔ (مرقاۃ ص ۳۴ ج ۱)

حدیث ۸: عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال

كنت اضلي والنبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم والابوبكر وعمر

معہ فلما جلست بدأت بالثناء على الله تعالى ثم الصلاة على

النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم ثم دعوت لنفسی فقال النبي

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سب سے پہلے تہنیت دے۔

رواہ الترمذی (مشکوٰۃ شریف ص ۸۷)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے نماز پڑھی، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما تشریف نہ تھے۔ جب میں نماز پڑھ کر بیٹھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی پھر میں نے نبی اکرم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھ کر دُعا کی تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو مانگ تجھے عطا کیا جائے، تو مانگ تجھے عطا کیا جائے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکرم و علی الہ واصحابہ وسلم

حدیث ۹ : قال رجل يا رسول الله ان جعلت صلاتي كلها

عليك قال اذا يكفيك الله تبارك وتعالى ما اهتمك من امور دنياك

واخرتك واستاده جید۔ (القول البدیع ص ۱۱۱)

کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ فرمائیں کہ اگر آپ کی ذاتِ بابرکات پر درود پاک ہی وظیفہ بنا لوں تو کیسا رہے گا؟ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اگر تو ایسا کرے، تو اللہ تبارک و تعالیٰ دنیا و آخرت کے تیرے سارے معاملات کے لیے کافی ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیب اکرم الاولین والآخرین و علی الہ

واصحابہ و بآذک وسلم۔

حدیث ۱۰ : عن عبد الله بن عمرو قال من صلى على النبي

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واحدة صلی اللہ علیہ و ملائکتہ سبعین صلاة

و مشکوٰۃ شریف ص ۸۷ (القول البدیع ص ۱۱۱)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایک بار درود پاک پڑھے، اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ستر رحمتیں بھیجتے ہیں۔

حدیث ۱۱ : اتانی ات من عند ربی عزوجل فقال من ملىٰ

عليك من امتك صلاة كتب الله له بها عشر حسنات ومعا عند عشر

سيات ورفع له عشر درجات ورد عليه مثلها۔ (جامع صغير ص ۱)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے

ایک آنے والا آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ جو آپ کا امتی آپ پر ایک بار درود پاک پڑھے،

اللہ تعالیٰ اس کے برے اس امتی کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے دس گناہ

مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور اس درود پاک کی مثل اس پر رحمت بھیجتا ہے

اللہم صل وسلم وبارک علی نبیک المصطفیٰ ورسولک المجتبیٰ

وعلیٰ آلہ واصحابہ بعدد کل ذرة مائة الف الف مرة۔

حدیث ۱۲ : عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم صلوا علی فان الصلوة علی کفارة لکم

وزکاة فمن صلی علی صلاة صلی اللہ تعالیٰ علیہ عشا۔

(القول البدیع ص ۱)

رسول اکرم نور مجسم شفیع معظم رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ پر

درود پاک پڑھو، کیونکہ مجھ پر درود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور تمہارے

بامن کی طہارت ہے اور جو مجھ پر ایک بار بھی درود پاک پڑھے، اللہ تعالیٰ اس پر دس

رحمتیں بھیجتا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

حدیث ۱۳ : اکثر الصلوة علی فان صلاتکم مغفرة

لذنوبکم واطلبوا الی الدرجة والوسيلة فان وسیلتی عند

ربی شفاعت لکم۔ (جامع صغير ص ۱)

مجھ پر درود پاک کی کثرت کیا کرو، اس لیے کہ تمہارا درود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں

کا کفارہ ہے اور میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دربر اور وسیلہ کی دعا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں میرا وسیلہ تمہارے لیے شفاعت ہے۔ اللہم صل علی سیدنا محمد وبارک وسلم

حدیث ۱۴: زینوا بحبالکم بالصلاة علی فان صلاتکم علی نور لکم

یوم القیامة۔ (جامع صغیر ص ۲۵ ج دوم)

رسول اکرم شفیع اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود پاک پڑھ کر مزین کرو، کیونکہ تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا قیامت کے دن تمہارے لیے نور ہوگا۔ اللہم صل علی حبیبک النبی الای و آلہ واصحابہ وسلم دائماً ابداً۔

حدیث ۱۵: عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قال للمصلی علی نور علی الصراط ومن

کان علی الصراط من اهل النور لم یکن من اهل النار۔

(دلائل النجاة ص ۳۰ مطبع کانپور)

نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ پر درود پاک پڑھنے والے کو پہل صراط پر عظیم الشان نور عطا ہوگا۔ اور جس کو پہل صراط پر نور عطا ہوگا وہ اہل دوزخ سے نہ ہوگا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ وحمۃ للعالمین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

تشریح: یہ وہی نور ہوگا جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ذکر فرمایا ہے:

یوم تری المؤمنین والمؤمنات یسعی نورہم بین ید یمہو

بایمانہم بشارکم الیوم جنت تجری من تحتہم الانہار

خالدین فیہا ذالک ہوا الفوز العظیم۔

جس دن دیکھے گا تو ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو ان کا نور ان کے آگے

ان کے دائیں و بائیں دوڑتا ہوگا اور فرمایا جائے گا تمہارے لیے آج جنتوں کی خوشخبری ہے جن کے نیچے سے

نہریں جاری ہیں، وہ ان جنتوں میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

حدیث ۱۶: ان انجلكم يوم القيامة من احوالها و
مواطنها اكثركم على صلاة (شفار شریف ص ۷ جلد دوم)
اور القول السدید میں اتنا زیادہ ہے :

انه كان في الله وملكته كفاية اذ يقول ان الله وملكته
يصلون على النبي الایة فامر بذلك المؤمنین یثیبهم
علیه القول السدید ص ۱۱۱

اے لوگو! بیشک تم قیامت کے دن قیامت کے ہولوں اور اس کی دھواں گزار
گھاٹیوں سے جلد از جلد نجات پانے والا وہ شخص ہوگا، جس نے دنیا میں مجھ پر کثرت سے
درود پاک پڑھا ہوگا۔

ہاں ہاں! اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کا درود پاک یسعینا ہی کافی تھا، مگر ایمان والوں
کو درود پاک پڑھنے کا حکم اس لیے دیا ہے تاکہ انہیں ان کا اجر عطا کیا جائے۔
اللہم صل وسلم وبارک علی رسولک الموعظی وحیدک المصطفیٰ
وعلی آلہ واصحابہ واذواجہ وذریاتہ اجمعین۔

حدیث ۱۷: لیردن علی الخوض اقوام ما عرفهم
الذکثرة الصلوة علی۔ رکعت الغنم شفا شریف ص ۱۱۱ القول السدید ص ۱۱۱
قیامت کے دن میرے حوض کوثر پر کچھ گروہ وارد ہوں گے جن کو میں انہیں دنیا
میں درود پاک کی کثرت کی وجہ سے پہچانتا ہوں گا۔

الحمد لله رب العالمین وصلى الله تعالى على حبيب محمد وآله واصحابه وسلم
اے میرے عزیز! اس وقت کو یاد کر جب سورج بالکل ہی قریب ہوگا۔ زمین دھکتے
ہوئے کوئٹے کی طرح تپ رہی ہوگی۔ سرچھپانے کو جگہ نہ ہوگی، پینے کو پانی نہ ہوگا۔ انسان کو
اپنا ہی پسینہ لگام کی طرح منہ تک چڑھا ہوگا۔ وہاں ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حوض کوثر پر امت کو پانی پلاتے ہوں گے۔ وہاں پر دنیا میں درود پاک پڑھنے والوں پر خاص غایت ہوگی۔ امت کے والی صل اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم درود پاک پڑھنے والوں کو دور سے ہی دیکھ کر ہلاتیں گے۔ آؤ آؤ

اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ساری کثرت پاتے یہ ہیں
ماں جب اکلوتے کو چوڑے آ اکہہ کے ہلاتے یہ ہیں
باپ جہاں بیٹے سے بھاگے لطف وہاں منواتے یہ ہیں
ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا پیٹے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

جلدی آؤ میں شفیق امت تمہارے انتظار میں کھڑا ہوں۔ آؤ حوض کوثر سے ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا پانی پیو، یہ وہ حوض کوثر ہے جس نے ایک گھونٹ پی لیا۔ پھر وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ صلی اللہ تعالیٰ علی نبی الرحمة شفیع الامت کاشف الغمة و علی آلہ واصحابہ اجمعین۔

ہاں ہاں جس خوش نصیب کو حوض کوثر سے پانی کا گھونٹ مل گیا، قیامت کی گرمی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ دنیا کی گرمی کس شمار میں ہے۔

چنانچہ شواہد الحق میں ہے، حضرت شیخ ابو عبد اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ایک دفعہ جب میں حج کرتے گیا تو وہاں مجھے ایک آدمی ملا، اس نے بیان کیا کہ مجھے پیاس کبھی نہیں لگتی اور میں پانی نہیں پیتا۔ میں نے وجہ دریافت کی تو اس نے کہا ہاں اس کا سبب میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ پھر فرمایا کہ میں اہل حلہ سے ہوں اور پہلے میری عقیدت حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ نہیں تھی۔ میں ایک رات سویا تو خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہے اور لوگ نہایت کرب اور پریشانی میں سرگرداں ہیں اور شدت پیاس میں مبتلا ہیں مجھے بھی نہایت شدت کی پیاس لگی تھی۔ لوگ ایک طرف جا رہے تھے۔ میں بھی ادھر کو چل دیا۔

آگے بڑھا تو حوض کوثر آگیا۔ اس کے چاروں کونوں پر صحابہ کبار بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک کونے پر حضرت صدیق اکبر ہیں۔ دوسرے پر حضرت فاروق اعظم ہیں۔ تیسرے پر حضرت عثمان ذوالنورین ہیں اور چوتھے پر حیدر کرار ہیں۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) اور وہ لوگوں کو پانی پلا رہے ہیں۔ میں نے سوچا مجھے دوسروں سے کیا عرض! میں تو اپنے حل سے پانی پویل گا، کیونکہ میری ساری عقیدت و محبت تو انہیں سے ہے۔ جب میں حیدر کرار رضی اللہ عنہ کے سامنے حاضر ہوا تو آپ نے مجھے ایک نظر دیکھا اور میری طرف سے چہرہ مبارک دوسری طرف پھیر لیا۔ پھر میں مجبوری کی حالت میں بادلِ خواستہ حضرت صدیق اکبر کے پاس آیا۔ آپ نے بھی چہرہ انور دوسری طرف پھیر لیا۔ پھر میں حضرت فاروق اعظم کے ہاں حاضر ہوا تو انہوں نے بھی ایسا ہی کیا۔ پھر میں حضرت عثمان ذوالنورین کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے بھی میرے ساتھ یہی سلوک کیا۔ پھر جب میں ہر طرف سے مایوس و ناکام ہو کر پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر دیکھنے لگا تو مجھے سرورِ عالم محسنِ عظمیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نظر آگئے جو کہ اپنی امت کو حوض کوثر کی طرف بھیج رہے تھے۔ میں بھی حاضر خدمت ہو گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے سخت پیاس لگی ہوئی ہے اور مولا علی کے ہاں حاضر ہوا تھا کہ مجھے پانی پلائیں، مگر انہوں نے مجھ سے اپنا چہرہ ہی پھیر لیا ہے۔ اسی طرح فاروق اعظم، صدیق اکبر اور عثمان غنی (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے میری طرف توجہ نہیں کی۔ یہ سن کر حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پیارے علی تجھے پانی کیوں پلاتے، جبکہ تیرے سینے میں میرے صحابہ کرام کا بغض موجود ہے۔ اس جواب پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں توبہ کر لوں تو پھر؟ اس گزارش پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں اگر تو توبہ کر لے اور مسلمان ہو جائے تو میں تجھے حوض کوثر کا پانی پلاؤں گا جس کے بعد تو کبھی پیاس نہ موگا تو میں نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ شفقت پر توبہ کی اور اسلام قبول کیا۔ پھر امت کے

والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجھے حوض کوثر پر لاتے اور اپنے دست کرم سے مجھے جام کوثر عطا فرمایا جس سے میں سیراب ہو گیا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ زراں بعد مجھے کبھی پیاس نہیں لگی۔ پھر میں بیدار ہوتے ہی اپنے اہل و عیال کے پاس گیا اور سب سے بیزاری ظاہر کر دی، سوائے ان احباب کے جنہوں نے یہ سن کر توبہ کر لی اور اس نظریہ سے رجوع کر لیا۔ (شواہد الحق فی الاستغاثۃ بتبیین الخلق ص ۵۳۹)

اس واقعہ کی تصدیق و تائید اس حدیث پاک سے بھی ہوتی ہے جس کو حضرت انس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، میرے حوض کوثر کے چار رکن ہیں۔ ایک رکن میرے پیارے ابو بکر کے قبضہ میں ہو گا۔ دوسرا رکن میرے پیارے فاروق کے قبضہ میں، تیسرا رکن میرے پیارے عثمان کے قبضہ میں اور چوتھا رکن میرے پیارے علی کے قبضہ میں ہو گا۔

لہذا جو شخص ابو بکر سے تو محبت کرے، لیکن عمر سے بغض رکھے، اسے ابو بکر پانی نہ پلائیں گے اور جو عمر سے محبت رکھے اور ابو بکر سے بغض رکھے، اسے عمر پانی پینے نہیں دیں گے۔ اور جو عثمان سے محبت کرے مگر علی سے بغض رکھے، اسے عثمان پانی نہیں دیں گے اور جو علی سے محبت رکھے اور عثمان سے بغض رکھے، اسے علی پانی ہرگز نہیں پلائیں گے۔

اور جس نے ابو بکر کے بارے میں اچھی بات کہی، اس نے اپنے دین کو درست کر لیا اور جس نے عمر کے بارے میں اچھی بات کہی، اس کا راستہ واضح ہو گیا اور جس نے عثمان کے حق میں اچھی بات کہی، وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے متور ہو گیا اور جس نے علی کے حق میں اچھی بات کہی، گویا اس نے مضبوط کڑا ستھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں ہے اور جس نے میرے صحابہ کرام کے بارے میں اچھی بات کہی، وہ مومن ہے۔ (شواہد الحق ص ۵۴۰)

اللہم صل وسلم وبارک علی سید الدیور والنبی المختار وعلی آلہ و

اصحابہ الاخیار والحمد للہ رب العالمین۔

حدیث ۱۸ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم من صلی علی فی یوم الف
مرة لم یمت حتی یرى مقعدا من الجنة۔

(القول البدیع ص ۱۳۰۔ جلال الافہام ص ۲۰۔ الترغیب والترہیب ص ۱۸۷ کشف الخفاء ص ۲۸)

یعنی جس نے مجھ پر دن بھر میں ہزار بار درود پاک پڑھا، وہ مرے گا نہیں جب تک
کہ وہ جنت میں اپنی آرام گاہ (جائے رہائش) نہ دیکھ لے گا۔

تشریح: سبحان اللہ! کتنا بڑا انعام ہے۔ اسے عزیز ذرا علیحدہ بلکہ کر غور کر جنت
کتنی اعلیٰ نعمت ہے، ساری دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے، ایک پلڑے میں رکھی جاتے اور
جنت کا ایک رومال ایک پلڑے میں رکھا جائے تو رومال ہی ذرا اور قیمتی نکلتے گا۔ اللہ اکبر
ہم سب کو زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بجاو حبیبہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ واصحابہ وبارک وسلم۔

حدیث ۱۹: من صلی علی عشرا صلی اللہ علیہ مائة من صلی

علی مائة صلی اللہ علیہ الف
وشہیدایوم القيامة۔ (القول البدیع ص ۱۳۰)

یعنی جس نے مجھ پر دس بار درود پاک پڑھا، اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور
جو مجھ پر سو بار درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو جنت شوق سے
اس سے بھی زیادہ پڑھے، میں قیامت کے دن اس کا شفیع اور گواہ بنوں گا۔

تشریح: سبحان اللہ! کتنا خوش نصیب ہے وہ شخص جس کے ایمان کی گواہی امت
کے دالی شفیع اللہ نبی رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم دین کی شفاعت کی بھی
ذمہ داری اٹھائیں۔ وصلى الله على خير خلقه والہ واصحابہ وسلم۔
ہر کہ باشد عامل صلوٰۃ امام آتش دوزخ شود برے حرام

حدیث ۲۰ : من صلی علی صلاۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ

عشرا ومن صلی علی عشرا صلی اللہ علیہ مائۃ ومن صلی علی

مائۃ کتب اللہ بین عینیہ برأۃ من النفاق وبرأۃ من النار

واسکنہ یوم القیامۃ مع الشہداء (القول البدرج ۱۵۰ الترفیع الترتیب ص ۲۹۵)

یعنی جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا

ہے اور جو مجھ پر دس بار درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور

جو مجھ پر سو بار درود پاک پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کی دواؤں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے

کہ یہ بندہ نفاق اور دوزخ کی آگ سے بری ہے اور اس کو قیامت کے دن شہیدوں کے رتبہ

رکھے گا۔ اللہم صل وسلم وبارک علی حبیبک المصطفیٰ وعلی آلہ وسلم۔

حدیث ۲۱ : عن عبد الرحمن بن عوف قال کان لایفارق رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم منا خمسۃ او اربعۃ من اصحابہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لمانیوبہ من خواججہ باللیل

والنہار قال فنجثہ وقد خرج فاتبعته فدخل حائطاً من حیطان

الاسواق فصلى فاجعل فاطال السجود فبکیت وقلت قبض اللہ روحہ

فوقع راسہ قد عانی فقال مالک فقلت یا رسول اللہ اطلت السجود قلت

قبض اللہ روح رسولہ لا اذۃ ابدا قال فسجدت شکراً للرب فیما

ابلا فی ای النضر علی فی امتی من صلی علی صلاۃ من امتی کتب اللہ

لہ عشر حسنات وعما عندہ عشر سیات۔ (القول البدرج ۱۵۰ الترفیع الترتیب ص ۲۹۵)

حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم صحابہ کرام دن

رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رہتے تھے اور حضور سے جدا نہیں ہوتے

تھے تاکہ سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ضروریات میں خدمت کی جائے۔ ایک دن

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے دولت خانہ سے باہر نکلے تو میں بھی ان کے پیچھے ہولیا۔ حضور ایک باغ میں تشریف لے گئے۔ وہاں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی اور سرسجدے میں رکھا اور سجدہ اتنا لبا کیا کہ میں رونے لگ گیا اور خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح مبارکہ قبض کر لی ہے۔ پھر سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سر مبارک اٹھایا اور مجھے ہلا کر فرمایا تجھے کیا ہوئے؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے اتنا لبا سجدہ کیا کہ میں نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارکہ کو قبض فرمایا۔ اب میں حضور کو کبھی نہیں دیکھ سکوں گا تو رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر میرے رب کریم نے انعام کیا تو میں نے سجدہ شکر ادا کیا ہے۔ انعام یہ ہے کہ میری امت میں سے جو کوئی مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دے گا اور اس کے دس گناہ مٹا دے گا۔

اللہم صل وسلم وبارک علی رسولک المختار سید الابرار علی آلہ واصحابہ الاخیاء
حدیث ۲۲ : عن انس رضی اللہ عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سجد

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یتبرز فلم یجد احدا یتبع ففرغ عمنی

بسطرة یعنی روتا فوجدا ساجدا فی شوبة فتنبی عمر فجلس وراہ حتی رفع

راسہ قال فقال احسنت یا عمر حین وجدتنی ساجدا فتخیمت عتی

ان جبرئیل اتانی فقال من صلی علیک واحدا صلی اللہ علیہ عشا و

رفعہ عشر درجات الخوجه البخاری فی الادب المفرد۔

(والقول البلیغ ص ۱ - سعادة التارین ص ۲۴)

نبی اکرم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم باہر فضا کی طرف تشریف لے گئے اور کوئی

پیچھے جانے والا نہیں تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیکھ کر گھبرائے اور لوٹا لے کر پیچھے

ہو لیے تو دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک بالا خانہ میں سر بسجود ہیں۔

حضرت عمرؓ بھیٹ کر بیٹھ گئے اور جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سر مبارک اٹھایا تو فرمایا اے عمر! تو نے بہت اچھا کیا جبکہ تو مجھے سر بسجود کچھ کر بیٹھے بھیٹ گیا۔ میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ پیغام لے کر آئے تھے کہ اے اللہ تعالیٰ کے حبیب جو کوئی آپ کا ایک بار درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجے گا اور اس کے درجے بلند کرے گا۔ اس حدیث پاک کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ادب مفرد میں نقل کیا ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکوم و علی آلہ واصحابہ واذواجہ
الطاهرات امہات الشومنین وذریاتہ الی یوم الدین والحمد للہ رب العالمین

حدیث ۲۳، عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم من صلی علی

صلوۃ صلی اللہ علیہ عشا فلیقل عبد او لیکثر (القول البدیع ص ۱۸)

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اب بندے کی مرضی ہے کہ وہ درود پاک کم پڑھے یا زیادہ۔

مولای صل وسلم دائماً ابداً علی حبیبک خیر الخلق کلہم

حدیث ۲۴، عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما

قال ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قال من صلی علی کتب اللہ

بہا عشر حسنات و معاذنہ بہا عشو سیات و دفعہ بہا عشر درجات

وکن لہ عدل عشر وقاب۔ (القول البدیع ص ۱۸) - التزیب والتزیب ص ۴۹

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کے بدلے

دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس درود پاک کے بدلے اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور یہ دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الایم الکویم علی اللہ واصحابہ وسلم

حدیث ۱۲۵: عن عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال

سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یخطب ویقول من صلی علی

صلاة لہ تزل الملائكة یصلی علیہ ما صلی علی ذلین عبد منکم

اولیکثر۔ (القول البدیع ص ۱۱۱)

حضرت عامر بن ربیعہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے دوران خطبہ فرماتے سنا:

بندہ جب تک مجھ پر درود پاک پڑھتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس پر رحمتیں نازل کرتے رہتے ہیں۔ اب تمہاری مرضی ہے کہ تم مجھ پر درود پاک کہ پڑھو یا نہ پڑھو

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ وخلیلہ ورحمۃ للعالمین وعلی آلہ

واصحابہ وبارک وسلم۔

حدیث ۱۲۶: عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یقول

من صلی علی کنت شفیعہ یوم القیامۃ۔ (القول البدیع ص ۱۱۱)

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے جو مجھ پر درود پاک پڑھے میں اس کا قیامت کے دن شفیع بنوں گا۔

انتم صل وسلم وبارک علی حبیبک المختار سید البرار وعلی

آلہ واصحابہ اجمعین۔ اے یوم الدین۔ والحمد للہ رب العالمین۔

حدیث ۲۷ : عن ابی کاهل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یا ابا کاهل من

صلی علی کل یوم ثلاث موات وکل لیلة ثلاث موات حبالی و

شوقا الی کان حقا علی اللہ ان یخضر له ذنوبه تلك اللیلة و

ذلك الیوم - (القول البدیع ص ۱۱۱ - الترغیب والترہیب ص ۵۶)

بیڈنا ابو کاہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا اے ابو کاہل جو شخص مجھ پر ہر دن اور ہر رات کو تین تین مرتبہ میری محبت اور

میری طرف شوق کی وجہ سے درود پاک پڑھے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کے اس

دن اور رات کے گناہ بخش دے - صلی اللہ علی النبی الامی الکریم و

علی آلہ واصحابہ اجمعین کل یوم وليلة مائة الف مرة الی یوم الدین

حدیث ۲۸ : عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم من سترہ ان یتقی اللہ

راضیا فلیکثر الصلوة علی - (القول البدیع ص ۱۱۲ کشف الغممة سعادة الدارین ص ۱۱۲)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم شیخ اعظم مدظلہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ دربار الہی میں

حاضر ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہو، اسے چاہیے کہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے -

اللهم صل وسلم وبارک علی حبیبک الامین ورسولک الکریم وعلی آلہ و

اصحابہ کثیرا کثیرا و الحمد للہ رب العالمین

حدیث ۲۹ : اذا نسیت شيئا فصلوا علی تذکرة

انشاء اللہ تعالیٰ - (سعادة الدارین ص ۵۵)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی چیز کو بھول جاؤ

تو مجھ پر درود پاک پڑھو، ان شاء اللہ تعالیٰ یاد آجائے گی۔

فائدہ ۱۰ : باوثوق ذرائع سے فقیر تک یہ بات پہنچی کہ حضرت خواجہ خواجگان خواجہ قاضی محمد سلطان عالم میرپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت بابرکت میں علمائے کرام آتے اور مسائل علمی پر گفتگو ہوتی اور آپ فرماتے مولوی صاحب اس کتاب سے یہ مسئلہ تلاش کرو! جب بسیار ورق گردانی کے باوجود یہ مسئلہ نہ ملا تو آپ کتاب کو اپنے دست مبارک میں لیتے اور کتاب بند کر کے درود پاک پڑھتے اور پھر کتاب کھول کر ملنا کرام کے سامنے رکھ دیتے تو وہی مسئلہ نکلتا جس کی تلاش ہوتی تھی۔

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على حبيب الطيبين الطاهرين اکرم الاولين والاخرين و على آله واصحابه اجمعين۔

حدیث ۳۰ : اکثر و امن الصلوة علی لان اول ما

تسئلون فی القبر عتی . (مساعدة الدارين مده كشف الغم ص ۲۹)

اے میری امت مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ قبر میں تم سے پہلے میرے متعلق سوال ہوگا۔

تشریح : اس مقام پر اولیت کو اہمیت کے معنی میں لیا جائے تو مطلب واضح ہو جاتا ہے

یعنی قبر میں منکر نکیر جتنے سوال کریں گے ان میں سے اہم سوال میرے متعلق ہوگا اور حضور

رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے درود پاک کی کثرت کی تاکید اس

لیے فرمائی ہے کہ درود پاک کی کثرت سے نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت

اور عظمت بڑھنے والے کے دل میں زیادہ ہو جاتی ہے اور وہاں محبوب کبریا سید انبیاء

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پہچان محبت و عظمت کی بنا پر ہی ہوگی، اسی لیے حدیث پاک میں

فرمایا کہ جس کے دل میں ایمان ہوگا، وہ منکر نکیر کے سوال کے جواب میں بلا جھجک اور برملا

کہے گا ہذا محمد جاءنا بالبينات یعنی اے فرشتو یہی تو میرے آقا ہیں جن کا نام نامی ہم آگامی

محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہے۔ یہی آقا ہمارے پاس روشن دلیل ہیں

لے کر تشریف لاتے تھے، منکر نکیر کہیں گے، یہ تک تو کامیاب ہوا۔ ہم جانتے تھے کہ تو یہی جواب دے گا، نعم كنعمة العروس اور وہ منافق ہیں کا دل محبت و عظمت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے خالی ہو گا۔ جب اس سے منکر نکیر سوال کریں گے کہ تو ان کو پہچانتا ہے، تو وہ کہے گا، ہا ہا لا ادری کنت اقول ما يقول الناس ہاتے ہاتے میں ان کو نہیں مانتا دنیا میں لوگ ان کو جو کچھ کہتے تھے، میں بھی کہا کرتا تھا۔ اس جواب کو سن کر فرشتے کہیں گے ہاں ہم جانتے تھے کہ تو یہی جواب دے گا، پھر اس پر قبر کا عذاب مسلط کر دیا جائے گا۔
نفوذ بالله من ذلك۔

اس سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو باعث ایجاد عالم نور محمد فخر آدم و بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اور رفعت شان من کر دل میں کٹھتے رہتے ہیں اور اگر کہیں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا عظمت و شان کا جلسہ ہو تو جب تک جو ابی جلسہ نہ کریں، ان کو چین نہیں آتا۔ بخاری شریف ہاتھ میں لیے منبر پر چڑھ کر ہر ذرہ سرائی کرتے ہیں۔ اگر نبی کو علم ہوتا تو یہ کیوں ہوا، وہ کیوں ہوا، اگر نبی کو اختیار ہوتا تو امام حسین کو کیوں نہیں بچایا، حضرت عثمان کو کیوں نہ بلوایتوں سے چھڑوا لیا وغیرہ وغیرہ۔ بھائی! دنیا میں تو چھوٹا بچا بھی چل جاتے گی، لیکن اگر قبر میں جواب دینا پڑ گیا، تو کیا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہوش عطا فرمائے۔ وهو نعم الوکیل۔ نعم المولیٰ ونعم النصیر۔

لیکن ایسی نصیحت وہی شخص قبول کرے گا جس کے نصیب اچھے ہوں قسمت بہت بلند ہو، جیسے کہ بعض علماء کرام بیان فرماتے ہیں، ایک وقت دو مولوی صاحبان کے درمیان مناظرہ منعقد ہوا۔ مناظرہ طویل پکڑ گیا، کئی دن لگ گئے۔ ایک دن جب صبح صبح دونوں مولوی صاحبان مناظرہ کے لیے آئے تو آٹھ ماٹھے شیخ لگ گئے۔ ایمان اور محبت والے مولوی صاحب نے اس دن کی پہلی تقریر میں فرمایا: لوگو! بات سنو! مناظرہ کا انجام جو ظاہر ہو گا وہ اپنی جگہ ہے، لیکن اپنی اپنی قسمت کو دیکھو مجھے سات دن ہو گئے، مجھے آرام

سکون میسر نہیں، دن بھر مناظرہ کرتا ہوں اور رات بھر درق گردانی کرتا رہتا ہوں۔ کتابیں دیکھتا ہوں کہ کہیں مجھے رسول اکرم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات کی حضور انور کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ علم کی، اختیار کی، شفاعت کی کوئی بات، کوئی اعجازی شان ملے، میں اسے جمع کرتا ہوں اور یقیناً میرا قدر مقابل بھی رات بھر نہیں سوتا ہوگا وہ بھی یوں ہی درق گردانی کرتا ہوگا، لیکن وہ تنقیص کی باتیں تلاش کرتا ہوگا کہ کہیں سے کسی کتاب میں مجھے یہ مل جائے کہ حضور کو فلاں بات کا علم نہیں تھا حضور کو فلاں بات کا اختیار نہیں تھا وغیرہ وغیرہ، کیونکہ اس نے مناظرہ میں میرے سوالوں کا جواب دینا ہوتا ہے۔ مسلمان بھائیو! غور کرو قسمت کس کی، اچھی ہے جو حبیب خدا سید الانبیاء رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کمال تلاش کرے اس کی یا اس کی جو اس باعث ایجاد عالم رحمت عالم نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی کے لیے عیب تلاش کرے۔ جب اتنی بات کہی اور یہ بات دوسرے مناظر مولوی صاحب نے سنی، تو اس کی قسمت جاگ اٹھی اور اعلان کر دیا، گوگو! سنو واقعی یہی بات ہے مجھے آرام کرنے کا سونا کھانا پینا بھولا ہوا ہے۔ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک کے لیے عیب اور تنقیص کی باتیں ہی تلاش کرتا رہا۔ مجھ جیسا بد قسمت کون ہے؟ لہذا میں اعلان کرتا ہوں کہ میں بھوٹا میرا عقیدہ بھوٹا اور آج سے میں اس بھوٹے غریب سے سچی توبہ کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ہی کئی اور خوش قسمت لوگ بھی تاب ہو گئے۔

واللہ تعالیٰ اعلم وهو الموفق - وصلى الله تعالى عليه وآله واصحابه وسلم۔

حدیث ۳۱: ذکر فی بعض الاخبار مکتوب علی ساق العرش من

اشفاق الی رحمتہ ومن سألنی اعطیتہ ومن تقرب الی بالصلۃ

علی محمد غفرت له ذنوبہ ولو کانت مثل ذبذبا البحر۔

(دلائل الخیرات ص ۱۱ - مطبع کانپور)

بعض روایتوں میں ہے کہ ساق عرش پر لکھا ہوا ہے جو میرا مشتاق ہو، میں اس پر رحم کرتا ہوں اور جو مجھ سے سوال کرے میں اسے دیتا ہوں اور جو میرے حبیب پر درود پاک پڑھ کر میرا قرب چاہے، میں اس کے گناہ بخش دیتا ہوں خواہ وہ سمنڈوں کی جھاگ کے برابر ہوں۔

اللهم صل وسلم وبارك على حبیبك المختار سيد الابرار وعلى الله واصحابه الانبياء

حدیث ۳۲: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم

من قال اللهم صل على محمد وانزله المقعد المقرب عندك يوم القيامة وجبت له شفاعتي۔ (الترغيب والترهيب ص ۵)

”رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص یوں درود پاک پڑھے،

”اللهم صل على محمد وانزله المقعد المقرب عندك يوم القيامة“ اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

حدیث ۳۳: ما من عبدین متحابین يستقبل احدهما صاحبه

فيصان فيصليان على النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم لفر

يتفرقا حتى يغفر لهما ذنوبهما ما تقدم منهما وما تاخر۔

دزہتہ الناطقین ص ۳۔ سعاده الدارين ص ۵۔ الترغيب والترهيب ص ۵ الزواجر ص ۱۱

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب دو دوست آپس میں

ملتے ہیں اور وہ مصباحہ کرتے ہیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے گناہ کھلے

گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ اللهم صل على النبي الامي الكريم وعلى آله وسلم تسليمًا۔

حدیث ۳۴: عن زيد بن ثابت رضي الله تعالى عنه قال خرجت

مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم حتى وقفنا في مجمع

طرق فطلع اعرابی فقال السلام عليك يا رسول الله ورحمة وبركاته

فقال وعليك السلام اي شئ قلت حين جئتني قال قلت اللهم

صل على محمد حتى لا يتبقى صلاة اللهم بارك على محمد حتى لا تبقى بركة

اللهم سلم على محمد حتى لا تبقى سلام اللهم ارحم محمد حتى

لا تبقى رحمة فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم

اني اري السلا تكة قد سد والافق - (سعادة الدارين ص ١٢٨)

حضرت زید صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک دن حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

وسلم کے ساتھ ہمارے محلے۔ جب ہم ایک چورہاے پر کھڑے ہوئے تو ایک اعرابی آیا اس نے

سلام عرض کیا۔ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سلام کا جواب دید پھر فرمایا

اے اعرابی جب تو آیا تھا تو نے کیا پڑھا تھا، کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ وہاں فرشتوں نے

آسمانوں کے کناروں کو بھرا ہوا ہے۔ اعرابی نے عرض کیا حضور میں نے یہ درود پاک

پڑھا تھا: اللهم صل على محمد حتى لا يتبقى صلاة اللهم بارك على محمد

حتى لا يتبقى بركة اللهم سلم على محمد حتى لا يتبقى سلام اللهم ارحم

محمد حتى لا يتبقى رحمة۔

حدیث ۳۵ : عن عبد الرحمن بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قال خرج علينا رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم

فقال اني رأيت البارحة عجبا رأيت رجلا من امتي يزحف على

الصراط مرة ويمبو مرة ويتعلق مرة فجاثته صلته على فاحذت

بيده فاقامته على الصراط حتى جاوزه (القول البدیع ص ۱۲۸ سعادة الدارين ص ۱۲۸)

حضرت عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم نور مجسم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا میں نے آج رات عجیب منظر دیکھا۔

میں نے دیکھا کہ میرا ایک اتنی بلی صراط پر سے گزرنے لگا۔ کبھی وہ بلتا ہے کبھی گرتا ہے کبھی
 ٹپک رہا ہے، تو اس کا مجھ پر درود پاک پڑھا ہوا آیا اور اس اتنی کا ہاتھ پکڑ کر اسے بلی صراط
 پر سیدھا کھڑا کر دیا اور پکڑے پکڑے اس کو پار کر دیا۔

اللہ رحمتہ وسلم وبارک علی الحبیب الحبیب المحبیب
 النبی الامی الکرم القریب وعلی آلہ واصحابہ اجمعین یا مؤمن یا مجیب
 مشکل جو سر پہ آ پڑی، تیرے ہی نام سے ملی
 مشکل کشا ہے تیرا نام، تجھ پر درود اور سلام

حدیث ۳۶: القلادة علی نورکم یوم القیامة عند ظلمة
 الصراط ومن اراد ان یمتال لها بالمکیال الاوفی یوم
 القیامة فلیکثر من القلادة علی - (سعادة الدارين ص ۵۸)

اے میری امت! تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا قیامت کے دن بلی صراط کے
 اندھیرے میں تمہارے لیے نور ہوگا اور جو شخص یہ چاہے کہ قیامت کے دن اسے
 اجر کا پیمانہ بھر بھر کر دیا جائے، اسے چاہیے کہ وہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے۔
 بر محمد می رسانم در سلام آن شفیع مجرماں یوم القیام
 صلی اللہ تعالیٰ خیر خلقہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم

حدیث ۳۷: صلاتکم علی محرقة لدعائکم ومروضة لوبکم و
 ذکاة اعمالکم - (سعادة الدارين ص ۵۸)

اے میری امت! تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا تمہاری دعاؤں کا محافظ ہے
 اور تمہارے رب تعالیٰ کی رضا ہے اور تمہارے اعمال کی طہارت ہے۔
 سلام علیک اے نبی مکرم مکرم حراز آدم و نسل آدم
 صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ الکرم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

حدیث ۱۳۸ کان لا یجلس بین النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم و بین ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ احد فجاء رجل یوما فاجلسه علیہ الصلوٰۃ والسلام بینہما فحبب الصحابۃ من ذالک فلما خرج قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہذا یقول فی صلاتہ علی اللہم صل علی محمد کما تحب و ترضی لہ او تحوذ الذلک (سعادۃ الدارین ص ۳) شاہ کوئین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان کوئی نہیں بیٹھا کرتا تھا۔ ایک دن ایک شخص آیا تو سرکارِ دو عالم نور محمد شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اپنے اور صدیق اکبر کے درمیان بیٹھا لیا اس سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو تعجب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے۔ جب وہ چلا گیا تو حضور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میرا امتی ہے جب مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے : اللہم صل علی محمد کما تحب و ترضی لہ اوجسما قال اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

فائدہ : اس سے معلوم ہوا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ طاقت سے سب کچھ جانتے ہیں اور ہر ایک کے عمل کی خبر رکھتے ہیں، چنانچہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ العزیز اپنی تفسیر عزیزی میں زیر آیت و یكون الرسول علیکم شہیداً انکے تحریر فرماتے ہیں، تمہارے رسول قیامت کے دن تم پر اس وجہ سے گواہی دیں گے، کیونکہ وہ نور نبوت سے بہرہ دینار کے مرتبے کو جانتے ہیں کہ میرا خلائ امتی کس منزل پر پہنچا ہے اور اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے اور کس حجاب کی وجہ سے ترقی سے ٹکا ہوا ہے، لہذا وہ تمہارے گناہوں کو بھی جانتے ہیں اور تمہارے ایمان کے درجات کو بھی جانتے ہیں اور تمہارے نیک و بد عملوں کو بھی جانتے ہیں اور وہ ہر کسی کے اخلاص و نفاق کو بھی جانتے ہیں۔ (تفسیر عزیزی فارسی سورۃ بقرہ ص ۱۵۱)

اسی لیے عارفِ رومی قدس سرہ نے فرمایا،

در نظر بوش مقامات العباد لا جرم نامش خدا شاہ نہاد

یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن پاک میں اسی

شاہد فرمایا ہے کہ ان کی نظر میں ساری امت کے مقاماتِ درجہ جات ہیں۔

اس مسئلہ کی تفصیل دیکھنا ہو تو فقہ کے سالہ "الیواقیت" والجزائر کا مطالعہ کریں۔

صلی اللہ علی النبی الامی وآلہ وسلم صلاۃ وسلاماً علیک یا رسول اللہ

حدیث ۱۳۹، عن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال عند

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اذ جاءہ رجل فقال

یا رسول اللہ ما اقرب الاعمال الی اللہ تعالیٰ قال صدق الحدیث

واداء الامانة قلت یا رسول اللہ زدنا قال صلاۃ اللیل وصوم الہواجر

قلت یا رسول اللہ زدنا قال كثرة الذکر والصلاۃ علی تنفی الفقر

قلت زدنا قال من ام قوما فلیخفف فان فیہم الکبیر والعلیل والصغیر

وذالحاجة (القول المبرج ص ۱۲۹۔ سعادة الدارين ص ۱۲۹)

حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم دربارِ نبوت میں حاضر تھے کہ ایک

شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ کے قریب کس عمل کیا ہیں فرمایا، سچ

بولنا اور امانت کا ادا کرنا۔ عرض کیا گیا حضور کچھ اور ارشاد فرمائیے۔ فرمایا تہجد کی نماز

اور گرمیوں کے روزے۔ پھر میں نے عرض کیا حضور کچھ اور ارشاد فرمائیے۔ فرمایا ذکرِ الہی

کی کثرت کرنا اور مجھ پر درودِ پاک پڑھنا فقر کو دور کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا کچھ اور ارشاد

فرمائیے۔ فرمایا جو کسی قوم کا امام ہے، تو ہر ایک نماز پڑھائے، کیونکہ مستفیوں میں بڑھے بھی

ہوتے ہیں، بیمار بھی، بچے بھی اور کام کا جالے بھی ہوتے ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ

علی النبی الوثان الامی الکبریہم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

حدیث ۴۰ : من صلی علی فی کتاب لم تزل السلاکة
 يستغفرون له ما دام اسمی فی ذالک الکتاب۔

(سعادة الدارين ص ۱۸۱ نزهة الناظرین ص ۱۳)

جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام مبارک، اس کتاب
 میں رہے گا، فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے۔

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی الہ واصحابک یا حبیب اللہ

حدیث ۴۱ : من کتب عنی علما فکتب معہ صلاة علی لم

ینزل فی اجراما قرئی ذالک الکتاب۔ (سعادة الدارين ص ۱۸۳)

جس شخص نے میری طرف سے کوئی علم کی بات لکھی اور اس کے ساتھ مجھ پر
 درود پاک لکھ دیا تو جب تک وہ کتاب پڑھی جائے گی، اس کو ثواب ملتا رہے گا۔

اللهم صل وسلم وبارک علی خیر البریة وسید العالمین افضل الخلق
 ودمعة للعالمین وعلی الہ واصحابہ واولیاء امتہ وعلماؤہم الی یوم الدین۔

حدیث ۴۲ : یمشوا اللہ اصحاب الحدیث واهل العلم یوم

القیامة وحبوہم خلوق یفوح فیقضون بین یدی اللہ تبارک و

تعالی فیقول لهم طالمالکنتم تصلّون علی نبی انطلقوا بهم

الی الجنة۔ (سعادة الدارين ص ۱۸۵)

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ محدثین کرام اور علماء دین کو اٹھائے گا اور ان کی سیما ہی
 ہرکسی خوشبو ہوگی وہ دربار الہی میں حاضر ہوں گے، تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا تم عمرہ و زائرہ
 میرے حبیب پر درود پاک پڑھتے رہے تھے۔ فرشتوں کو جنت میں لے جاؤ۔

اللهم صل وسلم وبارک علی اکرم الاولین والاخرین وعلی الہ واصحابہ

کلما ذکوک و ذکرۃ الذاکرون وکلما غفل عن ذکوک و ذکرۃ الغافلون۔

حدیث ۴۳ : جاء رجل الى النبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم

فشكا اليه الفقر وضيق العيش والمعاش فقال له رسول الله صلى الله

تعالى عليه واله وسلم اذا دخلت منزلك فسلم ان كان فيه احد

او لم يكن فيه احد ثم سلم على واقرأ قل هو الله احد مرة واحدة

ففعل الرجل فاورد الله عليه الرزق حتى افاض على جيرانه وقرباته -

(القول البدیع ص ۱۶۹ - سعادة القارئین)

ایک شخص نے دربار نبوت میں حاضر ہو کر فقر و فاقہ اور تنگی معاش کی شکایت کی تو

اس کو رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنے گھر میں داخل ہو تو

السلام ملیک کہ، چاہے کوئی گھر میں ہو یا نہ ہو۔ پھر مجھ پر سلام عرض کرو والسلام علیک

ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور ایک مرتبہ قل هو اللہ احد پڑھ۔ اس شخص

نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر رزق کو کھول دیا۔ حتیٰ کہ اس کے ہمسایوں اور

رشتہ داروں کو بھی اس رزق سے پہنچا۔

السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حدیث ۴۴ : عن الحسن (البصری) رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم من قرأ القرآن

وحمد ربہ وصلى على النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم

فقد التمس الخیر من مظاہرہ - (القول البدیع ص ۱۷۰)

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن کریم پڑھا اور

اپنے رب کریم کی حمد کی اور مجھ پر درود پاک پڑھا تو اس نے خیر کو اپنی نگہوں سے

ڈھونڈ لیا۔ مولای صل وسلم دائماً ابداً

علی حبیبک خیر الخلق کلہم

حدیث ۴۵ : من صلی علی فی یوم خمسين مرة صالحة
یوم القیامة - (القول البدیع ص ۱۳۴)

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر دن بھر میں پچاس بار درود پاک پڑھے۔ قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں گا۔

صلی اللہ علی النبی الامی الکریم وعلی آلہ واصحابہ وسلم
حدیث ۴۶ : لكل شیء طهارة وغسل و طهارة قلوب
المؤمنین من الصداق الصلاة علی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
(القول البدیع ص ۱۳۵)

ہر چیز کے لیے طہارت اور غسل ہوتا ہے اور ایمان والوں کے دلوں کی
زنگ سے طہارت مجھ پر درود پاک پڑھنا ہے۔

صلی اللہ علی النبی الامی الکریم وعلی آلہ واصحابہ وسلم
حدیث ۴۷ : عن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قال من صلی علی
صلاة كتب الله له قیراطا والقیراط مثل احد (القول البدیع ص ۱۳۶)
حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے اس کے لیے
اللہ تعالیٰ ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔ اللهم صل وسلم
وبارك حبیبك المجتبیٰ ورسولك المرسل فی علی وآلہ واصحابہ واهل بیتہ اجمعین

حدیث ۴۸ : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
من اکثر الصلاة علی فی حیاته امن الله تعالیٰ جميع المخلوقات
ان یستغفر والہ عند مماته - (نزہۃ المجالس ص ۱۳۷)

فرمایا شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص نے اپنی زندگی میں مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا، اس کی موت کے وقت اللہ تعالیٰ ساری مخلوقات کو فرمائے گا کہ اس بندے کے لیے استغفار کرو، یعنی بخشش کی دعائیں کرو۔

اللھم صل وسلم وبارک علی حبیبک ورسولک وصغیرک وخلیک
وعلی آلہ واصحابہ بعدد مل المھادی والفقار وبعدد
اوراق الاشجار وبعدد قطرات المطار الی یوم القدر

حدیث ۱۰۷۹ : ان جبرائیل علیہ السلام قال للنبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ تعالیٰ قد اعطاک قبة فی الجنة
عرضها ثلاثمائة عام قد حفتها دیاح الکرامۃ لا یدخلها
الا من اکثر الصلاة علیک - رزقہ الجاس ص ۱۱۱

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپ کو جنت میں ایک قبة عطا کیا ہے جس کی چوڑائی تین سو سال کی مسافت ہے اور اسے کرامت کی ہواؤں نے گھیر رکھا ہے۔ اس قبة مبارکہ میں صرف وہی لوگ داخل ہوں گے جو حضور کی ذات گرامی پر کثرت سے درود پاک پڑھتے ہیں۔

اللھم صل وسلم وبارک علی النبی الامی الکویع وعلی آلہ واصحابہ اجمعین
کلما ذکوک وذکرۃ الذاکون وکلما غفل عن ذکوک وذکرۃ العافلون

حدیث ۱۵۰ : عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
انقال ثلاثہ تحت ظل عرش اللہ یوم القیامۃ یوم لا ظل الا ظله
قیل من ہم یا رسول اللہ قال من قرأ عن مکروب من امتی
واحیا سنتی واکثر الصلاۃ علی - (القول البدیع ص ۱۱۱ - سعادت الدارین ص ۱۱۱)

رسول اکرم شفیع اعظم رحمت و دوا عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،

قیامت کے دن عین شخص عرش الہی کے سایہ میں ہوں گے جس دن کاس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ خوش نصیب کون ہیں؟ فرمایا ایک وہ جس نے میرے کسی مصیبت زدہ امتی کی پریشانی دور کی، دوسرا وہ جس نے میری سنت کو زندہ کیا، تیسرا وہ شخص کہ جس نے مجھ پر درود پاک کی کثرت کی۔

اللهم صل وسلم وبارک علی رسولک المصطفیٰ ونبیک المرصط
وعلی آلہ واصحابہ بعدد کل ذرۃ مائۃ الف الف مرۃ
حدیث ۵۱: من شہر الودد ولم یصل علی فقد
جفائی۔ (زبدۃ المجالس ص ۱۱۱)

جس نے گلاب کے پھول کو سونگھا اور مجھ پر درود پاک نہ پڑھا اس نے مجھ پر جفا کی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

بعض ائمہ حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ گلاب کا پھول ستیرہ دو عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پسینہ مبارکہ سے پیدا ہوا ہے۔ (مدارج النبوة ص ۱۱۱) نیز ایک روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب میں معراج سے واپس آیا تو میرے پسینہ کا ایک قطرہ زمین پر گرا اور اس سے گلاب پیدا ہوا، لہذا جو شخص میری محشبو سونگھنے کا شوق رکھتا ہو، وہ گلاب کا پھول سونگھے۔

اللهم صل وسلم وبارک علی حبیبک ورسولک الطیب
الطیبین اطہر الطاہرین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

حدیث ۵۲: ان للہ سیارۃ من الملائکۃ اذا مروا بخلق الذکر
قال بعضهم لبعض اقعدوا فاذا دعا القوم امنوا علی دعائهم فاذا
صلوا علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم صلوا معهم حتی یفرغوا ثم

یقول بعضهم بعضی لیسر لاء یرجعون مغفوراً لہم والقول البریح کا معادۃ الابرین

رسول اکرم حبیب محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ فرشتے سیاحت کے لیے مقرر ہیں، جب وہ ذکر کے حلقہ کے پاس سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے کو کہتے ہیں بیٹھو بیٹھو۔ تو جب وہ لوگ دعا مانگتے ہیں تو فرشتے آمین کہتے ہیں اور جب لوگ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھتے ہیں تو فرشتے بھی ساتھ ساتھ پڑھتے ہیں اور جب لوگ فارغ ہو جاتے ہیں، تو فرشتے ایک دوسرے سے کہتے ہیں ان لوگوں کے لیے خوشخبری ہے۔ اب یہ اپنے گھروں کو بیٹھے ہوتے جا رہے ہیں۔

مولای صل وسلم دائماً ابداً علی حبیبک خیراً خلق کلہم

حدیث ۵۳ : ان للہ سیادة من الملائكة يطلبون خلق الذکو

فاذا اتوا علیہا غوا بهم ثم بعثوا راید هم الی السماء الی رب

العزة تبارک وتعالیٰ فيقولون ربنا اتینا علی عباد من عبادک

يعظمون الآتک ویتلون کتابک ویصلون علی نبیک محمد

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ویسئلونک لآخرتہم ودنیائہم

فیقول تبارک وتعالیٰ غشوہم رحمتی فیقولون یارب ان فیہم

فلانا الخطاء انما اعتبقہمراعتیاقا فیقول تبارک وتعالیٰ غشوہم

رحمتی فہمراجلساء لا یشقی بہم جلیسہم۔ (رسالة الدارين ص ۱۷)

فرمایا رحمت دو عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ فرشتے مقرر ہیں جو کہ ذکر کے حلقے تلاش کرتے رہتے ہیں۔ پس جبکہ کسی حلقہ ذکر پر آتے ہیں، تو ان لوگوں کو گھیر لیتے ہیں۔ پھر اپنے میں سے ایک گروہ فرشتوں کو قاصد بنا کر آسمان کی طرف رب العزۃ جل شانہ کے دربار بھیجتے ہیں۔ وہ فرشتے باکر عرض کرتے ہیں یا اللہ! ہم تیرے بندوں میں سے کچھ ایسے بندوں کے پاس گئے جسے جو تیرے انعامات کی تعظیم کرتے ہیں۔ تیری کتاب پڑھتے ہیں اور تیرے نبی کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک

بیٹھتے ہیں اور تجھ سے اپنی آخرت اور دنیا کے لیے دعا کرتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو۔ فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب کریم ان میں فلاں شخص بڑا مجرم اور گنہگار ہے وہ کسی کام کے لیے آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو کہ یہ آپس میں مل بیٹھنے والے ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا کوئی بھی بد نصیب نہیں رہتا۔

اللهم صل وسلم وبارك على حبيبك المكرم وعلى آله واصحابه اجمعين.

حدیث ۵۲: عن عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان للمساجد اوتاد

جلسا ثمم الملائكة ان غابوا فقد وهم وان مرضوا عادوهم

وان راؤهم رحبتوا بهم وان طلبوا حاجة اعانواهم فاذا جلسوا

حفت بهم الملائكة من لدن اقداسهم الى عنان السماء

بايد يهم قواطيس لفضة واقلام الذهب يكتبون الصلاة

على النبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ويقولون اذكروا

رحمكم الله ذيدوا ذكركم الله فاذا استفتوا الذکر فتحت لهم ابواب

السماء واستجاب لهم الدعاء وتطلع عليهم الموحدين واقبل

الله عز وجل عليهم بوجهه مالم يجزوا في حديث غيرة ويتفرقوا

فاذا تفرقوا اقام الموزار يلتمسون خلق الذکر۔ القول الہدیٰ من سعادة الدارين

رسول اکرم شفیق معظم نور مجسم رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،

کچھ لوگ مسجدوں کے اوتاد ہوتے ہیں، ان کے ہمنشین فرشتے ہیں کہ اگر وہ کہیں چلے جائیں،

تو فرشتے ان کو تلاش کرتے ہیں اور اگر وہ بیمار ہو جائیں، تو فرشتے ان کی بیماری پر سہی کرتے

ہیں اور جب فرشتے ان کو دیکھتے ہیں تو ان کو مرہا کہتے ہیں اور اگر وہ کوئی حاجت طلب کریں

تو فرشتے ان کی امداد و اعانت کرتے ہیں اور جب وہ بیٹھتے ہیں تو فرشتے ان کے قدموں سے لے کر آسمان تک انہیں گھیر لیتے ہیں۔ ان فرشتوں کے ہاتھوں میں چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں جن سے وہ رسول اکرم و روح دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنے والوں کا درود پاک لکھتے ہیں اور وہ فرشتے کہتے ہیں تم ذکر و درود پاک زیادہ کرو، تم پر اللہ تعالیٰ زیادہ رحم کرے۔ تم زیادہ پڑھو تمہیں اللہ تعالیٰ زیادہ انعام و اکرام سے نوازے اور جب وہ ذکر کئے ہیں تو ان کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ان کی دعا قبول کی جاتی ہے اور ان پر خوبصورت آنکھوں والی حوریں بھاٹکتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور رحمت خاصہ ان کی طرف متوجہ ہوتی ہے، جب تک کہ وہ دنیا کی باتوں میں نہ مشغول ہو جائیں یا اٹھ کر نہ چلے جائیں اور جب وہ چلے جاتے ہیں، تو ان کی زیارت کرنے والے وہ فرشتے بھی اٹھ جاتے ہیں اور وہ ذکر کے ملتے تلاش کرنے لگ جاتے ہیں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم الامین دحمة للعالمین
وغلی الہ واصحابہ واولیاء امتہ وعلماء ملتہ بعدد
خلق اللہ وزنة عرش اللہ و بعدد کلمات اللہ

حدیث ۵۵ : اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما يقول

ثم صلوا علی فانه من صلی علی صلاۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

بہا عشرًا ثم سلوا اللہ تعالیٰ لی الوسیلة فانہا منزلة فی

الجنة لا تبغی الا لعبد من عباد اللہ تعالیٰ وادعوان اکون ہوانا

نحن سال لی الوسیلة حلت له شفاعتی۔ (سعادة الدارين ص ۵)

جب تم اذان سنو تو تم بھی ایسے ہی کہو جیسے مؤذن کہتا ہے، پھر مجھ پر درود پاک پڑھو، کیونکہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر اس درود پاک کے

بے دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دعا کر دوں گا کہ
وسیلہ جنت میں ایک مکان ہے، وہ صرف اور صرف ایک ہی بندے کے لیے بنایا گیا
ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا بندہ میں ہی ہوں، لہذا جو شخص میرے لیے
اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دعا کرے گا، وہ میری شفاعت سے نصیب یافتہ ہوگا۔

اللهم صل وسلم وبارك على حبيبك شفيع المذنبين وعلى الله واصحابه اجمعين
فاثدا : علامہ دینوری اور علامہ نمیری رحمہما اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف
بن اسباط نے فرمایا مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب اذان ہو اور بندہ یہ دعا نہ پڑھے :
اللهم رب هذه الدعوة المستمعة المستجاب لها صل على سيدنا
محمد وعلى آل سيدنا محمد وذينا من الود العين توحيث كي
خوړس كتي نين كي يه بنده هماري بارسي ميں كتابي ريفت هي سعادة الدارين ۱۵۶

حدیث ۱۵۶ : عن النبي صلى الله تعالى عليه واله وسلم
انه قال اكثركم على صلاة اكثركم ازواجاً في الجنة -

(القول البديع ص ۱۲۷ سعادة الدارين ص ۵۷ دلائل الخيرات ص ۱۸۱ کاپوری کشف الغم ص ۱۸۱)
نبی کریم روفن ورجم عليه التحيۃ الثامۃ والتسليم نے فرمایا اے میری امت تم میں سے
جو مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھے گا، اس کو جنت میں خوریں زیادہ دی جائیں گی۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم

جمعہ کی ات اور جمعہ کے دن درود پاک پڑھنے کی فضیلت

حدیث ۵۷: اکثرُوا الصَّلَاةَ عَلَى فِي اللَّيْلَةِ الْعَرَاءِ وَالْيَوْمِ

الْأَذْهَرِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَعْرُضُ عَلَى - (جامع صغیر ص ۵۷ ج ۱ اذل)
فرمایا احمد یحییٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جمعہ کی چمکتی و کئی رات
میں اور جمعہ کے چمکتے دیکھنے والے میں مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ تمہارا درود پاک
مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ وصلى الله تعالى عليه وآله واصحابه وبارك وسلم

حدیث ۵۸: اکثرُوا الصَّلَاةَ عَلَى فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ يَوْمٌ

مَشْهُودٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَإِنْ أَحَدٌ مِنْكُمْ يَصَلِّي عَلَى الْأَعْرُضِ
عَلَى صَلَاتِهِ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا - (جامع صغیر ص ۵۸ ج ۱)

فرمایا کہ مجھ پر جمعہ کے دن درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ یہ دن مشہود ہے۔ اس دن
میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور بیشک تم میں سے کوئی جب درود پاک پڑھتا ہے تو
اس کے درود پاک سے فارغ ہونے سے پہلے اس کا درود پاک میرے دربار میں پہنچ
جاتا ہے۔ اللهم صل وسلم وبارك على رسولك المبعوث
رحمة للعالمين وعلى آله واصحابه اجمعين۔

حدیث ۵۹: اکثرُوا مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى فِي كُلِّ يَوْمٍ جُمُعَةٍ

فَإِنَّ صَلَاةَ امْتِي تَعْرُضُ عَلَى فِي كُلِّ يَوْمٍ جُمُعَةٍ فَمَنْ كَانَ أَكْثَرَهُمْ عَلَى
صَلَاةٍ كَانَ أَقْرَبَهُمْ مَنَى مَنَزَلَةٍ - (جامع صغیر ص ۵۹ ج ۱)

اے میری امت! مجھ پر جمعہ کے دن درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ میری امت کا درود پاک مجھ پر ہر روز پیش ہوتا ہے، لہذا جس نے مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا ہوگا، اس کی منزل مجھ سے زیادہ قریب ہوگی۔ اللھم صل وسلم وبارک علی رسولک المصطفیٰ ونبیک المجتبیٰ وحبیبک المرقتیٰ وعلی آلہ واصحابہ کلما ذکوک و ذکرۃ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرک و ذکرۃ الغافلون۔

حدیث ۶۰: اکثرُوا من الصلوة علی فی یوم الجمعة وليلة الجمعة فمن فعل ذلك كنت له شهيدا وشافعا یوم القيامة۔
(جامع صغیر ص ۱۷ ج ۱)

(میری امت! مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ جو ایسا کرے گا قیامت کے دن میں اس کا گواہ اور شفیع و شفاعت کرنے والا ہوں گا۔)

بر محمدی رسالہ صلوات
آل شفیع مجرماں یوم القیام
ہر کہ باشد عامل صلوات
آتش دوزخ شود بر دے حرام

حدیث ۶۱: اذا کان یوم الخمیس بعث اللہ ملائکته معهم یحذف من فضة واقلام من ذهب یتکتبون یوم الخمیس وليلة الجمعة

اکثر الناس صلاة علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (سعادۃ الدارین)
(۱) رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب جمعرات کا دن آتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتے بھیجتے ہیں جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ کون جمعرات اور جمعہ کی رات کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر زیادہ سے زیادہ درود پاک

پڑھتا ہے۔ اللھم صل وسلم وبارک علی حبیبک المصطفیٰ ورسولک المرتضیٰ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ الطہارات المطہرات امہات المؤمنین بعد کل ذرة مائة الف الف مرة

حدیث ۱۰۶۲: اذا كان يوم الجمعة وليلة الجمعة فاكثروا

الصلاة على - (سعادة الدارين ص ۵۷)

جب جمعہ کا دن اور جمعہ کی رات آئے، تو تم مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو

مولائی اصل وسلم دائماً ابداً۔ علیٰ حبیبک خیراً الخلق کلهم

حدیث ۱۰۶۳: عن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم من صل علی یوم

الجمعة مائة مرة جاء يوم القيامة ومنه نور وقسم ذلك

النور بین الخلائق کلهم توسعهم۔ (دلائل الخیرات کا پندرہ ص ۷۱)

حضرت مولیٰ علی شیر خدا مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ وکرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم

سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا،

جو شخص جمعہ کے دن سو بار مجھ پر درود شریف پڑھے جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو

اُس کے ساتھ ایسا نور ہو گا کہ اگر ساری مخلوق تیسیم کر دیا جائے تو وہ سب کو ماویٰ ہو۔

اللهم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا محمد شفیع الدنیین

رحمة للعالمین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔ الی یوم الدین۔

حدیث ۱۰۶۴: ان اقربکم منی یوم القيامة فی کل موطن

اکثرکم علی صلاة فی الدنیا من صلی علی فی یوم الجمعة و

لیلة الجمعة قضی اللہ له مائة حاجة سبعین من

حوائج الدخرة وثلاثین من حوائج الدنیا ثم یوکل اللہ

بذلک ملکاً یدخله فی قبری کما تدخل علیکم الہدایا

یخبرنی بمن صل علی باسمہ ونسہ الی عشیرتہ فاثبتہ

عندی فی صحیفۃ بیضاء (سعادة الدارين ص ۵۷)

اے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، روز قیامت تم میں سے ہر مقام اور ہر جگہ میرے زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر درود پاک کی کثرت کی ہوگی اور تم میں سے جو جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی سوجا جتیں پوری فرمائے گا۔ ستر جاتیں آخرت کی اور تس دنیا کی پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے جو کہ اس درود پاک کو لے کر میرے دربار میں حاضر ہوتا ہے جیسے تمہارے پاس ہدیے آتے ہیں اور وہ فرشتہ عرض کرتا ہے حضور یہ درود پاک کا ہدیہ فلاں نے تم فلاں کا بیٹا فلاں قبیلہ کا ہے، اس نے بھیجا ہے، تو میں اس درود پاک کو نور کے سفید صحیفے میں محفوظ کر لیتا ہوں۔ اللہم وصل وسلم وبارک علی حبیبك النبی المختار سید الابرار وعلی آلہ واصحابہ واهل بیتہ اجمعین۔

حدیث ۶۵: ان الله ملائکته خلقوا من النور لا

یہبطون الا لیلۃ الجمعة و یوم الجمعة بایدیہم اقلام من ذهب و ودق من فضة و قواطیس من نور لا یکتبون الا الصلۃ

علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ (سعادة الدارين ص ۱۰۰)
(حضرت مولیٰ علی شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا کچھ نوری فرشتے وہ ہیں جو صرف جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن زمین پر اترتے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں سونے کے قلم چاندی کی دوایتیں اور نور کے کاغذ ہوتے ہیں وہ صرف نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنے والوں کا درود پاک لکھتے ہیں۔)

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الای الکوثر الامین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

حدیث ۶۶: من افضل ايامکم یوم الجمعة فیہ خلق ادم و

فیہ قبض و فیہ النسخة و فیہ المصقۃ فاكثر و ان فیہ من الصلۃ علی

فان صلا تکر معروضۃ علی قالوا یا رسول اللہ وکیف تعرض صلاتنا

عليك وقد ارممت يعني بليت قال ان الله عز وجل حرم على الارض

ان تاكل اجساد الاشياء (سعادة الدارين ص ۷۷)

(تمہارے دنوں میں سے افضل دن جمعہ کا ہے۔ اسی دن میں آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی اور اسی دن میں ان کا وصال ہوا۔ اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ اسی دن مخلوق پر بے ہوشی وارد ہوگی، لہذا تم اس دن میں مجھ پر درود پاک کی بکثرت کرو، کیونکہ تمہارا درود پاک میرے دربار میں پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ کیسے حضور کے دربار میں درود پاک پیش ہوگا، حالانکہ انسان قبر میں جا کر بوسیدہ ہو جاتا ہے تو سرور انبیاء محبوب کبریا صلوٰۃ اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کے اجسام مبارکہ کا کھانا زمین پر حرام کر دیا ہے یعنی نبیوں کے جسم پاک صحیح وسلامت رہتے ہیں، لہذا تمہارا درود پاک میرے وصال کے بعد بھی میرے دربار میں اسی طرح پیش کیا جائے گا۔)

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکرم الامین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

حدیث ۶۷: من صلی صلاۃ العصر یوم الجمعة فقال قبل

ان يقوم من مکانه اللهم صل علی محمد النبی الامی وعلی

آلہ وسلم تسلیما ثمانین مئة غفرت لذنوب ثمانین

عاما وکتب له عبادۃ ثمانین سنة . (سعادة الدارين ص ۷۷)

(سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے جمعہ کے دن نماز عصر پڑھ کر اسی جگہ بیٹھے ہوئے اُسی بار درود پاک پڑھا اللہم صل علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی آلہ وسلم تسلیما تو اس کے اُسی سال کے گناہ بخش دیتے جائیں گے اور اس کے نامہ اعمال میں اُسی سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے اللہم صل علی حبیبک رسولک ونبیک النور المکنون والسر المخزون وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔)

سرکارِ دو عالم نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خود درود پاک سنتے ہیں

حدیث ۶۸ : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی مَلٰکَ اَعْطَا سَمْعَ الْعِبَادِ فِیْلِ

مِنْ اَحَدٍ یَّصَلُّیْ عَلٰی اِلَّا یُبَلِّغُنِہَا وَاِنِیْ سَاَلْتُ رَبِّیْ اَنْ لَا یَصَلِّیَ

عَلٰی عَبْدٍ صَلَاةَ الْاَدَمٰی عَلَیْہِ عَشْرًا مَّثَلِہَا - (جامع صغیر ص ۹۲)

بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے سب لوگوں کی آواز سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے۔ لہذا جب کوئی بندہ مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے، تو وہ فرشتہ درود پاک میرے دربار میں پہنچا دیتا ہے اور میں نے اپنے رب اکرم سے سوال کیا ہے کہ مولا اکرم جو بندہ مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے، تو اس پر دس رحمتیں نازل فرما۔ (القول البدیع ص ۱۱۲)

مولای صل وسلم دائماً ابداً

علیٰ حبیبک خیر الخلق کلہم

اس حدیث پاک سے فرشتوں کے دور دراز سے سن لینے کی صفت کا ثبوت ملتا ہے اور اس سے بعض کا ملین نے سید دو عالم نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دور دراز مسافت سے سن لینے کا استنباط فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت شبیر ربانی میاں شبیر محمد صاحب شبیر پوری قدس سرہ العزیز نے فرمایا،

اگر اللہ تعالیٰ فرشتوں کو دور دراز سے سننے کی اور پہنچانے کی طاقت عطا فرما سکتا ہے تو کیا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کان مبارک دور سے سننے والے نہیں بنا سکتا۔

(انقلاب حقیقت ص ۱۸)

دُور و نزدیک سے سننے والے وہ کان

کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

اور مندرجہ ذیل احادیث مبارکہ بھی اس پر شاہدِ عدل ہیں۔

حدیث ۶۹: عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اکثر الصلاة

على يوم الجمعة فانه يوم مشهود تشهد الملائكة ليس من

عبد يصلى على الا بلغنى صوت حيث كان قلنا وبعد وفاتك

قال وبعد وفاتي ان الله حرم على الارض ان تاكل اجساد الانبياء۔

(جلازل الانعام لابن قیم تلمیذ ابن قیمیہ ص ۶۳)

حضرت ابو درداء صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ پر ہر جمعہ کے دن درودِ پاک کی کثرت کرو،

کیونکہ یہ یومِ مشہود ہے، اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ جو بندہ مجھ پر درودِ پاک

پڑھے، اس کی آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے۔ وہ بندہ جہاں بھی ہو۔ ہم نے عرض کیا،

یا رسول اللہ! کیا آپ کے وصال شریف کے بعد بھی آپ تک درودِ پاک پڑھنے

والوں کی آواز پہنچے گی۔ فرمایا ہاں بعد وصال بھی سنوں گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر

انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام مبارکہ حرام کر دیئے ہیں یعنی ہمیشہ صحیح و سالم رہتے ہیں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الہی الکریم الامین وعلی الہ واصحابہ اجمعین۔

سلامتِ علیک اے زِ آبائے علوی بصورتِ تو غرضِ معنیِ معتمد

سلامتِ علیک اے زِ اسمائے حسنی جمالِ تو آئینہٴ اتم اعظم

حدیث ۱۰۰ : قیل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

ارایت صلاۃ المصلین علیک من غاب عنک ومن یأتی بعدک

ما حالہا عندک فقال اسمع صلاۃ اہل محبتی واعرفہم وتعرض

علی صلاۃ غیرہم عرضا۔ (ردہ کل الخیرات کا پوری مشاعر)

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا یا رسول اللہ

یہ فرمائیے جو لوگ آپ پر درود پاک پڑھتے ہیں اور یہاں موجود نہیں ہیں اور وہ لوگ بوضو

نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے وصال شریف کے بعد آئیں گے، ایسے لوگوں کے درود پاک

کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے؟ تو فرمایا محبت والوں کا درود پاک میں خود سنتا ہوں اور

دوسرے لوگوں کا درود پاک میرے دربار میں پیش کیا جاتا ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الایم الکرم وعلی آلہ واصحابہ وسلم

حدیث ۱۰۱ : عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال

سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یقول ان اللہ

تعالیٰ وعدنی اذا مت ان یسمعن صلاۃ من صلی علی وانا

فی المدینۃ وامتی فی مشارق الادیض ومغاربہا وقال یا

ابا امامۃ ان اللہ یجعل الدنیا کلہا فی قبوری وجمیع ما خلق اللہ

اسمعه وانظر الیہ فکل من صلی علی صلاۃ واحدۃ صلی اللہ

بہا عشرا ومن صل علی عشرا صلی اللہ علیہ مائتۃ (درۃ الناصحین ص ۲۲۵)

سیدنا ابوالامامہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے جب

میرا وصال ہوگا تو وہ مجھے ہر ایک درود پاک پڑھنے والے کا درود پاک سنائے گا،

حالانکہ میں منورہ میں ہوں گا اور میری امت مشرق و مغرب میں ہوگی اور منبرایا

اے ابوانامہ اللہ تعالیٰ سازی دنیا کو میرے روضہ مقدسہ میں کر دے گا اور میں ساری مخلوق کو دیکھتا ہوں گا اور ان کی آوازیں سن لوں گا اور جو مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس ایک درود پاک کے بدلے میں اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور جو مجھ پر دس بار درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرمائے گا۔

اللهم صل وسلم وبارک وسلم علی المحبیب المختار والبتی الاقمی
ستید الاررار وعلی الہ واصحابہ اولی الایدی والابصار
اس مسئلہ کی تفصیل ووضاحت درکار ہو تو فقیر کا رسالہ "لیواقیت والجواهر"
کا مطالعہ کریں۔

حدیث ۷۲: عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

انه قال اکثروا من الصلاة علی یوم الجمعة ولیلة الجمعة

فان فی سائر الايام تبلغنی السلاکة صلاتکم اذ لیلة الجمعة

ویوم الجمعة فانی استغ صلاتی ممن یصلی علی باذنی (ترجمہ: ہمارے پیغمبر ﷺ)

رسول اکرم شفیع اعظم ستید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم مجھ پر جمعہ

کے دن اور جمعہ کی رات کو درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ باقی دنوں میں فرشتے تمہارا

درود پاک پہنچاتے رہتے ہیں، مگر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات جو مجھ پر درود پاک

پڑھتے ہیں، اس کو اپنے کانوں سے سنتا ہوں۔

اللهم صل وسلم وبارک وسلم علی النبی الامی ابکریم الامین،

وعلی الہ واصحابہ کما تحب وترضی یا محمد اللہ دہ الخلیلین

تیری دعا ملے حق تیری رضا رضائے حق

وہی خدا ہے تیرا کلام تجھ پر درود اور سلام

دُرود پاک نہ پڑھنے کی وعید

حدیث ۷۳ : عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم من نسی الصلاة علی

خطی طریق الجنة - والقول البديع ص ۱۴۵
سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا، وہ جنت کے راستے سے ہٹ گیا۔
صلی اللہ علی النبی الای الکریم الامین وعلی الہ واصحابہ اجمعین۔

یومر باقوام یوم القيامة الى الجنة فيخطئون الطريق فقيل

یا رسول اللہ و لہ ذلک قال سمعوا یا سبی و لہ یصلو اعلیٰ ذریرۃ اباس
یعنی کچھ لوگوں کو قیامت کے دن جنت جانے کا حکم ہوگا لیکن وہ جنت کا راستہ بھول جائیں گے
عرض کی گئی یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں اور کیوں راستہ بھول جائیں گے؟ فرمایا یہ لوگ
ہوں گے جنہوں نے میرا نام پاک سنا اور مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔

حدیث ۷۴ : عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم من نسی الصلاة علی نسی وفي رواية

خطی طریق الجنة - والقول البديع ص ۱۴۶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو
مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا، وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
فائدہ : درود پاک بھول جانے سے مراد درود پاک نہ پڑھنا ہے خصوصاً جبکہ
سید عالم نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی اکرم گرامی سے اور جنت کا راستہ بھول
جانے سے مراد یہ ہے کہ اگر وہ دیگر اعمال صالحہ کی بدولت جنت کا اقتدار بھی ہو گیا

تو وہ جنت جاتے ہوئے بھٹکتا پھرے گا، اسے جنت کا راستہ نہ مل سکے گا۔

(معاذ اللہ تعالیٰ) واللہ تعالیٰ اعلم! اس کی وضاحت میں بعض احادیث مبارکہ بھی ہیں جو کہ آئندہ اسی باب میں مذکور ہوں گی۔

حدیث ۷۵: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
البنخیل من ذکرت عنده فلم یصل علی^۳۔ (رواہ الترمذی۔ مشکوٰۃ شریف ص ۸۷)
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بنخیل وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر
ہو اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکرم وعلی آلہ واصحابہ وسلم
حدیث ۷۶: عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لا یری وجہی ثلاثۃ النفس
العاق لوالدیہ وتارک سنתי ومن لم یصل علی اذا اذکرت بین یدیہ
(القول البدیع ص ۱۵۱)

ام المؤمنین حبیبۃ حبیب رب العالمین الصدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں ایسے شخص ہیں جو میری
زیارت سے محروم رہیں گے (العیاذ باللہ تعالیٰ)۔ ۱۔ اپنے والدین کا تا فرمان۔ ۲۔ میری
سنت کا تارک۔ ۳۔ جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔
اللہم صل وسلم وبارک علی حبیبک المصطفیٰ ورسولک المرتضیٰ
ونبیک المجتبیٰ وعلی آلہ واصحابہ کلہما ذکوک وذکرۃ السذکون
وکلما غفل عن ذکوک وذکرۃ الغافلون۔

حدیث ۷۷: عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ما اجتمع قوم ثم تفرقوا عن ذکر اللہ عزوجل
وصلاۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم الا قاموا عن اثنتی جیفۃ^{۱۵} (القول البدیع ص ۱۵۱)

سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جب کوئی قوم (لوگ) جمع ہوتے ہیں، پھر اٹھ جاتے ہیں۔ نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں نہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھتے تو وہ یوں اٹھے جیسے بدبو دار مزار کھا کر اٹھے ہیں۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

اللہ وصل وسلم وبارک علی النبی الامی الکرم وعلی آلہ واصحابہ دائماً ابداً

حدیث ۷۸: عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قال لا یجلس قوم مجلساً لا یصلون فیہ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم الا کان علیہم حسرة وان دخلوا الجنة لسا یرون من الثواب۔ (التول البدیع ص ۱۱)

حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ فرمایا مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک نہیں پڑھتے تو وہ اگرچہ جنت میں داخل ہو گئے، لیکن ان پر حسرت طاری ہوگی۔ وہ حسرت کھاتیں گے جب وہ جزا کو دیکھیں گے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی المذی بالمومنین رؤف رحیم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

حدیث ۷۹: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے،

الاکان علیہم من اللہ قرة يوم القيامة فان شاء

عذبهم وان شاء غفر لهم۔ (التول البدیع ص ۱۱)

جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس میں نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں نہ سید عالم نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھتے ہیں، ان کو قیامت کے دن نقصان ہوگا پھر اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عذاب دے گا چاہے بخش دے۔

صلی اللہ علی سیدنا جیب رب العالمین وعلی آلہ واصحابہ وسلم

حدیث ۸۰: عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم الا ابتغکم باجمل البخلاء الا ابتغکم
باجمل الناس من ذکرت عنده فلم یصل علی۔ (القول البدیع ص ۱۴۱)

میں تمہیں بتاؤں کہ بخیلوں میں سب سے بڑا بخیل کون ہے اور لوگوں میں عاجز ترین
کون ہے؟ وہ وہ ہے کہ جس کے پاس میرا ذکر پاک ہو اور وہ مجھ پر درود پاک نہ پڑھے۔

اللهم صل علی سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم

کلما ذکرت وذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرت وذکرہ الغافلون

حدیث ۸۱: عن عبد اللہ بن جراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قال من ذکرت عنده فلم
یصل علی دخل النار۔ (القول البدیع ص ۱۴۱)

جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا وہ دوزخ جائے گا۔
(معاذ اللہ) صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الادی الکریم وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم

حدیث ۸۲: من الجفاء ان اذکر عند رجل فلا یصلی علی۔

(القول البدیع ص ۱۴۱)

یہ جفا ہے کہ میرا کسی بندے کے پاس ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود پاک نہ پڑھے۔

مولای صل وسلم دائماً ابداً علی حبیبک خیر الخلق کلہم

حدیث ۸۳: عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم من ذکرت عنده فلم یصل علی فقد
شقی۔ (القول البدیع ص ۱۴۱)

جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا وہ بد بخت ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ وسلم

حدیث ۱۸۴: عن جابر رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله تعالى

عليه وآله وسلم رقى المنبر فلما رقى الدرجة الاولى قال آمين ثم رقى

الثانية فقال آمين ثم رقى الثالثة فقال آمين فقالوا يا رسول الله

سمعناك تقول آمين ثلاث مرات قال لما رقيت الدرجة الاولى

جاءني جبريل (عليه السلام) فقال شقي عبد ادرك رمضان فانسخ

منه ولم يغفر له قتلت آمين ثم قال شقي عبد ادرك والديه واحدا

فلم يد خلاه الجنة فقلت آمين ثم قال شقي عبد ذكوت عنده فلم

يصل عليك فقلت آمين - رواه البخاري - القول المربع ص ۱۲۷

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ پہلی سیڑھی پر رونق افروز ہوئے تو کہا آمین۔ یوں ہی دوسری

اور تیسری سیڑھی پر آمین کہی۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی حضور اس تین بار

آمین کہنے کا کیا سبب ہوا تو فرمایا جب میں پہلی سیڑھی پر چڑھا تو جبریل علیہ السلام حاضر

ہوئے اور عرض کیا بد بخت ہوا وہ شخص کہ جس نے رمضان المبارک پایا رمضان المبارک

نکل گیا اور وہ بخشا نہ گیا۔ میں نے کہا آمین! دوسرا بد بخت وہ شخص ہے

جس نے اپنی زندگی میں والدین کو یا ایک کو پایا اور انہوں نے (خدمت کے سبب) اُسے

جنت میں نہ پہنچایا (یعنی وہ ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کر سکا، میں نے کہا آمین!

تیسرا وہ شخص بد بخت ہے جس کے پاس آپ کا ذکر پاک ہو اور اس نے آپ پر دُعا کی

نہ پڑھا، تو میں نے کہا آمین!

اللهم صل على خبيك ورسولك ونبينا وعلى آله وصحابة

وبارك وسلم بعد رمل الصمداني والقفار وبعد اوراق

الشحبار وبعد قطران المطار

حدیث ۸۵ : ان غائثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کانت تخطی شیئاً

فی وقت السکر فضلت الادبۃ وطفی السراج فدخل علیہا النبی صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم فاضاء البیت بضوئہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

ووجدت الادبۃ فقالت ما اضوء وجهک یا رسول اللہ قال ویل لمن لا

یرانی یوم القیامۃ قالت ومن لا یواک قال البخیل قالت ومن البخیل

قال الذی لا یمصلی علی اذ سمع باسمی وبقول البدریح ^{۱۴۷} منہ الناطقین ^{۱۴۸} ص

ام المؤمنین محبوبہ محبوب بالعالین العفیۃ العلیۃ الزاہدۃ الصدیقہ بنت الصدیق

رضی اللہ تعالیٰ عنہا سحری کے وقت کچھ سی رہی تھیں تو سونے لگ گئی اور چراغ بجھ گیا۔ پس

اچانک حضور نبی کریم ^{۱۴۹} مجھستہم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے تو آپ کے

چہرہ انور کی ضیاء سے سارا گھر روشن ہو گیا حتیٰ کہ سونے مل گئی۔ اس پر ام المؤمنین رضی اللہ

تعالیٰ عنہا نے عرض کیا حضور آپ کا چہرہ انور کتنا روشن ہے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے فرمایا ویل (ہلاکت) ہے۔ اس بندے کے لیے جو مجھے قیامت کے دن نہ دیکھ سکے گا۔

عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون ہے جو حضور کو نہ دیکھ سکے گا، فرمایا وہ بخیل ہے۔ عرض کی

بخیل کون ہے، فرمایا جس نے میرا نام مبارک سنا اور مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔

اللہم صل وسلم وبارک علی النبی الامی الکرم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

حدیث ۸۶ : مرد جل بالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

ومع طبیۃ قد اصطادھا فانطق اللہ سبحانہ الذی انطق کل شیئ

الضبیۃ فقالت یا رسول اللہ ان لی اولاداً وانا ارضعہم وانہم

الان جیاع فامرہذا ان یخلعنی حتی اذہب فارضع اولادی واعود

قال فان لمر تعودی قالت ان لمر اعد فلعننی اللہ کمن تذکر بین یدیه

فلا یمصلی علیک او کنت کمن صلی ولم یدع فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ

عليه وآله وسلم أطلقها وأناضامنها فذهبت الظبية ثم عادت
فنزل جبريل عليه السلام وقال يا محمد الله يقربك السلام و

يقول وعزتي وجلالي أنا أحمر بامتك من هذه الظبية بأولادها
وأنا أدهم اليك كما دجعت الظبية اليك (القول البديع ص ۱۸۸)

نزهۃ المجالس میں اتنا زیادہ ہے، فاطلقها واسلم یعنی اس شکاری نے اس
ہرنی کو چھوڑ دیا اور وہ مسلمان ہو گیا۔

ایک شخص نے ایک ہرنی شکاری کی اور وہ اسے پکڑ کر جارہا تھا۔ جب نبی رحمت
شفیع امت مرجع خلائق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گزرا تو اللہ تعالیٰ نے اسے
قوت گویائی عطا فرمادی تو ہرنی نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے چھوٹے چھوٹے بچے
دودھ پیتے ہیں اور اس وقت وہ بھوکے ہیں، لہذا آپ شکاری کو ارشاد فرماتیں کہ وہ مجھے
چھوڑ دے، میں بچوں کو دودھ پلا کر واپس آ جاؤں گی۔ شاہ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا اگر تو واپس نہ آئی تو پھر؟ ہرنی نے جواب دیا اگر میں واپس نہ آؤں تو مجھ پر
اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جیسے اس شخص پر لعنت ہوتی ہے جس کے سامنے آپ کا ذکر پاک
ہو اور وہ آپ پر درود پاک نہ پڑھے یا جیسی لعنت اس شخص پر ہوتی ہے جو نماز پڑھے
اور پھر دعائے مانگے۔ پھر سرکارِ دو عالم شفیع اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس شکاری
کو حکم دیا کہ اسے چھوڑ دے اور میں اس کا ضامن ہوں۔ اس نے ہرنی کو چھوڑ دیا
ہرنی بچوں کو دودھ پلا کر واپس آ گئی۔ پھر جبریل علیہ السلام بارگاہِ نبوت میں حاضر
ہو گئے اور عرض کی یا حبیب اللہ اللہ تعالیٰ سلام فرماتا ہے اور یہ ارشاد فرماتا ہے مجھے
اپنی عزت اور جلال کی قسم میں آپ کی امت کے ساتھ اس سے بھی زیادہ مہربان ہوں
جیسے کہ اس ہرنی کو اپنی اولاد کے ساتھ شفقت ہے اور میں آپ کی امت کو آپ
کی طرف لوٹاؤں گا جیسے کہ یہ ہرنی آپ کی طرف لوٹ کر آتی ہے۔

اللهم صل وسلم وبارك على النبي الامي الكريم الامين وعلى
آله واصحابه اجمعين كلما ذكرك وذكر آلهذا كرون
وكما غفل عن ذكرك وذكر آلهذا غفلون -

حدیث ۸۷ : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه واله وسلم

كل امرئ يبال لا يبدأ فيه بذكر الله ثم بالصلاة على فهو
اقطع اكتع - (مطالع السرات ص ۷)

رسول اکرم شفیع اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر بامقصد کام جو بغیر
اللہ تعالیٰ کے ذکر اور بغیر درود پاک کے شروع کیا جائے ، وہ بے برکت ہے اور خیر
سے کٹا ہوا ہے۔

مولای صل وسلم دائماً ابداً علی حبیبک خیر الخلق کلہم

حدیث ۸۸ : کل کلام لا یذکر اللہ تعالیٰ فیہ فیبدأ به و

بالصلاة علی فهو اقطع معوق من کل بركة - (مطالع السرات ص ۷)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہر وہ کلام جس میں اللہ تعالیٰ کا
ذکر نہ ہو بغیر ذکر الہی اور بغیر درود پاک پڑھے شروع کر دیا جائے وہ دم کٹا ہے وہ ہر
برکت سے خالی ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ الطیب الطیبین الطہر

الطہرین و علی آله واصحابہ اجمعین فالحمد لله رب العالمین -

فائل لا : فقیر پُر تقصیر ابو سعید غفرلہ نے تذکرۃ الاولیاء میں یہ ارشاد گرامی پڑھا

تھا : اسے بوبہرہ جس بستی والے روزانہ مجھ پر سوا بھی درود پاک نہ پڑھیں تو اس
بستی سے بھاگ جا کیونکہ اس بستی پر عذاب آنے والا ہے اوکسا قال -

والله تعالیٰ الموفق لما یحب ویرضی -

حدیث ۱۸۹ : عن ام الس ابنه حسين بن علي عن ابيه

رضي الله تعالى عنهم قال قالوا للنبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم

يا رسول الله ارايت قول الله عزوجل ان الله وملائكته يصلون

على النبي فقال عليه الصلاة والسلام ان هذا من العلم المكنون ولو لا

انكم سألتموني عنه ما اخبركم ان الله عزوجل وكل بي ملكين فلا

اذكر عند عبد مسلم فيصلي على اذ قال ذاك الملكان غفر الله لك و

قال الله تعالى وملائكته جوابا لذينك الملكين امين وفي لفظ اخر

عند بعضهم وذاد ولا اذكر عند عبد مسلم فلا يصلي على اذ قال ذاك

الملكان لا غفر الله لك وقال الله عزوجل وملائكته جوابا لذينك الملكين

امين - (القول البديع ص ۱۱۶)

سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شانہ زادہ سیدہ ام الس رضی اللہ تعالیٰ عنہا

نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ

آیت پاک ان الله وملائكته الخ کے متعلق کچھ فرمائیے، تو فرمایا یہ ایک پوشیدہ علم سے ہے،

اگر تم نہ پوچھتے تو میں نہ بتاتا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ دو فرشتے مقرر کیے ہیں،

جب میرا ذکر پاک کسی مسلمان کے پاس ہوتا ہے اور مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو وہ دونوں فرشتے

کہتے ہیں اللہ تعالیٰ تجھے بخش دے۔ فرشتوں کی اس دعا پر اللہ تعالیٰ اور دوسرے باقی فرشتے کہتے ہیں

آمین! ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ فرمایا جب میرا ذکر پاک کسی مسلمان کے پاس ہوتا ہے

اور وہ مجھ پر درود پاک نہیں پڑھتا تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں اللہ تعالیٰ تیری مغفرت نہ کرے

تو اس دعا پر بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے سارے فرشتے کہتے ہیں آمین!

اللهم صل على النبي المختار والمحبيب سيد الابرار وعلى

آله واصحابه اولى الابدی والابصار۔

متفرق

حدیث ۹۰: قال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم من

عسرت علیہ حاجۃ فلیکثر من الصلۃ علی فانہا تکشف الهموم
والغوم والکروب وتکثر الاذواق وتقضى الحوائج (دلائل الخیرات کا نثری مطالعہ)
درزہ الثانی ص ۳۱

جو شخص کسی پریشانی میں مبتلا ہو، وہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے، کیونکہ درود پاک
پریشانیوں، دکھوں اور مصیبتوں کو لے جاتا ہے، رزق بڑھاتا ہے اور حاجتیں بر لاتا ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ وسلم

حدیث ۹۱: عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال

ان البداء موقوف بین السماء والارض لا یصعد من شیء حتی
تصلی علی نبیک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (رواہ الترمذی، مشکوٰۃ شریف)
سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا دُعا زمین و آسمان کے درمیان روک دی
جاتی ہے جب تک کہ حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک نہ پڑھے اور نہیں پڑھ سکتی۔

وصلی اللہ علی نور کزورشہ نور! پیدا زمین در حب اوساکن عرش و عشق اوشیدا

حدیث ۹۲: عن بعض الصحابة رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین انہ

قال ما من مجلس یصلی فیہ علی سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الا قامت منہ دایمۃ طیبۃ حتی تبلغ عنان السماء فتقول الملائکۃ

سدا عجس صلی فیہ علی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

(دلائل الخیرات ص ۱۳ سعادت الدارین ص ۱۳)

بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا جس مجلس میں سید العالمین رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھا جاتا ہے۔ اس مجلس سے ایک نہایت پاکیزہ خوشبو ہکتی ہے جو کہ آسمانوں کی بلندیوں تک جاتی ہے۔ اس پاکیزہ خوشبو کو جب فرشتے محسوس کرتے ہیں، تو کہتے ہیں زمین پر کسی مجلس میں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھا جا رہا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم واصحابہ واولیاء امتہ وعلماؤ ملتہ الی یوم الدین۔ فالحمد للہ رب العالمین۔

اس حدیث پاک کی شرح میں بعض عشاق نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم الطیب الطاہرین اور اطہر الطاہرین ہیں، لہذا جب کسی مجلس میں حضور کا ذکر شریف ہوتا ہے اور درود پاک پڑھا جاتا ہے تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم واصحابہ وسلم کی خوشبو مبارک کی وجہ سے وہ مجلس معطر ہو جاتی ہے اور اس کی خوشبو آسمانوں تک پہنچتی ہے اور اس خوشبو مبارک کو اولیائے کرام جنہوں نے ملکوت کا مشاہدہ کیا ہے وہ بھی اس پاکیزہ خوشبو کا ادراک کر لیتے ہیں جیسے کہ فرشتے کر لیتے ہیں اور بعض اولیاء کاملین جب اللہ تعالیٰ کا اور اس کے پیارے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر پاک کرتے ہیں تو ان کے سینہ سے ایسی خوشبو ہکتی ہے جو کہ سنوری اور عنبر سے بھی بہترین ہوتی ہے، لیکن ہمارے ذوق ووجدان دنیا کی حرص و ہوا کی وجہ سے بدل چکے ہیں، اس لیے ہم اس نعمت سے محروم ہیں جیسے کہ وہ مریض جس کو صفراء کے غلبے کی وجہ سے ہر میٹھی چیز کڑوی معلوم ہوتی ہے۔ تو وہ کڑواہٹ اس میٹھی چیز میں نہیں، بلکہ مریض میں موجود ہے۔ یوں ہی یہ حجاب بھی ہماری طرف سے ہماری غفلت کی وجہ سے ہے۔ (معاذہ الذارین ص ۱۴۳)

بلغ العلیٰ بحالہ کشف الذبی بحالہ

صنعت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

حدیث ۱۹۳: عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قال ایسا رجل

مسلم لم تکن عندہ صدقة فلیقل فی دعائہ اللہم صل علی

محمد عبدک ورسولک وصل علی المؤمنین والمؤمنات

والمسلمین والمسلمات فانہا ذکاة وقال لا یشبع المؤمن

خیرا حتی تکن منہا الجنة۔ (القول البدیع ص ۱۲۱۔ الترغیب والترہیب ص ۲۵۷)

رسول اکرم رُوحِ دو عالم شفیعِ معظمؐ نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جس مسلمان کے پاس کوئی چیز ایسی نہ ہو کہ وہ صدقہ کر سکے، تو وہ یوں کہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَصَلِّ

عَلٰی الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔

تو یہ اسل کا صدقہ (ذکوة) ہوگا اور فرمایا تو من شیئی سے سیر نہیں ہوتا

حتیٰ کہ جنت پہنچ جائے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبِ سیدنا محمدؐ وعلی آلہ وسلم

حدیث ۱۹۴: روى عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

انہ قال لعائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا یا عائشة لاتمامی حتی

تعملی اربعة اشیاء حتی تختتم القرآن وحتی تجعلی الدنیا لك

شفیعاً یوم القیامة وحتی تجعلی المسلمین راضین عنک

وحتی تجعلی حجة وعمرۃ فدخل علیہ الصلوة والسلام

فی الصلوة فبقیت علی فراشی حتی اتم الصلوة فلما اتمها

قلت یا رسول اللہ فذاک ابی وأتی امرتین باریعة اشیاء علا قد

فی هذه الساعة ان افعلها فتبسم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و

الہ وسلم قال اذا قرأت قل هو الله احد ثلاثا فكانت ختم القرآن

واذا صليت على وعلى الانبياء من قبل فقد صرنا لك شفعا

يوم القيامة واذا استغفرت للمؤمنين يرضون عنك واذا قلت

سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر

فقد مجبت واعتبرت - (درة النعمين مصری عربی ص ۸)

سیدنا سرور دو عالم خیر آدم و بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا! سونے سے پہلے چار کام کر لیا کرو۔ سونے سے پہلے

قرآن کریم ختم کیا کرو اور انبیاء کرام کو اپنے لیے قیامت کے دن کے لیے شفیع بنا دو

مسلمانوں کو اپنے سے راضی کرو اور ایک حج و عمرہ کر کے سو یہ فرما کر حضرت مصطفیٰ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے نماز کی نیت باندھ لی۔ سیدتنا ام المومنین

صدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے، تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ

آپ پر فدا ہوں۔ آپ نے مجھے اس وقت چار کام کرنے کا حکم دیا ہے جو کہ میں اس

وقت نہیں کر سکتی تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قسم فرمایا اور فرمایا

اے عائشہ! جب تو قل هو الله تین مرتبہ پڑھے گی تو تو نے گویا قرآن کریم

ختم کر لیا اور جب تو مجھ پر اور مجھ سے پہلے نبیوں پر درود پاک پڑھے گی تو ہم سب

تیرے لئے قیامت کے دن شفیع ہوں گے اور جب تو مومنوں کے لیے استغفار

کرے گی تو وہ سب تجھ سے راضی ہو جائیں گے اور جب تو کہے گی،

سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر۔ تو تو نے

حج و عمرہ کر لیا۔ اللهم صل على حبیبك المكرم ورسولك المحترم

ونبیك المعظم وعلى آله واصحابه وبارک وسلم۔

حدیث ۹۵ : انا اول الناس غروجا اذ بعثوا وانا قائدهم

اذا جمعوا وانا خطيبهم اذا صمتوا وانا شفيعهم اذا حوسبوا

انا مبشرهم اذا ائیسو واللواء الکرم یومئذ یدى و

مفاتیح الجنان یدى وانا اکرم ولد ادم على ربى ولا فخر

یظرف على الف خادم کانهم لؤلؤ مکنون وما من دعاء الا

بینہ و بین السماء حجاب حتى یصلی على فاذا صل على انحرق

المحجاب وصعد الدعاء - (سعاده الدارین ص ۷۷)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب لوگ قبروں سے نکلیں

گے، تو میں سب سے پہلے نکلوں گا اور جب لوگ جمع ہوں گے، تو میں ان کا قائد

ہوں گا اور جب سب خاموش ہو جائیں گے، تو میں ان کا خطیب ہوں گا اور جب

لوگ حساب کے لیے پیش ہوں گے، تو میں ان کا شفیع ہوں گا اور جب سب

نا امید ہوں گے، تو میں ان کو خوشخبری سناؤں گا اور کرامت کا جھنڈا اس دن میرے

ہاتھ میں ہوگا اور جنت کی چابیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی اور میری عزت برابر الہی

میں سب بنی آدم سے زیادہ ہوگی اور میں فخر سے نہیں کہتا۔ میرے گرد اگر دہزار خادم

پھریں گے جیسے کہ وہ موتی ہیں چھپائے ہوئے اور کوئی دعا نہیں مگر اس کے اور کسم

کے درمیان ایک حجاب (پردہ۔ رکاوٹ) ہے تاوقتیکہ مجھ پر درود پاک پڑھ لیا جائے

اور جب کہ درود پاک پڑھ لیا جائے تو وہ پردہ پھٹ جاتا ہے اور دعا اوپر کی

طرف قبولیت کیلئے چڑھ جاتی ہے۔

اللهم صل وسلم على حبيبك محمد وعلى آله واصحابه وسلم

مولای صل وسلم دائماً ابداً

على حبيبك خیر الخلق کلهم

حدیث ۹۶: عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه

قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم لا تجعلوني

كقدح الواكب قيل وما قدح الواكب قال ان المسافر اذا

فرغ من حاجة صب في قدحه ماءً فان كان اليه حاجة فوضاً

منه او شربة والادهرقه اجعلوني في اول الدعاء واسطه

والخيرة - (سعادة الدارين ص ۷۷)

رسول اکرم شفیع اعظم رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم مجھے

مسافر کے پیالے کی طرح نہ بنالو۔ دربار نبوت میں عرض کیا گیا حضور مسافر کا پیالہ کیسے

ہوتا ہے تو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مسافر جب ضروریات سے

فارغ ہوتا ہے تو وہ اس پیالہ میں پانی ڈال دیتا ہے۔ زان بعد اگر اسے ضرورت

محسوس ہوتی، تو اس سے پانی پی لیا، ورنہ پانی کو گرا دیتا ہے۔ تم ایسا نہ کرو، بلکہ

جب دعا مانگو تو اس کے شروع میں بھی مجھے رکھو اور درمیان میں اور آخر میں بھی

صلی اللہ علی النبی الامی الکویر وعلی الہ واصحابہ وسلم

فائدہ ۷۸: جب رب العالمین سے دعا مانگو تو بغیر وسیلہ کے نہ مانگو، بلکہ

بار بار اس کے دربار میں اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا

وسیلہ پیش کرو اور درود پاک پڑھو۔

ہر کہ سازد ورد و جاں صل علی حاجت دارین اوگر درود زوا

حدیث ۹۷: عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

اذا سئلتم الله حاجة فابدؤا بالصلوة علی فان الله تعالیٰ

اکرم من ان یسأل حاجتین فیقضى احدھما ویرد

الآخری - (نزہۃ المجالس ص ۷۷)

رسول خدا سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ جب تم اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگو، تو پہلے درود پاک پڑھو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کریم ہے۔ اس کے کرم سے یہ بات بعید تر ہے کہ اس سے دو دعائیں مانگی جائیں تو وہ ایک کو قبول کر لے اور دوسری کو رد کر دے۔

فائدہ ۴ : درود پاک بھی دُعا ہے اور بزرگانِ دین کا یہ فیصلہ ہے کہ ہر عبادت مقبول بھی ہو سکتی ہے اور مردود بھی سوا درود پاک کے کہ درود پاک کبھی رد نہیں ہوتا تو جب درود پاک دُعا کے ساتھ مل جائے گا تو اللہ کریم درجیم کے کرم و فضل سے یہ امید نہ رکھو کہ وہ درود پاک کو دُعا سے الگ کر کے اسے تو قبول کر لے اور دوسری دعا کو رد کر دے، بلکہ درود پاک کی برکت سے وہ دُعا بھی قبول ہو جاتی ہے، اگرچہ اس کا اثر و انجام کسی بھی رنگ میں ظاہر ہو۔

اللهم وبنالك الحمد حمدا كثيرا طيبا مباركا
فيه اللهم صل وسلم وبارك على رسولك
المصطفى ونبيك المجتبي وجيدك المرتضى وعلى
آله واصحابه الى يوم الجزاء والحمد لله رب العلمين۔

حدیث ۹۸ : عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال النبی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کل دعاء محبوب حتی یصلی
على النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم - (سعادة الدارين ص ۳۱)
نور مجسم سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر دعا روک دی جاتی ہے
تا وقتیکہ نبی اکرم رُوح دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک نہ پڑھا جائے۔
اللهم صل وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آله و
اصحابه بعدد كل ذرة مائة الف الف مرة

حدیث ۹۹ : انکم تعرضون علیٰ باسماکم وسمیاءکم

فاحسنوا الصلوة علی - (سعادة الدارين ص ۲۶)

تم مجھ پر اپنے ناموں کے ساتھ اور اپنے چہروں کے ساتھ پیش کیے جاتے ہو،
لہذا تم مجھ پر اچھے طریقے سے درود پاک پڑھا کرو۔

اللهم صل علی سیدنا و مولانا محمد النبی الامی الکریم الامین
و علی الہ واصحابہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا۔

حدیث ۱۰۰ : من سلم علی عشا فکانہا اعتق رقبة۔

(سعادة الدارين ص ۲۷)

رسول اکرم نبی محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر
کس بار درود سلام پڑھا، گویا اس نے غلام آزاد کیا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الکریم و علی الہ واصحابہ وسلم تسلیما
حدیث ۱۰۱ : من صلی علی صلاة واحدة صلی اللہ علیہ

عشرا ومن صلی علی عشا صلی اللہ علیہ مائة ومن صلی علی

مائة صلی اللہ علیہ الفاً ومن صلی علی الفاً زاحمت

کتفہ کتفی علی باب الجنة - (سعادة الدارين ص ۲۸) القول البدیع ص ۲۸

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر ایک بار
درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس بار
پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درود پاک پڑھے
اللہ تعالیٰ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر ہزار بار درود پاک پڑھے
جنت کے دروازے پر اس کا کندھا میرے کندھے کے ساتھ چھو جائے گا۔

ہر کہ باشد عامل صلوات مدام آتش دوزخ شود برے حرام

اللهم صل وسلم وبارك على النبي المصطفى والجبیب
المجتبى والرسول المرتضى وعلى آله واصحابه
بعدد كل ذرة مائة الف الف مرة -

حدیث ۱۰۲: ان الله لينظر الى من يصلى على ومن

نظر الله اليه لا يحد به ابدا - (كشف الغمہ ص ۳۹)

بے شک اللہ تعالیٰ اس بندے پر نظر رحمت فرماتا ہے جو محمد پر درود پاک پڑھے
اور جس پر اللہ تعالیٰ رحمت کی نظر کرے، اسے کبھی بھی عذاب نہ دے گا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم وعلی آله واصحابہ وبارک وسلم ابدا

حدیث ۱۰۳: ذیتوا مجالسکم بالصلاة على النبي صلى الله تعالى

عليه وآله وسلم وبذكر عمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنه (كشف الغمہ)
تم اپنی مجلسوں کو محمد پر درود پاک پڑھنے اور عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذکر خیر
سے مزین کرو۔

اللهم صل وسلم وبارك على جيبك المصطفى وعلى آله
واصحابه وعلى جميع الانبياء والمرسلين -

حدیث ۱۰۴: من قال اللهم صل على روح محمد

في الارواح وعلى جسده في الاجساد وعلى قبره في القبور

واني في منامه ومن داني في منامه واني يوم القيامة ومن داني

يوم القيامة شفعت له ومن شفعت له شوب من حوضي و

حرم الله جسده على النار (كشف الغمہ ص ۳۹) - القول البدیع ص ۳۳

جو شخص یہ درود پاک پڑھے : اللہم صل علی روح محمد

فی الارواح وعلی جسده فی الاجساد وعلی قبره فی القبور

اس کو خواب میں میری زیارت ہوگی اور جس نے خواب میں مجھے دیکھا وہ مجھے قیامت کے دن بھی دیکھے گا اور جو مجھے قیامت کے دن دیکھے گا میں اس کی شفاعت اور میں جسکی شفاعت کروں گا وہ عوض کوثر سے پانی پئے گا اور اسکے جسم کو اللہ تعالیٰ منیٰ پر صرا کر دیگا

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ و اصحابہ وسلم

حدیث ۱۰۵: وكان النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم

يقول ان الله تعالى جعل لامتى فى الصلاة على افضل الدرجات -

(كشف النعمہ ص ۲۴)

رسول اکرم شفیع معظم رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے، باتحقیق اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لیے مجھ پر درود پاک پڑھنے میں بہترین درجے مخصوص کر رکھے ہیں۔

مولای صل وسلم دائماً ابداً علی حبیبک خیر الخلق کلہم

حدیث ۱۰۶: اقرب ما یكون احدکم منی اذا ذکرنی

وصلی علی۔ (كشف النعمہ ص ۲۴)

تم میں سے کوئی میرے زیادہ قریب اس وقت ہوتا جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے۔

اللهم صل علی حبیبک النبی الامی الکوم الامین وعلی آلہ و

اصحابہ وازواجہ الطاهرات المطہرات امہات المؤمنین وذریۃ اجمعین

حدیث ۱۰۷: من صل علی طہر قلبہ من الشقاق

کما یطہر الثوب الماء۔ (كشف النعمہ ص ۲۴)

جو مجھ پر درود پاک پڑھے تو درود پاک اس کا دل تفاق سے یوں پاک کر دیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔

صلی اللہ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم
حدیث ۱۰۸ : من قال صلی اللہ علی محمد فقد فتح علی نفسه

سبعین بابا من الرحمة والقی اللہ محبتہ فی قلوب الناس فلا
یغضنه الا من فی قلبہ نفاق - (کشف الغمہ ص ۲۶۲)

جس نے مجھ پر درود پاک پڑھا، بیشک اس نے اپنی ذات پر رحمت کے ستر
دروازے کھول لیے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دیتا ہے
لہذا اس کے ساتھ وہی شخص بغض رکھے گا جس کے دل میں نفاق ہو گا۔

اللهم صل وسلم وبارک علی سید السادات ومبیع البرکات
وعلی آلہ واصحابہ اجمعین - فالحمد لله رب العالمین
حدیث ۱۰۹ : من لم یصل علی فلا ین له (کشف الغمہ ص ۲۶۲)

جس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا، اس کا کوئی دین نہیں ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم
حدیث ۱۱۰ : کان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول لا وضو لمن
لم یصل علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (کشف الغمہ ص ۲۶۲)
جس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا، اس کا وضو نہیں ہے۔

اللهم صل وسلم وبارک علی رسولک المصطفیٰ ونبیک المجتبیٰ
المحب الطیبین اطہر الطاہرین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین
حدیث ۱۱۱ : الدعاء بین المصلحتین لا یدر بہہ المال (ص ۲۶۲)

وہ دعا جو کہ دو درودوں کے درمیان ہو، وہ رو نہ کی جائے گی۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ
الطہرات المطہرات امہات المؤمنین ذریتہ اجمعین وبارک وسلم اہل

دوسرا باب

اقوال مبارکہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَى حَبِيبِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

اللہ تعالیٰ جل جلالہ عم نوابہ کا فرمان

۱۱، اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی بھیجی فرمایا اے میرے پیارے کلیم! اگر دنیا میں میری حمد کرنے والے نہ ہوتے تو میں بارش کا ایک قطرہ بھی آسمان سے نازل نہ کرتا اور نہ ہی زمین سے ایک دانہ ٹک پیدا ہوتا اور بھی بہت سی چیزیں ذکر فرمائیں۔ یہاں تک کہ فرمایا اے میرے پیارے نبی! کیا آپ چاہتے ہیں کہ میرا قرب آپکو نصیب ہو جیسے کہ آپ کے کلام کو آپ کی زبان کے ساتھ قرب ہے اور جیسے کہ آپ کے دل کے خطرات کو آپ کے دل کے ساتھ قرب ہے اور جیسے کہ آپ کی جان کو آپ کے جسم کے ساتھ قرب ہے اور جیسے کہ آپ کی نظر کو آپ کی آنکھ کے ساتھ قرب ہے موسیٰ علی نبیا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی ہاں! یا اللہ میں ایسا قرب چاہتا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تو یہ چاہتا ہے تو میرے حبیب محمد مصطفیٰ پر درود پاک کی کثرت کرو۔ (القول البدیع ص ۱۳۲) (سعادۃ الدارین ص ۸۷)

(معارض النبوة ص ۳۰۷ مقاصد السالکین ص ۵۲)

(۲) مسالک الخفا میں ہے اللہ تعالیٰ نے مرسىٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی بھیجی، اسے مرسىٰ کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو قیامت کے دن کی پیاس نہ لگے۔ عرض کی۔ یا اللہ، تو ارشاد باری ہوا۔ اے پیارے کلیم میرے حبیب پر درود پاک کی کثرت کر۔ (القول البدیع ص ۱۲) (سعادة الدارين ص ۸۷)

(۳) جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا فرمایا تو آپ نے آنکھ کھولی اور عرش پر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی لکھا دیکھا۔ عرض کی یا اللہ تیرے نزدیک کوئی مجھ سے بھی زیادہ عزت والا ہے فرمایا اس نام والا پیارا حبیب جو کہ تیری اولاد میں سے ہر گاہ وہ میرے نزدیک پہنچے گا بھی مکرم ہے اے پیارے آدم اگر میرا حبیب جس کا یہ نام مبارک ہے نہ ہوتا تو نہ میں آسمان پیدا کرتا نہ زمین نہ جنت نہ دوزخ پھر جب اللہ تعالیٰ نے حضرت خوا کو آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا فرمایا اور آدم علیہ السلام نے دیکھا اور اس وقت اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے جسم اطہر میں شہوت بھی پیدا فرمادی تھی آدم علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ یہ کون ہے فرمایا یہ تو ہے۔ عرض کی یا اللہ اس کے ساتھ میرا نکاح کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ پہلے اس کا مہر دو۔ عرض کی یا اللہ اس کا مہر کیا ہے فرمایا جو عرش پر نام نامی لکھا ہے اس نام والے میرے حبیب پر دس مرتبہ درود پاک پڑھو۔ عرض کی یا اللہ اگر درود پاک پڑھوں تو حوا کے ساتھ

میرا نکاح کر دے گا۔ فرمایا ہاں تو حضرت آدم علیہ نبیاً وعلیہ الصلوٰۃ
والسلام نے درود پاک پڑھا اور اللہ تعالیٰ نے ان کا حضرت حرا کے
ساتھ نکاح کر دیا لہذا حضرت حرا کا مہر حبیب پاک پر درود پاک ہے
صلی اللہ تعالیٰ علی حبیب سیدنا محمد وآلہ وسلم (سعادة الدارين ص ۸۸)
افضل الخلق بعد الانبياء

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مبارک

(۴) ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا گناہوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسے
کہ پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر سلام
بھجنا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے غلام آزاد کرنے سے افضل ہے اور
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت کرنا اللہ کی راہ
میں تلوار چلانے اور جانیں قربان کرنے سے افضل ہے۔ (القول البدیع
ص ۱۲) سعادة الدارين ص ۸۸۔

اُم المؤمنین حبیبہ حبیب رب العالمین

صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قول مبارک

(۵) مجلسوں کی زینت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک
ہے لہذا مجالس کو درود پاک سے مزین کرو (سعادة الدارين ص ۸۸)
سیدنا ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی
(۶) آپ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا

یہ جنت کا راستہ ہے۔ سعادت الدارین ص ۸۷۔

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی

(۷) سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت زید بن حبیب سے فرمایا کہ جب جمعہ کا دن آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہزار مرتبہ درود پاک پڑھنا ترک نہ کرو (القول البدیع ص ۱۹۰) سعادت الدارین ص ۸۷۔

حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان

(۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ درود پاک پڑھنا درود پاک پڑھنے والے کو اور اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کو رنگ دیتا ہے (سعادت الدارین ص ۸۹)

حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی

(۹) حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے فرمان جاری کیا کہ جمعہ کے دن علم کی اشاعت کرو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک کی کثرت کرو (سعادت الدارین ص ۸۹) القول البدیع ص ۱۹۰

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد مبارک

(۱۰) فرمایا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ (سعادت الدارین ص ۸۹)

سیدنا ام زین العابدین جگر گوشہ شہید بلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی

(۱۱) امام عالی مقام ام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔
اہلسنت وجماعت کی علامت اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک کی کثرت کرنا ہے۔ (سعادة الدارين ص ۸۵)

سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان عالی

(۱۲) آپ نے فرمایا کہ جب جمعرات کا دن آتا ہے تو عصر کے وقت
اللہ تعالیٰ آسمان سے فرشتے زمین پر اتارتا ہے ان کے پاس چاندی
کے درق اور سونے کے قلم ہوتے ہیں جمعرات کی عصر سے لے کر
جمعہ کے دن غروب آفتاب تک زمین پر رہتے ہیں اور وہ نبی اکرم
شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنے والوں کا درود پاک
لکھتے ہیں (سعادة الدارين ص ۸۹ القول البدیع ص ۱۹۵)

سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی

(۱۳) فرمایا میں اس چیز کو محبوب رکھتا ہوں کہ انسان ہر حال میں
درود پاک کثرت سے پڑھے (سعادة الدارين ص ۸۹)

حضرت ابن نعمان رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک

۱۴ فرمایا کہ اہل علم کا اس پر اجماع (اتفاق) ہے کہ رسول اکرم نبی غم
صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنا سب عملوں سے افضل ہے۔

اور اس سے انسان دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی کامیابیاں حاصل کر لیتا ہے (سعادة الدارين ص ۸۹)

حضرت علامہ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کا ایمان فہرہ ارشاد

(۱۵) فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرنا یہ ایمان کا راستہ ہے اور یہ بھی مستم کہ تعظیم کا درجہ محبت سے بھی بالاتر ہے۔ لہذا ہم پر لازم ہے کہ جیسے غلام اپنے آقا کی یا بیٹا اپنے باپ کی تعظیم و توقیر کرتا ہے اس سے بھی بدرجہا زیادہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کریں پھر اس کے بعد آپ نے آیات و احادیث مبارکہ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طریقے ذکر فرمائے جو کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال تعظیم و توقیر پر دلالت کرتے ہیں۔ اور فرمایا یہ ان حضرات کا حصہ تھا جو سر کی انگوٹھوں سے حضور کا مشاہدہ کرتے تھے اور آج تعظیم و توقیر کے طریق میں یہ بھی ہے کہ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر پاک ہماری ہو تو ہم صلوٰۃ و سلام پڑھیں پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بھی دُعا بھیجتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے بھی۔ حالانکہ فرشتے شریعت مطہرہ کے پابند نہیں ہیں تو وہ درود پاک پڑھ کر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں۔ لہذا ہم ان فرشتوں سے زیادہ اولیٰ، حق۔ احسنیٰ، اخلق ہیں کہ درود پاک پڑھیں اور قرب حاصل کریں۔ (ملخصاً سعادة الدارين ص ۸۹)

غوثوں کے غوث مجرب سبحانی قطب ربانی غوث اعظم جیلانی قدس سرہ

کارشادگرامی

(۱۶) آپ نے فرمایا۔ علیکم بلزوم المساجد و کثرة الصلوة علی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم۔
یعنی اپنے ایمان والو تم مسجدوں اور اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ
علیہ وسلم پر درود پاک کو لازم کر لو۔ (فتح ربانی ص ۱۲)

حضرت عارف صاوی رضی اللہ عنہ کارشادگرامی

(۱۷) فرمایا کہ درود پاک انسان کو بغیر شیخ (مرشد) کے اللہ تعالیٰ تک
پہنچا دیتا ہے کیونکہ باقی اذکار (ورد وظائف) میں شیطان
دخل اندازی کر لیتا ہے اس لیے مرشد کے بغیر چارہ نہیں لیکن
درود پاک میں مرشد خود سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہیں لہذا شیطان دخل اندازی نہیں کر سکتا (سعادة الدارين ص ۹)
علامہ حافظ شمس الدین سخاوی رحمہ اللہ کا قول مبارک

(۱۸) امام سخاوی نے بعض بزرگوں سے نقل فرمایا۔ ایمان کے راستوں
میں سے سب سے بڑا راستہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم پر درود پاک پڑھنا ہے۔ محبت کے ساتھ اور ادائے حق
کی خاطر اور تعظیم و توقیر کے لئے اور درود پاک پر مواظبت و مشغول
کرنا یہ ادائے شکر ہے۔ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شکر
ادا کرنا واجب ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم پر

بڑے بڑے انعام ہیں۔ رسولِ مکرم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہماری دوزخ سے نجات کا سبب ہیں وہ ہمارے جنت میں جانے کا ذریعہ ہیں وہ ہمارے معمولی معمولی عملوں سے فوزِ عظیم حاصل کر لینے کا ذریعہ ہیں وہ ہمارے شاندار اور بلند ترین مراتب حاصل کر لینے کا ذریعہ ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) سعادة الدارين ص ۹

علامہ اقلیشی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا قول مبارک

(۱۹) فرمایا کہ وہ کونسا وسیلہ شفاعت ہے اور کون سا محل ہے جو زیادہ نفع دینے والا ہو اس ذات والاصفات پر درودِ پاک پڑھنے سے جس ذات بابرکات پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں بس اس ذات والاصفات پر درودِ پاک پڑھنا نورِ اعظم ہے اور یہ وہ تجارت ہے جس میں خسارہ نہیں اور درودِ پاک پڑھنا اولیائے کرام کے لیے صبح و شام کی عادت بن چکی ہے۔ اے میرے عزیز تو درودِ پاک کو مضبوط پکڑ لے اس کی برکت سے تیرا غیب پاک ہوگا اور تیرے عمل پاکیزہ ہوں گے اور تو انتہائی امیدوں کو حاصل کر لے گا اور تو قیامت کے دشوار ترین دن کے ہولوں سے امن میں رہے گا (سعادة الدارين ص ۹) القول المبدی ص ۱۳۶

حضرت علامہ عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا قول مبارک

(۲۰) فرمایا اے میرے عزیز تو اس ذات پر درودِ پاک کی کثرت کر جو سید السادات (سارے سرداروں کے سردار) ہیں جو سعادتوں کی

کان ہیں کیونکہ اس ذات والاصفات پر درود پاک پڑھنا خوشیوں کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور نفیس ترین رحمتوں کے حاصل کرنے اور ہر نقصان پہنچانے والی چیز سے بچنے کا ذریعہ ہے اور تیرے لیے ہر درود پاک کے بدلے زمین و آسمان کے مالک کی طرف سے دس رحمتوں کا نذر دل اور دس گنا ہوں کا مٹانا اور دس درجوں کے بلند کرنے کا انعام ہے اور ساتھ ہی فرشتوں کی تیرے لیے رحمت و بخشش کی دعائیں شامل ہیں۔ (سعادة الدارين ص ۹)

عارف باللہ سیدنا امام شعرانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد مبارک

(۲۱) فرمایا کہ ہم سے رسول اکرم شیخ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے عہد لیا گیا ہے کہ ہم صبح و شام حضور کی ذات بابرکات پر درود پاک کی کثرت کریں اور یہ کہ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو درود پاک پڑھنے کا اجر و ثواب بتائیں اور ہم ان کو سیدہ و عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و عظمت کے اظہار کے لئے درود پاک پڑھنے کی پوری رغبت دلائیں اور اگر مسلمان بھائی روزانہ صبح و شام ہزار سے دس ہزار بار درود پاک پڑھنے کا ورد بنالیں تو یہ سارے عملوں سے افضل ہوگا اور درود پاک پڑھنے والے کو چاہیے کہ وہ با وضو ہو اور حضور قلب کے ساتھ پڑھے کیونکہ یہ بھی مناجات ہے نماز کی طرح۔ اگرچہ اس میں وضو شرط نہیں ہے نیز فرمایا کہ درود پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور حضور جیسا

کائنات میں کوئی اور نہیں ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں صاحبِ حل و عقد اور صاحبِ بسط و کشاد (مختار) بنایا ہو۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم لہذا جو شخص اس آقا کی صدق و محبت کے ساتھ خدمت کرے (درود پاک پڑھے) اس کے لئے بڑوں بڑوں کی گردنیں جھک جاتی ہیں اور سب مسلمان اس کی عزت کرتے ہیں جیسے کہ پادشاہوں کے مقبول کے بارے میں مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ پھر فرمایا کہ شیخ نور الدین شرنی رحمۃ اللہ علیہ روزانہ دس ہزار بار درود پاک پڑھا کرتے تھے اور شیخ احمد زواوی رحمۃ اللہ علیہ روزانہ چالیس ہزار بار درود پاک پڑھا کرتے تھے۔ (سعادة الدارين ص ۹۱)

سید ابوالعباس تنجانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی

۲۲) فرمایا جب کہ نبی اکرم حبیبِ محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا ہر خیر کی چابی ہے۔ عنیدب و معارت کی چابی ہے انوارِ واسرار حاصل کرنے کی چابی ہے توجہ شخص اس سے الگ ہو گیا وہ کٹ گیا اور دھنکارہ گیا۔ اس کو اللہ تعالیٰ کے قرب سے کچھ حصہ نہیں ہے۔ (سعادة الدارين ص ۹۲)

نیز آپ نے کسی مرید کی طرف بطور نصیحت خط لکھا تو اس میں فرمایا اللہ تعالیٰ کے ذکر میں سے وہ ذکر جس کا فائدہ بہت بڑا ہے اور جس کا پھل بڑا میٹھا ہے جس کا انجام شاندار ہے وہ ہے اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا،

حضرت قلب کے ساتھ کیونکہ درود پاک دنیا و آخرت کی ہر خیر کا
جالب (کھینچنے والا) ہے اور ہر شر کا دافع ہے اور جس نے یہ نسخہ
استعمال کر لیا وہ اللہ تعالیٰ کے بڑے بڑے دوستوں میں سے
ہر گنا (سعادة الدارين ص ۹۲)

حضرت خواجه عطا اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی

(۲۳) فرمایا کہ جو شخص (قلبی) نماز روزہ نہیں کر سکتا تو چاہیے کہ وہ
کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
پر کثرت سے درود پاک پڑھے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے جو کوئی مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے اس پر اللہ تعالیٰ
دس درود بھیجتا ہے۔ تو اگر انسان عمر بھر کساری نیکیاں بجالائے
اور ادھر ایک بار حبیب خدا نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر درود پاک پڑھے تو یہ ایک بار کا درود پاک عمر بھر کی ساری
نیکیوں سے وزنی ہوگا۔ کیونکہ اسے عزیز تر ان پر درود پاک پڑھے
گا اپنی وسعت کے مطابق اور اللہ تعالیٰ جل شانہ تجھ پر رحمت
بھیجے گا اپنی شانِ ربوبیت کے مطابق اور یہ اس وقت ہے کہ وہ
ایک کے بدلے ایک بھیجے اور اگر وہ ایک بدلے دس بھیجے تو کر کن
انازہ کر سکتا ہے (سعادة الدارين ص ۹۳)

والحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على جسيم سيدنا
محمد وعلى آله واصحابه وازواجه الطاهرات المطهرات امهات
المؤمنين وذرياتہ الى يوم الدين۔

امام محمد علامہ قسطلانی شارح صحیح بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک

فرمایا کہ اس مجرب کریم اور رسولِ عظیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
و اصحابہ وسلم کا سب سے اولیٰ و اعلیٰ افضل، اکمل، اجملی و اشرفیٰ ازہر
انور ذکر پاک آپ کی ذات پاک پر درود دھپاک پڑھنا ہے۔
(سعادت الدارین ص ۹۴)

اللهم ارزقنا هذا في كل وقت وحين يا رب العالمين والصلاة والسلام على
جبريل ورسوله ولأولي عرشه وزينته فرشته وقاسم رزقه وسيد خلقه و
مهبط وحيه وعلى آله واصحابه وبارك وسلم.

حضرت شاہ عبدالرحیم والد ماجد شاہ ولی احمد دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک

(۲۵) آپ نے فرمایا: مجاہد بنائے، ماحد بنائے (القول الجمیل عربی ص ۱۳)
یعنی ہم نے جو کچھ بھی پایا ہے (خواہ وہ دنیاوی نعمات ہوں خواہ
اخروی) سب کا سب درود پاک کی برکت سے پایا ہے۔

سیدی المحرم حضرت علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی

(۲۶) فرمایا جس کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو تو وہ ہزار مرتبہ پوری توبہ کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۲۲۲)

بیکر عشق و محبت علامہ یوسف بن اسماعیل عنہما فی علیہ الفضل الربانی کا قول مبارک

(۲۷) آپ نے نقل فرمایا کہ درود پاک الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدنی
یا رسول اللہ قلت جنلیتی اذ رکعتی روزانہ تین سو بار دن رات میں پڑھے
اور مصیبتوں اور پریشانیوں کے وقت ایک ہزار بار پڑھے یہ حل
مشکلات کے لیے تریاق مجرب ہے (حجتہ اللہ مع العالمین ص ۲۴۲)

حضرت شیخ عبدالحزیز نقی الدین رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی

(۲۸) آپ نے تہمیل المقاصد سے نقل فرمایا کہ ساری نفل عبادتوں
سے درود پاک افضل ہے۔ (زہدۃ الناظرین ص ۲۲)

شیخ المحدثین شاہ عبدالحی محمد دہلوی قدس سرہ کا قول مبارک

(۲۹) آپ اخبار الاخیار کے اختتام پر دربار الہی میں دعا کرتے ہیں
یا اللہ میرے پاس کوئی ایسا عمل نہیں ہے جو کہ تیری درگاہ بے کس
پناہ کے لائق ہو۔ میرے سارے عمل کوتاہیوں اور فساد نیت سے
ملوث ہیں سوا ایک عمل کے وہ عمل کون سا ہے۔ وہ ہے
تیرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر
نہایت انکساری و عاجزی اور محتاجی کے ساتھ درود و سلام
کا تحفہ حاضر کرنا۔ اے میرے رب کریم وہ کون سا مقام ہے
جہاں اس درود و سلام کی مجلس کی نسبت زیادہ خیر و برکت
اور رحمت کا نزول ہو گا۔ اے میرے پروردگار مجھے سچا یقین ہے

کہ یہ (درود و سلام) والا عمل تیرے دربار عالی میں قبول ہوگا اس عمل کے رد ہو جانے یا رائیگاں جانے کا ہرگز ہرگز کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ جو اس (درود و سلام) کے دروازے سے آئے اسے اس کے رد ہو جانے کا خوف نہیں ہے۔
(اخبار الاخبار ص ۳۲۶)

فقہ ابراہیث سمرقندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مبارک

(۲۰) فرمایا اگر درود پاک کا کوئی اور فائدہ نہ ہوتا سوائے اس کے کہ اس میں شفاعت کی نذیر ہے تو بھی عقلمند پر واجب تھا کہ وہ اس سے قائل نہ ہوتا چہ جائیکہ اس میں بخشش ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے پر صلوات ہیں (تنبیہ الغافلین ص ۱۶۱)

حضرت توکل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی

(۳۱) فرمایا کہ بندہ جب عبادت اور یاد خدا میں مشغول ہوتا ہے تو اس پر فتنے اور آزمائشیں بکثرت وارد ہوتی اور درود شریف کا بڑا عمدہ خاصہ یہ ہے کہ اس کے ورد رکھنے والے پر کوئی فتنہ اور ابتلا نہیں آتا اور حفاظت الہی شامل حال ہو جاتی ہے
(ذکر خیر ص ۱۹۴)

(۳۲) نیز فرمایا کہ ہم نے دیکھا ہے کہ بلیات جب اترتی ہیں تو گھروں کا رخ کرتی ہیں مگر جب درود پاک پڑھنے والے کے گھر پہنچتی ہیں تو وہ فرشتے جو درود پاک کے خادم ہیں وہ اس

گھر میں بلاؤں کو نہیں آنے دیتے بلکہ ان کو پڑوس کے گھروں سے
بھی دور بھٹیک دیتے ہیں۔ (ذکر خیر ص ۱۹۲)

شیخ الاولیاء خواجہ حسن بصری قدس سرہ کا ارشاد مبارک

فرمایا جو شخص چاہتا ہو کہ اسے حوض کوثر سے بھر بھر کر جام پلائے
جائیں۔ وہ یوں درود پاک پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاٰلِہٖ
وَاَزْوَاجِہٖ وَاَوْلَادِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَهْلِ بَیْتِہٖمْ وَاَمَیْنِہٖمْ وَاَنْصَارِہٖمْ وَ
اَشْبَاحِہٖمْ وَنَحْوِہٖہُمْ وَعَلِیْنَا مَعَهُمُ اَجْمَعِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔
(نزهۃ المجالس ص ۱۸۱)

سیدی عبدالعزیز دباغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مبارک

(۳۴) سوال۔ جنت صرف درود پاک ہی سے کیوں وسیع ہوتی ہے
جواب۔ اس لیے کہ جنت نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے پیدا شدہ ہے۔ (الابرار ص ۵۵)

حضرت سید محمد اسماعیل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا نوالے کا ارشاد گرامی

(۳۵) آپ درود پاک کو اسم اعظم قرار دیتے تھے (خزینہ کرم ص ۶۹)
یعنی جیسے اسم اعظم سے سارے کے سارے کام ہو جاتے ہیں
یوں ہی درود پاک سے بھی سارے کے سارے کام خواہ وہ
دنیاوی ہوں خواہ اخروی پورے ہو جاتے ہیں تو ان کا بن کر تو
دیکھو اور اگر تو ان سے بیگانہ رہے اور کہتا پھرے کہ میرا فلاں
کام نہیں ہوا اور فلاں نہیں ہوا تو قصور تیرا اپنا ہے (فقیر الوسیع حفرہ)

شیخ المشائخ سید محمد بن سلیمان بزدلی رحمۃ اللہ عنہ کا ارشاد گرامی

(۳۶) دربار الہی میں عرض کرتے ہیں یا اللہ درود بھیج اس ذات پر کہ جس پر درود پاک پڑھنے سے گناہ ٹھٹھکتے ہیں یا اللہ درود بھیج اس ذات گرامی پر کہ جس ذات والا صفات پر درود پاک پڑھنے سے اولیاء کرام کے درجے حاصل ہوتے ہیں یا اللہ درود بھیج اس حبیب پر کہ جس پر درود پاک پڑھنے سے پھولوں پر بھی تیری رحمت نچاؤ رہتی ہے اور بڑوں پر بھی یا اللہ درود بھیج اس پیارے رسول پر کہ جس پر درود پاک پڑھنے سے ہم اس جہاں میں بھی ناز و نعمت میں رہیں اور اس جہاں میں بھی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

حضرت علامہ قاسمی صاحب مطالع المسرر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی

(۳۷) فرمایا اللہ تعالیٰ نے بندوں کے لیے درود پاک کو اپنی رضا اور اپنے قرب حاصل کرنے کا سبب بنایا ہے لہذا جو شخص جتنا درود پاک زیادہ پڑھے گا اتنا ہی وہ رضا اور قرب کا زیادہ حقدار ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی دوستی اور رحمت حاصل کرنے کا حقدار ہوگا اور زیادہ اس بات کا لائق ہوگا کہ اس کے سارے کام انجام پذیر ہوں اور اس کے گناہ بخش دیئے جائیں اور اس کی سیرت پاکیزہ ہو اور اس کا دل روشن ہو (مطالع الموات ص ۱)

خواجہ شیخ مظہر رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی

(۳۸) فرمایا بادشاہوں اور بڑے لوگوں کی عادت ہے کہ جو ان کے درستوں کی عزت و توقیر کرے اس کی عزت افزائی کرتے ہیں اس سے اظہار محبت کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ سارے بادشاہوں کا بادشاہ ہے وہ اس وصف کمال کے زیادہ لائق ہے لہذا جو شخص اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و عزت کرے ان سے محبت کرے ان پر درود پاک پڑھے تو وہ اللہ تعالیٰ نے اس کے صلہ میں رحمت حاصل کرے گا اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اس کے درجے اللہ تعالیٰ بلند کرے گا۔
(ورہ الناصیین ص ۱۶۷)

مفسر قرآن حضرت علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی

(۳۹) فرمایا۔ بزرگان دین نے فرمایا ہے کہ توبہ کرنے والے کو چاہیے کہ وہ توبہ کے وقت عاجزی کرے اور حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم توبہ نبی و رہروں کے شفیع ہیں اسی لیے سیدنا ابوالبشر آدم علیہ السلام نے بوقت توبہ اللہ تعالیٰ کے دربار اس کے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ پیش کیا تھا و تفسیر روح البیان ص ۱۹۵
حضرت مولانا ملامعین عثمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا قول مبارک

رہم، فرمایا کہ اللہ تعالیٰ غنی اور غیر محتاج ہونے کے باوجود اپنے محرب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج رہا ہے لہذا مومنین

کے لئے تو زیادہ دردِ دپاک پڑھنا ضروری ہے کیونکہ وہ محتاج بھی ہیں اور بے نیاز بھی نہیں ہیں صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم وعلی آلہ واصحابہ وسلم (معارف النبوة ص ۳۱۴)

(۴۱) نیز ریاض الانس سے نقل فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اُمت کے لئے شفیع بنایا ہے حضور قیامت کے دن شفاعت فرمائیں گے اور آج اس دنیا میں اُمت اپنے آقا پر دردِ دپاک پڑھ کر آخرت میں حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کی مستحق ہو رہی ہے لہذا دردِ دپاک قبولیت شفاعت کا بیعانہ ہے جو کہ رب العالمین جل جلالہ کی بارگاہ میں جمع رہے گا۔ (معارف النبوة ص ۳۱۸)

مفسر قرآن ام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی

(۴۲) فرمایا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر دردِ دپاک پڑھنے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے تاکہ روحِ انسانی جو کہ جبلی طور پر ضعیف ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ازار کی تجلیات قبل کرنے کی استعداد حاصل کر لے۔ جس طرح آفتاب کی کرنیں مکان کے روشن دان سے اندر جھانکتی ہیں تو اس سے مکان کے در و دیوار روشن نہیں ہوتے لیکن اگر اس مکان کے اندر پانی کا طشت یا آئینہ رکھ دیا جائے اور آفتاب کی کرنیں اس پر پڑیں تو اس کے عکس سے مکان کی چھت اور در و دیوار چمک اٹھتے ہیں یوں ہی اُمت کی روحیں اپنی فطری کمزوری کی وجہ سے ظلمتِ کورہ میں پڑی ہوئی ہیں۔ وہ نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم کے روح النور سے جو کہ سورج سے بھی روشن تر ہے اس کی نورانی کرنوں سے روشنی حاصل کر کے اپنے باطن کو چمکا لیتی ہیں اور یہ استفادہ صرف درود پاک سے ہوتا ہے اسی لئے حضرت نے فرمایا۔ ان اولی الناس بی یوم القیامۃ اکثرہم علی صلوۃ (معارف النبۃ ص ۳۱)

حضرت خواجہ ضیاء اللہ نقشبندی مجددی قدس سرہ کا قول مبارک

(۲۲) فرمایا کہ جاننا چاہیے کہ سب سے بڑھ کر سعادت اور بہترین عبادت سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا ہے اس لیے کہ درود پاک کی کثرت سے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت غالب آجاتی ہے جو کہ تمام سعادتوں کی سردار ہے اور اس کے ذریعہ سے انسان اللہ تعالیٰ کی پاک درگاہ میں قبلہ لیت حاصل کر لیتا ہے اور درود پاک کی برکت سے سب شیئات خنات سے تبدیل ہو جاتی ہیں (مقاصد السالکین ص ۵۲)

سیدنا کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مبارک

(۲۳) فرمایا کہ کوئی دن ایسا نہیں آتا کہ جس دن میں ستر ہزار فرشتے روضہ منورہ پر حاضری نہ دیتے ہوں۔ روزانہ ستر ہزار فرشتے دربار رسالت میں حاضری دیتے ہیں۔ اور روضہ النور کو گھیر لیتے ہیں اور اپنے نورانی پروں کے ساتھ روضہ مطہرہ کو چھوتے ہیں اور درود پاک پڑھتے رہتے ہیں جب شام ہوتی ہے تو وہ آسمان کی طرف

پرواز کر جاتے ہیں اور ستر ہزار اور آجاتے ہیں۔ صبح ہوتی ہے تو وہ پرواز کر جاتے ہیں اور دوسرے ستر ہزار حاضر ہو جاتے ہیں اور یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔ جب قیامت کا دن آئے گا تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ستر ہزار فرشتوں کے جلو میں تشریف لائیں گے اور انہیں فرشتوں کے ساتھ میدانِ حشر کی طرف روانہ ہوں گے۔

اللھم صل وسلم دائماً ابداً صلے حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرت مخضّر اور حضرت الیاس علیہما السلام کا ارشاد گرامی

(۲۵) دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ ہم نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص مجھ پر درودِ پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو یوں پاک کر دیتا ہے جیسے کہ پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔ (القول البدیع ص ۱۳۳)

سیدنا امام شعرائی قدس سرہ کا ارشاد گرامی

(۲۶) درودِ پاک کی کثرت کی کم از کم مقدار کے متعلق فرمایا بعض علماء کا قول ہے کہ کثرت کی کم از کم تعداد سات سو بار دن کو اور سات سو بار رات کو روزانہ اور بعض علماء نے فرمایا کثرت کی کم از کم مقدار تین سو پچاس بار دن کو اور تین سو پچاس بار رات کو روزانہ ہے۔ (افضل الصلوٰات ص ۳۱)

(۲۷) نیز فرمایا ہمارا طریقہ یہ ہے کہ ہم درودِ پاک کی اتنی

کثرت کریں کہ ہم حالتِ بیداری میں سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ہوں جیسے کہ صحابہ کرام حاضر ہوتے تھے اور ہم سرکار سے دینی امور کے بارے میں اور ان احادیث مبارکہ کے بارے میں سوال کریں جن کو حفظاً تے ضعیف کہا ہے اور اگر ہمیں یہ حاضری نصیب نہ ہو تو ہم درودِ پاک کثرت کرنے والوں سے شمار نہ ہوں گے۔ (افضل الصلوات ص ۲۱)

جیسے کہ حضرت علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہ بیداری کی حالت میں جاتے ہوئے ۷۵ بار سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت باسعادت سے مشرف ہوئے بخود فرماتے ہیں کہ میں اب تک بیداری کی حالت سے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت سے ۷۵ بار نوازا گیا ہوں اور جن احادیث مبارکہ کو محدثین نے ضعیف کہا ہے میں ان کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے پوچھ لیا کرتا ہوں۔ (میزان کبیرے ص ۴۲) (۳۸) نیز فرمایا اے بھائی اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے راستوں میں سے قریب تر راستہ ہے رسول اکرم شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درودِ پاک پڑھنا لہذا جو شخص سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی درودِ پاک والی خاص خدمت نہ کر سکے اور اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا ارادہ کرے تو وہ محال کا طالب ہے یعنی یہ ناممکن ہے ایسے شخص کو حجابِ حضرت اندر داخل ہی نہیں ہونے دے گا اور ایسا شخص جاہل ہے۔ اسے دربارِ الہی کے آداب کا پتہ ہی نہیں، ایسے کی مثال اس

کسان کی ہے جو بادشاہ کے ساتھ بلا واسطہ ملاقات کرنا چاہتا ہے۔ (افضل الصلوات ص ۳۱)

(۴۹) نیز فرمایا اے میرے عزیز تجھ پر لازم ہے کہ تو درود پاک کی کثرت کرے کیونکہ جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدام ہوں گے سید الکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اکرام کی وجہ سے قیامت کے دن ان کے ساتھ دوزخ کے زبانیہ (فرشتے) کسی قسم کا تعرض نہیں کریں گے (افضل الصلوات ص ۳۱)

محشر میں ڈھونڈا ہی کریں ان کو قیامت کے سپاہی

پر وہ کس کو ملے جو تیسے دامن میں چھپا ہو

(۵۰) نیز فرمایا۔ اے میرے عزیز اگر اعمال میں کوتاہی ہو مگر سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حمایت حاصل ہو تو یہ زیادہ نافع ہے اس سے کہ اعمالِ صالحہ بہت ہوں لیکن سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حمایت حاصل نہ ہو (افضل الصلوات ص ۳۱)

⑤ شیخ اکبر شیخ محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اہل محبت کو چاہیے کہ وہ درود پاک پڑھنے پر صبر و استقلال کے ساتھ ہمیشگی کریں۔ یہاں تک کہ بخت جاگیں اور وہ جانِ جہان خود قدم رنجہ فرمائیں اور شرفِ زیارت سے نوازیں۔

(نور البصیرت از میاں عبدالرشید صاحب اخبار نوائے وقت)

تیسرا باب

وقت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

دنیاوی مصیبتوں اور پریشانیوں کا دفعہ درود پاک سے

① کسی شخص نے کسی دوست سے تین ہزار دینار قرض لیا اور ایسی کی تاریخ مقرر ہو گئی جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہو رہتا وہی ہے۔ اس شخص کا کاروبار معطل ہو گیا اور وہ بالکل کنگال ہو کر رہ گیا۔

قرض خواہ نے تاریخ مقررہ پہنچ کر قرض کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ اس مقروض نے معذرت چاہی کہ بھائی میں مجبور ہوں میرے پال کوئی چیز نہیں ہے

قرض خواہ نے قاضی کے ہاں دعویٰ دائر کر دیا۔ قاضی صاحب نے اس

مقروض کو طلب کیا اور سماعت کے بعد اس مقروض کو ایک ماہ کی مہلت

دی اور فرمایا کہ اس قرض کی واپسی کا انتظام کرو۔ وہ مقروض عدالت سے

باہر آیا اور سوچنے لگا کہ کیس کروں؟ ممکن ہے کہ اس نے کہیں سے یہ

پڑھا ہو یا علمائے کرام سے یہ سنا ہو کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

ارشاد گرامی ہے جس بندے پر کوئی مصیبت کوئی پریشانی آجائے تو

وہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے کیونکہ درود پاک مصیبتوں پریشانیوں

کو لے جاتا ہے اور رزق بڑھاتا ہے۔ الحاصل اس نے عاجزی اور زاری

کے ساتھ مسجد کے گوشے میں بیٹھ کر درود پاک پڑھنا شروع کر دیا جب
ستائیس دن گزر گئے تو اُسے رات کو ایک خواب دکھائی دیا کوئی کہنے والا
کہتا ہے "اے بندے! تو پریشان نہ ہو، اللہ تعالیٰ کا ساز ہے تیرا قرض
ادا ہو جائے گا۔" تو علی بن عیسیٰ وزیر مملکت کے پاس جا اور جا کر اُسے کہہ دے
کہ قرضہ ادا کرنے کیلئے مجھے تین ہزار دینار دیدے۔

فرمایا جب میں بیدار ہوا تو بڑا غوٹھال تھا پریشانی ختم ہو چکی تھی لیکن
یہ خیال آیا کہ اگر وزیر صاحب کوئی دلیل یا نشانی طلب کریں تو میرے پاس
کوئی دلیل نہیں ہے دوسری رات ہوئی جب آنکھ سو گئی تو قسمت جاگ
اُٹھی۔ مجھے آقا نے دو جہاں رحمت دو عالم شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کا
دیدار نصیب ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس
جانے کا ارشاد فرمایا جب آنکھ کھلی تو غوشی کی انتہا نہ تھی تیسری رات پھر
امت کے والی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں اور پھر حکم فرماتے ہیں کہ
وزیر عیسیٰ بن عیسیٰ کے پاس جاؤ اور اُسے یہ فرمان سنادو بعرض کیا یا رسول اللہ
(فداک ابی داحی) میں کوئی دلیل یا علامت چاہتا ہوں جو کہ اس ارشاد
کی صداقت کی دلیل ہو۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عرض کی
تحقیر فرمائی اور فرمایا کہ اگر وزیر تجھ سے کوئی علامت دریافت کرے تو کہہ
دینا اس کی سچائی کی علامت یہ ہے کہ آپ نماز فجر کے بعد کسی کے
ساتھ کلام کرنے سے پہلے پانچ ہزار بار درود پاک کا تحفہ دربار رسالت میں
پیش کرتے ہو جسے اللہ تعالیٰ اور کراما کاتبین کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

یہ فرما کر سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے میں بیدار

ہوا نماز فجر کے بعد مسجد سے باہر قدم رکھا اور آج مہینہ پورا ہو چکا تھا میں وزیر صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچا۔ اور وزیر صاحب نے سارا قصہ کہہ سنایا جب وزیر صاحب نے کوئی دلیل طلب کی اور میں نے حضور محبوب کبریا علیہ السلام کا ارشاد سنایا تو وزیر صاحب خوشی اور مسرت سے چلک اٹھے اور فرمایا ”مرحبا! برسول اللہ تھا“ اور پھر وزیر صاحب اندر گئے اور نو ہزار دینار لے کر آگئے۔ ان میں سے تین ہزار گن کر میری جھولی میں ڈال دیئے اور فرمایا ”یہ تین ہزار قرضہ کی ادائیگی کیلئے اور پھر تین ہزار اور دیئے کہ یہ تیرے بال بچے کا خرچہ اور پھر تین ہزار اور دیئے اور فرمایا ”یہ تیرے کاروبار کیلئے“ اور ساتھ ہی وداع کرتے وقت قسم دے کر کہا اے بھائی! تو میرا دینی اور اپہانی بھائی ہے خدا را یہ تعلق محبت والا نہ توڑنا اور جب بھی آپ کو کوئی کام کوئی حاجت درپیش ہو بلا روک ٹوک آجانا میں آپ کے کام دل و جان سے کیا کروں گا۔“ فرمایا کہ میں وہ رقم لے کر سیدہ قاضی صاحب کی عدالت میں پہنچ گیا اور جب فریقین کو بلاوا ہوا تو میں قاضی صاحب کے ہاں پہنچا اور دیکھا کہ قرض خواہ مہوت کھڑا ہے۔

میں نے تین ہزار دینار گن کر قاضی صاحب کے سامنے رکھ دیئے اب قاضی صاحب نے سوال کر دیا کہ بتا تو یہ اتنی دولت کہاں سے لے آیا؟ بے حلاکتہ تو مفلس تھا، کنگال تھا میں نے سارا واقعہ بیان کر دیا قاضی صاحب یہ سن کر خاموشی سے اٹھ کر گھر گئے اور گھر سے تین ہزار دینار لے کر آگئے اور فرمایا ”ساری برکتیں وزیر صاحب نے ہی کیوں لوٹ لیں، میں بھی اسی سرکار کا غلام ہوں، تیرا یہ قرضہ میں ادا کرتا ہوں جب صاحب بن

(قرض خواہ) نے یہ ماجرا دیکھا تو وہ بولا کہ ماری رحمتیں تم لوگ ہی کیوں سمیٹ
لو میں بھی انکی رحمت کا حق دار ہوں یہ کہہ کر اس نے تحریر کر دیا کہ میں نے
اس کا قرض اللہ رسول (جل جلالہ) صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے معاف کر دیا۔ اور
پھر مقررہ قرض نے قاضی صاحب سے کہا ”آپ کا شکریہ! لیجئے اپنی قسم
سنبھال لیجئے“ تو قاضی صاحب نے فرمایا ”اللہ اور اس کے پیارے رسول
کی محبت میں جو دینار لایا ہوں وہ واپس لینے کو ہرگز تیار نہیں ہوں یہ آپ
کا ہے آپ اسے لے جائیں۔“

تو میں بارہ ہزار دینار لے کر گھر آگیا اور قرض بھی معاف ہو گیا۔ یہ
برکت ماری کی ساری درود پاک کی ہے۔ (بغذب القلوب ممن قرض)

مشکل جو سر پہ آ پڑی تیسرے ہی نام سے ٹپلی
مشکل کٹا ہے تیرا نام، تجھ پر درود اور سلام

② ایک شخص کے ذمہ پانچ صد درہم قرضہ تھا۔ مگر حالات ایسے تھے
کہ وہ قرضہ ادا نہیں کر سکتا تھا۔ اس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم
دنیا میں دیدار نصیب ہوا اور اپنی پریشانی کی شکایت کی جسٹور صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے اہل قریب کی پریشانی کی کہانی سن کر فرمایا۔ تم ابو الحسن کیسانی کے پاس
جاؤ اور میری طرف سے اسے کہو کہ وہ تمہیں پانچ سو درہم دے وہ نیشاپور
میں ایک سخی مرد ہے۔ ہر سال دس ہزار غریبوں کو کپڑے دیتا ہے اور اگر
وہ کوئی نئی شے طلب کرے تو کہہ دینا کہ تم ہر روز دربار رسالت میں توبہ
درود پاک کا تحفہ حاضر کرتے ہو، مگر کل تم نے درود پاک نہیں پڑھا۔“

وہ شخص بیدار ہوا اور ابو الحسن کیسانی کے پاس پہنچ گیا اور اپنا حال راز

بیان کیا مگر اس نے کچھ توجہ نہ دی پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام دیا تو اس نے نشانی طلب کی اور جب نشانی بیان کی تو ابوالحسن سنتے ہی تخت سے زمین پر گر پڑا۔ اور دوبار الہی میں سجدہ شکر ادا کیا اور پھر کہا اے بھائی! یہ میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ایک راز تھا۔ کوئی دوسرا اس راز سے واقف نہ تھا۔ واقعی کل میں درود پاک پڑھنے سے محروم رہا تھا۔

پھر ابوالحسن کیسائی نے اپنے کارندوں کو حکم دیا کہ جسے پہنچ سو بجائے دو ہزار پانچ سو درہم دیدو۔ اور ابوالحسن کیسائی نے عرض کیا اے بھائی! یہ ہزار درہم آقاؐ کے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے پیغام اور بشارت لانے کا شکرانہ ہے اور یہ ہزار درہم آپ کے یہاں قدم رنجہ فزانی کا شکرانہ ہے اور پانچ سو درہم سرکار کے حکم کی تعمیل ہے۔ اور مزید کہا کہ آپ کو آئندہ کوئی ضرورت و پیش ہو تو میرے پاس تشریف لایا کریں۔

(مصابیح النبوة ص ۳۲۹ جلد اول)

۳) ایک مولوی صاحب نے ایک شخص کو بطور وظیفہ روزانہ پڑھنے کیلئے درود پاک بتا دیا اور ساتھ ہی کچھ فوائد درود پاک کے سنائے۔

وہ شخص بڑے شوق و ذوق سے دن رات درود پاک پڑھتا رہا۔ اور ایسا اس میں محو ہوا کہ دنیا کے کام چھوٹ گئے اسکی بیوی فاجرہ بنتی جب کبھی خاوند کو دیکھتی تو اس کے منہ سے درود پاک کا ورد جاری رہتا اُسے بے حد ناگوار معلوم ہوتا۔ ایک دن وہ عورت بولی "اے بد بخت! کیا تم ہر وقت صلی علیہ وسلم کہتے رہتے ہو اسکو چھوڑ دو اور آدمی بنو! کچھ کم کر لاؤ۔ مگر اسکا خاوند باوجود ایسی طعن و تشنیع کے درود پاک کا ورد

نہ چھوڑتا تھا۔ اتفاق سے وہ شخص کسی مہاجن کا مقروض تھا۔ اسکے ذمہ سو روپیہ مہاجن کا قرضہ تھا۔ اُس نے مطالبہ کیا یہ نہ دے سکا۔ مہاجن نے عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا۔

اب اسکی عورت کو اور بھی موقع مل گیا۔ خوب زبان درازی کی اور خاوند کو برا بھلا کہا وہ مرد صالح تنگ اگر آدمی رات کو اٹھا اور دربار الہی میں نہایت ہی زاری کی اور عاجزی سے عرض کی "یا اللہ! تو سب کچھ جانتا ہے میں بیوی اور مہاجن سے لاچار ہو گیا ہوں تو بے سہاروں کا سہارا ہے تو حاجتمندوں کا حاجت روا ہے۔" دریاے رحمت جوش میں آیا اور اس مرد صالح پر اللہ تعالیٰ نے نیند مسلط کر دی۔ اور اس نے خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ نہایت ہی حسین و جمیل پاکیزہ صورت سامنے آئے۔ اور نہایت شیریں زبان سے گویا ہوئے۔ "اے پیارے! کیوں اتنے بے قرار ہو؟ گھبراؤ نہیں! تمہارا سارا کام بن جائے گا میں خود تمہارا مددگار ہوں۔" اُس مرد صالح نے عرض کی کہ آپ کون ہیں؟ فرمایا میں وہی ہوں جن پر تو درود پاک پڑھتا رہتا ہے۔

یہ سن کر نہایت خوش ہوا اور دل کی ساری کی ساری پتھریاں دور ہو گئی۔ اور پھر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھبرانے کی ضرورت نہیں تم صبح وزیرِ عظم کے پاس جانا اور اسکو وظیفہ کی مقبولیت کی خوشخبری سنانا جب وہ مرد درویش بیدار ہوا اور صبح کو اپنے ٹوٹے پھوٹے لباس کے ساتھ وزیرِ عظم کی رہائش گاہ کی طرف روانہ ہوا۔ دروازہ پر جا کر دربانوں سے کہا میں وزیرِ صاحب سے ملنا چاہتا ہوں دربان

اسکی حیثیت اور لباس دیکھ کر مسکرا دیئے اور کہا ”کیا آپ وزیرِ اعظم کے ساتھ ملاقات کرنے کے قابل ہیں چلو یہاں سے بھاگو!“

لیکن ان دربانوں میں ایک رحم دل بھی تھا۔ اس کو رحم آگیا اور کہا

تو ملاقات کر لینا۔ جب وزیر صاحب سے ماجرا بیان کیا گیا۔ تو انھوں نے کہا اس آدمی کو بلاؤ۔ جب وہ وزیر کے پاس پہنچا تو وزیر کے استفسار

پرسا اور واقعہ بیان کر دیا۔ وزیر اعظم و لطیفہ کی مقبولیت کی خوشخبری سن کر بہت خوش ہوا اور اسے سچائے ایک سو کے تین سو روپیہ دے کر رخصت کیا۔

جب وہ مرد صالح وہ روپیہ لے کر گھر پہنچا اور بیوی کو دیا تو وہ بھی خوش ہو گئی وہ مرد صالح بیوی کو روپے دیکر اپنے کام یعنی درو دیاک پڑھنے

میں مشغول ہو گیا۔ جب قسطنطنیہ کی تاریخ آئی تو وہ سو روپیہ کے کسر عالت میں چاہ بیچا اور حاکم کے سامنے رکھ دیا اور وہ قرضہ خواہ مہاجن روپیہ دیکھ کر

حاکم سے کہنے لگا جناب! یہ روپیہ کہیں سے چوری کر کے لایا ہے کیونکہ اس کے پاس تو کچھ بھی نہیں تھا۔ یہ سن کر حاکم نے پوچھا بتاؤ! یہ روپیہ

خاطر داری کی اور جو توروپیہ اس مرد صالح نے دیا تھا وہ واپس کر کے مہاجن کو اپنی طرف سے توروپیہ دیدیا۔

مہاجن نے جب یہ منظر دیکھا تو خیال کیا کہ جب وزیر اعظم اور حاکم بھی اس کے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ خدا بھی اس کے ساتھ ہے۔ اس نے وہ سوروپیہ واپس دے دیا۔ معلوم ہوا کہ درود پاک دونوں جہان کی مرادیں پوری کرتا ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے :-

ہر کہ سازد در دجآن صل علی ! !

حاجت داریں او گر دوروا ! !

(وعظ بے نظیر ص ۲۵)

سبق : ان تینوں واقعات سے اور آئندہ کے واقعات سے یہ روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی عطا سے ہر امتی کو جانتے ہیں اور انکی پریشانیوں سے بھی واقف ہیں۔ اور یہی عقیدہ اکابر اہل سنت و جماعت کا ہے چنانچہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ تفسیر عزیزی میں آیت "مبارکہ ویکون الرسول علیکم شہیداً" کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تمہارے رسول تم پر قیامت کے دن بدیں وجہ گواہی دیں گے کہ وہ نود نبوت سے ہر مؤمن کے تے کو جانتے ہیں کہ اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ اور یہ بھی جانتے ہیں کہ میرے فلاں امتی کی ترقی میں کیا چیز رکاوٹ بنی ہوئی ہے؟

الحاصل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے گناہوں کو بھی

جانتے ہیں اور تمھارے ایمان کے درجات کو بھی جانتے ہیں اور وہ تمھارے اچھے بُرے عملوں کو بھی جانتے ہیں اور تمھارے اخلاص و نفاق کو بھی جانتے ہیں۔“ (تفسیر عزیزی ص ۵۱۸ سورۃ بقرہ)

بلکہ سرورِ دو عالم نورِ مجسم شفیعِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا میرے سامنے کر دی ہے اور میں دنیا کی طرف اور جو کچھ قیامت کے دن تک اس میں ہونے والا ہے سب کچھ دیکھ رہا ہوں جیسے کہ میں اپنے ہاتھ کی اس پھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔“

(اس حدیث کو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کیا ہے)

۔ (مواہب لدنیہ و شرحہ للزرقانی ص ۱۳۸)

نیز صاحبِ تفسیرِ روح المعانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں آیت مبارکہ ”یا ایہا النبی انا ارسلناک شاحداً“ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے ”اے پیارے نبی! ہم نے آپ کی امت پر آپ کو شاہد بنایا ہے کہ آپ ان کے احوال کی نگرانی فرماتے ہیں اور ان کے عملوں کو ملاحظہ فرماتے ہیں اور آپ کی امت سے تصدیق و تکذیب یا ہدایت و گمراہی جو کچھ صادر ہوتا ہے آپ اس کے بھی گواہ ہیں (تفسیر روح المعانی ص ۴۵۲، ج ۲۲)

(اور اس مسئلہ کی تفصیل درکار ہو تو فقیر کا رسالہ ”ایواقیت و الجواہر“ کا مطالعہ کریں)۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قنادِ اہلسنت و جماعت پر قائم رکھے اور اسی پر خاتمہ بالخیر ہو!۔

③ حضرت ابو عبد اللہ رضاع اپنی کتاب تحفہ میں لکھتے ہیں کہ لغز میں ایک شخص فقیر حاجت مند عیال دار صابر و عابد رہتا تھا ایک دن وہ

رات کو نماز کیلئے اٹھا تو اس کے بچے بھوک کی وجہ سے رو رہے تھے جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو اس نے بچوں اور بیوی کو بلایا اور کہا بیٹھو اور اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھو اور دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کیسے درود پاک کی برکت سے ہمیں غنی کرتا ہے اپنے فضل و جود اور احسان سے۔

لہذا وہ سب بیٹھ گئے اور درود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ درود پاک پڑھتے پڑھتے بچے تو سو گئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس مرد صالح پر بھی نیند طاری کر دی جب انکھ سو گئی تو قسمت جاگ اٹھی۔ اور وہ شاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کی دولت سے مشرف ہوا۔ اور آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے تسلی دی اور فرمایا بھب اللہ تعالیٰ کے حکم سے صبح ہوگی تو اے پیارے امتی! تجھے فلاں محبوس کے گھر جانا ہوگا اور اُسے میرا سلام کہنا۔ نیز یہ کہنا کہ تیرے حق میں جو دعائے وہ قبول ہو چکی ہے اور تجھے اللہ تعالیٰ کے رسول فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے دیئے میں سے مجھے (یعنی قاصد کو) دے۔

یہ فرما کر رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور وہ مرد صالح بیدار ہوا تو مسرت و شادمانی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی لیکن اس نے دل میں سوچا کہ جس نے خواب میں حضور کو دیکھا اس نے الحق حضور کو ہی دیکھا (صلی اللہ علیہ وسلم) کیونکہ شیطان حضور کی شکل میں نہیں آسکتا اور یہ سب محال ہے کہ حضور مجھے ایک آگ کے پجاری مجوسی کی طرف بھیجیں اور پھر اس کو سلام بھی فرمائیں یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ پھر سو گیا تو پھر قسمت کا

بتارہ چمکا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی حکم دیا۔

جب صبح ہوئی تو مجوسی کے گھر پوچھتا ہوا پہنچ گیا۔ مجوسی کا گھر تلاش کرنا کچھ مشکل نہ تھا کیونکہ وہ بہت مالدار تھا اسکا کاروبار وسیع تھا۔ جب مجوسی کے سامنے ہوا تو چونکہ مجوسی کے کاندے کافی تھے۔ اس نے اسے اجنبی دیکھ کر پوچھا "کیا آپ کو کوئی کام ہے؟" اس مرد صالح نے فرمایا "وہ میرے تیرے درمیان علیحدگی کی بات ہے۔"

اس نے نوکروں غلاموں کو حکم دیا کہ وہ باہر چلے جائیں جب تخلیہ ہو گیا تو مرد صالح نے کہا "تجھے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام فرمایا ہے" یہ سن کر مجوسی نے سوال کیا "کون تمہارا نبی ہے؟" فرمایا "محمد صلی اللہ علیہ وسلم" یہ سنکر مجوسی نے سوال کیا "کیا آپ کو معلوم نہیں کہ میں مجوسی ہوں اور میں ان کے لئے ہوئے دین کو نہیں جانتا۔ اس پر اس مرد صالح نے فرمایا "میں جانتا ہوں لیکن میں نے دو بار حضور کو دیکھا ہے اور مجھے اسی بات کی تاکید فرمائی ہے" یہ سن کر مجوسی نے اللہ تعالیٰ کی قسم دلائی کہ کیا واقعی تجھے تمہارے نبی نے بھیجا ہے۔ اس نے کہا اللہ تعالیٰ شاہد ہے۔ اور مجھے یہی فرمایا ہے۔

پھر مجوسی نے پوچھا "اور کیا کہنا ہے؟" اس نیک مرد نے کہا "نیز حضور نے فرمایا ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے میں سے مجھے کچھ دے اور یہ کہ تیرے حق میں دعا قبول ہے" اس مجوسی نے پوچھا "تجھے معلوم ہے کہ وہ کونسی دعا ہے؟" اس نے جواب فرمایا "مجھے علم نہیں" پھر مجوسی نے کہا "میرے ساتھ اندر آئیں تجھے بتاؤں وہ کونسی دعا ہے" جب میں اندر گیا اور بیٹھے تو مجوسی نے کہا "آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں تاکہ میں آپ کے

ہاتھ پر اسلام قبول کروں اور اس نے ہاتھ پکڑ کر کہا :-

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
اسلام قبول کر لینے کے بعد اس نے اپنے ہم نشینوں کو کارندوں کو بلایا
اور فرمایا "سن لو! میں گمراہی میں تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دی ہے میں
نے ہدایت قبول کر لی اور میں نے تصدیق کی اور میں ایمان لایا ہوں اللہ
تعالیٰ سچا ہے اور اس کے نبی محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر۔

لہذا تم میں سے جو ایمان لے گئے تو اس کے پاس جو میرا مال ہے
وہ اس پر حلال ہے۔ اور جو ایمان نہ لائے وہ میرا مال ابھی واپس کر دے
اور آئندہ نہ وہ مجھے دیکھے نہ میں اُسے دیکھوں۔" تو چونکہ اُس کے مال سے
کافی مخلوق تجارت کرتی تھی، اس کے اعلان سے اکثر ان میں سے ایمان
لے آئے اور جو ایمان نہ لائے وہ اُسکا مال واپس کر کے چلے گئے پھر
اُس نے اپنے بیٹے کو بلایا اور فرمایا "بیٹا! میں نے اسلام قبول کر لیا ہے
لہذا اگر تو بھی اسلام قبول کر لے تو تو میرا بیٹا اور میں تیرا باپ ورنہ کج ہے
نہ تو میرا بیٹا اور نہ میں تیرا باپ!"

یہ سن کر بیٹے نے کہا "ابا جان! جو آپ نے راستہ اختیار کیا ہے میں
اس کی مخالفت ہرگز نہیں کروں گا۔" یحییٰ سن لیجئے! اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

پھر اُس نے اپنی بیٹی کو بلایا جو کہ اپنے ہی بھائی کے ساتھ شادی شدہ
تھی۔ اور یہ جو سیوں کے مذہب کے مطابق تھا۔ اس باپ نے اپنی بیٹی
سے بھی وہی کچھ کہا جو اس نے اپنے بیٹے سے کہا تھا۔ یہ سن کر بیٹی نے

کہا مجھے قسم ہے خدا کی! میرا شادی کے دن سے آج تک اپنے بھائی کے ساتھ ملاپ نہیں ہوا بلکہ مجھے سخت نفرت رہی ہے

اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمد مرسل اللہ

یہ سن کر باپ بہت خوش ہوا۔ پھر اس نے مرد صالح سے کہا "کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کو وہ دعا بتاؤں جس کی قبولیت کی خوشخبری آپ لائے ہیں اور وہ کیا چیز ہے جس نے رسول اکرمؐ، نبی محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھ سے راضی کیا ہے؟ مرد صالح نے فرمایا ہاں! ضرور بتائیں۔"

اس نے کہا "جب میں نے اپنی بیٹی کی شادی اپنے بیٹے سے کی تھی تو میں نے عام دعوت کی تھی۔ سب لوگوں کو کھانا کھلاتا رہا حتیٰ کہ گیارہ شہری کیا دیہاتی سب کھا گئے۔ جب سب کھا کر فارغ ہو کر چلے گئے تو چونکہ میں تھک کر پور بوچکا تھا میں نے مکان کی چھت پر بستر بٹھوایا تاکہ آرام کر دوں اور میرے پڑوس میں ایک سید زادی جو کہ سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ہے۔ اور اسکی چھوٹی چھوٹی بیٹیاں رہتی تھیں جب میں اوپر لیٹا تو میں نے ایک صاحبزادی کو سنا وہ اپنی والدہ محترمہ سے کہہ رہی تھیں "امی جان! آپ نے دیکھا کہ ہمارے پڑوسی مجوسی نے کیا کیا ہے؟ ہمارا اس نے دل دکھایا ہے بسبب کو کھلایا مگر ہمیں اس نے پوچھا تک نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہماری طرف اچھی عزا نہ دے۔"

جب میں نے اس شاہزادی سے یہ بات سنی تو میرا دل پھٹ گیا۔ اور سخت کوفت ہوئی اُسے! میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں جلدی سے نیچے اُترا۔ اور پوچھا کہ یہ کتنی شاہزادیاں ہیں تو مجھے بتایا گیا کہ تین

ایک شہزادیاں ہیں اور ان کی والدہ محترمہ ہے۔

میں نے کھانا چنا اور چار بہترین جوڑے کپڑوں کے لئے اور کچھ نقدی رکھ کر نوکرانی کے ہاتھ ان کے گھر بھیجا اور خود میں دوبارہ مکان کی چھت پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ جب وہ چیزیں جو میں نے حاضر کی تھیں اُنکے ہاں پہنچیں تو وہ بہت خوش ہوئیں اور شہزادیوں نے کہا "امتی جان! ہم کیسے یہ کھانا کھالیں حالانکہ بھیجنے والا مجوسی ہے۔ یہ سن کر اُن شہزادیوں کی والدہ محترمہ نے فرمایا بیٹی! یہ اللہ تعالیٰ کا نذوق ہے اُس نے بھیجا ہے۔ تو شہزادیوں نے کہا "ہمارا مطلب یہ نہیں ہے بلکہ ہمارا مطلب یہ ہے کہ ہم اس کھانے کو کیسے کھالیں جبکہ بھیجنے والا مجوسی ہی ہے۔ پہلے اُس کیلئے اپنے نانا جان کی شفاعت سے اس کے مسلمان ہونے اور اُسکے جنتی ہونے کی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔"

اُن شہزادیوں نے دعا کرنا شروع کی اور اُنکی والدہ محترمہ امین کہتی رہیں۔ لہذا یہ وہ دعا ہے کہ جب کسی قبولیت کی بشارت حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے ہاتھ بھیجی ہے۔ اور اب میں حضور کے حکم کی تعمیل یوں کرتا ہوں کہ جب میں نے اپنی بیٹی کی شادی اپنے بیٹے سے کی تھی تو میں نے ساری جائداد میں سے نصف اُن لڑکے لڑکی کو دی تھی۔ اور نصف میں نے رکھا تھا اور اب چونکہ ہم سب مسلمان ہو گئے ہیں اور اس مبارک اسلام نے دونوں (ہمیں بھائی) کے درمیان جدائی کر دی ہے اب وہ مال جو اُن کو دیا تھا وہ آپ کا ہے آپ لیجائیں۔

(سعادۃ الدارین ص ۱۴۵)

سَبَق ہر اس واقعہ سے یہ سبق ملا کہ مساوات کرام کی خدمت کرنے سے اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہوتے ہیں اور اس کے عوض جنت اور شفاعت نصیب ہوتی ہے۔ اور یہ کہ نبی اکرم شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے ہر فرد سے باذن اللہ واقف ہیں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ منیدنا محمد والہ وسلم۔
تنبیہ (سوال) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت مطہرہ کا قانون ہے کہ غیر مسلم کو سلام مت کہو تو خود حضور نے اس مجوسی کو کیوں سلام فرمایا تھا ؟

(جواب) ہم اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باذن اللہ دلوں کے احوال جانتے ہیں لہذا ہمارے عقیدہ پر کوئی اعتراض نہیں ہے کیونکہ ہمارے نبی تاجدار دینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی عطا سے اس مجوسی کے دل میں ایمان دیکھ لیا تھا۔ اور اس کے ایمان کی بنا پر اسے سلام بھیج دیا۔ مگر جن لوگوں کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ کو دلوں کے حالات کا علم نہیں ہے۔ ان پر یہ وزنی اعتراض ہے کہ انکے نزدیک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حکم شرع کی خلاف ورزی کرنے کی بنا پر (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) گنہگار ٹھہرتے ہیں۔

اللهم احفظنا من تقوہ مثل هذا القول الخبیث ووقفنا
لتمسك مسلک اهل السنۃ والجماعۃ واحشنا معهم۔

⑤ مستری بابا نور محمد صاحب سوڈیوال والے بیان کرتے ہیں کہ

میں مکہ مکرمہ گیا وہاں ایک دفعہ ایسا ہوا کہ میرے پاس سب خرچہ ختم ہو گیا۔ کوئی روپیہ پیسہ نہ تھا میں مزدوری کیلئے نکلا تو مجھے کوئی کام نہ ملا۔ یوں ہی تین دن گزر گئے ایک دن میں نے حرم شریف میں بیٹھ کر صبح صبح درود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ اچانک مجھے اونگھ آگئی۔

جب طبیعت سنبھلی تو دیکھا میرے پاس ایک اعرابی بیٹھا ہوا تھا اور مجھے کہہ رہا تھا میرے سر میں درد ہے مجھے دم کرو۔ میں نے اسے دم کیا اور وہ مجھے بیس ریال دے کر چلا گیا۔ اس کے بعد وہ ہر سووار کو آتا اور دم کرتا پھر وہ مجھے دس ریال دے کر چلا جاتا۔ اس وقت مجھے حضرت صاحب کا ارشاد مبارک یاد آیا کہ درود شریف پڑھنے سے تمام مشکلات ختم ہو جاتی ہیں۔ (خزینہ کرم ص ۲۵۳)

اللهم صل وسلم على حبيبك المصطفى ونبينا المحبته
وعلى آله واصحابه كلما ذكرتك وذكر الذاکر من وکما غفل عن
ذکرک و ذکرک الغافلون۔

(۶) حضرت قاضی شرف الدین بازری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب توثیق عمری الایمان میں حضرت شیخ محمد بن موسیٰ ابن نعمان کا واقعہ نقل فرمایا۔ شیخ ابن نعمان نے فرمایا ۴۳۳ھ میں ہم حج سے واپس لوٹے قافلہ رواں دواں تھا کہ مجھے راستہ میں حاجت پیش آئی اور میں اپنی سواری سے اترا۔ پھر مجھ پر نیند غالب ہو گئی اور میں سو گیا۔ اور بیدار اس وقت ہوا جبکہ سورج غروب ہونے کو تھا۔ میں نے بیدار ہو کر دیکھا کہ میں غیر آباد جنگل میں ہوں۔ میں بڑا خوف زدہ ہوا۔ اور ایک طرف چل دیا۔ لیکن

مجھے معلوم نہیں تھا کہ کس طرف جانا ہے؛ اور ادھر رات کی تاریکی بچا گئی۔ مجھ پر اور زیادہ خوف اور وحشت طاری ہوئی۔ پھر مصیبت پر مصیبت یہ کہ پیاس کی شدت تھی اور پانی کا نام و نشان تک نہ تھا گویا میں ہلاکت کے کنارے پہنچ چکا تھا اور موت کا منہ دیکھ رہا تھا۔

زندگی سے ناامید ہو کر رات کی تاریکی میں یوں ندا دی :-
 ”یا محمد! یا محمد! انا مستغیث بك“ یا رسول اللہ! یا حبیب اللہ!
 میں آپ سے فریاد کرتا ہوں میری فریاد رسی کیجئے!

میں نے ابھی یہ کلام پورا بھی نہ کیا تھا کہ میں نے آواز سنی ”ادھر آؤ!“
 میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ ہیں انھوں نے میرا ہاتھ تھام لیا۔ بس اُن کا میرے ہاتھ کو تھامنا تھا کہ نہ تو کوئی تھکاوٹ رہی نہ پریشانی نہ پیاس اور مجھے اُن سے انس سا ہو گیا پھر وہ مجھے لے کر چلے چند قدم چلے تھے کہ سامنے فہمی حاجیوں کا قافلہ جا رہا تھا اور امیر قافلہ نے اُگ روشن کی ہوئی تھی۔ اور وہ قافلہ والوں کو آواز دے رہا تھا۔

اچانک میں کیا دیکھتا ہوں کہ میری سواری میرے سامنے کھڑی ہے
 میں مارے غوشی کے پکار اٹھا اور اُن بزرگ نے فرمایا ”یہ تیری سواری ہے“ اور مجھے اٹھا کر سواری پر بٹھا کر چھوڑ دیا۔ اور وہ واپس ہونے پر فرمانے لگے ”جو میں طلب کرے اور تم سے فریاد کرے ہم اُسے نافراد نہیں چھوڑتے“
 اُس وقت مجھے پتہ چلا کہ یہی تو حبیب خدا ہیں یہی تو اُمت کے والی اور اُمت کے منحور ہیں (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) اور جب سرکار واپس تشریف لے جا رہے تھے تو اُس وقت میں دیکھ رہا تھا کہ رات کے

اندھیرے میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے انوار چمک رہے تھے چہرہ مجھے سخت شدید کوفت ہوئی کہ ہائے قسمت! میں نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی دست بوسی کیوں نہ کی؟ ہائے میں کیوں آپ کے قدموں سے نہ لپٹ گیا؟ -
(نزہۃ الناطرین ص ۳۳)

⑤ کتاب مصباح الظلام میں ہے کہ حضرت ابو حفص تھوڑی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "میں مدینہ منورہ حاضر ہوا ایک وقت ایسا آیا کہ کھانے کو کچھ نہ تھا۔ مہوک سخت لگی ہوئی تھی۔ یوں ہی پندرہ دن گزر گئے۔

جب میں زیادہ ہی نڈھال ہو گیا تو میں نے اپنا پیٹ روضہ فقارتہ کے ساتھ لگا دیا اور کثرت سے درود پاک پڑھا اور عرض کی "یا رسول اللہ! اپنے مہمان کو کچھ کھلائیے۔ مہوک نے نڈھال کر دیا ہے۔" وہیں پر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نیند غالب کر دی اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ سیدنا صدیق اکبر حضور کے دائیں جانب اور فاروق اعظم بائیں جانب ہیں اور حیدرِ کرار سامنے ہیں رضی اللہ عنہم۔

مجھے مولانا علی شیر خاں رضی اللہ عنہ نے بلایا اور فرمایا "اٹھ! سرکارِ تشریف لائے ہیں۔" میں اٹھا اور دست بوسی کی۔ آفاقے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے روٹی عنایت فرمائی میں نے آدمی کھائی اور آٹھ کھل گئی میں بیدار ہوا تو آدمی روٹی میرے ہاتھ میں تھی۔ صل اللہ تعالیٰ حبیبہ

صلی اللہ علیہ وسلم! بحسبہ و علی الہ واصحابہ وسلم

(معاذہ اللارین ص ۱۳، نزہۃ الناطرین ص ۳۳)

یہ دو واقعات ہیں فقیر نے دونوں کو ملا کر ایک ہی بیان کر دیا ہے۔

⑧ حضرت شیخ موسیٰ ضریر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں ایک مرتبہ شورہ دریا میں بحری جہاز پر سوار ہوا۔ اچانک طوفان آگیا انقلابیہ کی آندھی چل گئی اور یہ ایسا طوفان تھا کہ جواسکی زد میں آیا شاید ہی کوئی بچا ہو۔ پریشانی حد سے بڑھ گئی جہاز والے زندگی سے نا اُمید ہو گئے میری آنکھ لگ گئی۔ آنکھ سو گئی تو قیمت جاگ اُٹھی۔ میں زیارتِ جمالِ منصف صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سرفراز ہوا اُمت کے والی صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں۔ اے میرے اُمتی! پریشان نہ ہو، جہاز پر سوار لوگوں کو کہہ دے کہ وہ ہزار مرتبہ درودِ نجاتی پڑھیں یہ فرمایا اور میری آنکھ کھل گئی۔

میں نے جہاز والوں سے کہا ”گھبراؤ نہیں! کوئی فکر کی بات نہیں اٹھو! درودِ پاک پڑھو!“ ہم نے ابھی تین صد بار ہی پڑھا تھا کہ ہوا ختم ہو گئی۔ طوفان ختم ہو گیا۔ اور ہم درودِ پاک کی برکت سے صحیح سلامت منزلِ مقصود پر پہنچ گئے۔ یہ بیان کمر کے علامہ حسن الدین سخاوی قدس سرہ نے فرمایا کہ حضرت حسن بن علی اسوانی کا ارشاد ہے جو شخص کسی مہم یا پریشانی، اور مصیبت میں ہو وہ درودِ پاک کو ہزار مرتبہ محبت و شوق سے پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت ٹال دیگا اور وہ اپنی مراد میں کامیاب ہوگا۔

(القول البدیع ص ۲۱۹، نثرۃ النافین ص ۳)

⑨ (ایک مرتبہ چند کافر ایک جگہ بیٹھے تھے ایک سائل آیا اور اس نے ان سے کچھ سوال کیا۔ انھوں نے تمسخر کے طور پر کہہ دیا کہ تم علی کے پاس جاؤ! وہ تمہیں کچھ دیں گے۔

سائل جب حضرت موسیٰ علی ثیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کے پاس

ایا اور اس نے کہا "بلشہ! مجھے کچھ دیکھئے تنگ دست ہوں۔"

آپ کے پاس اس وقت بطاہر کوئی چیز نہ تھی لیکن فراست سے جان گئے کہ کافروں نے تمسخر کیلئے بھیجا ہے آپ نے دس بار درود پاک پڑھ کر سائل کی تہنیل پر پھونک مار کر فرمایا "تہنیل کو بند کر لو اور وہاں جا کر کھوٹنا جب سائل کافروں کے پاس آیا تو انہوں نے پوچھا "تجھے کیا دیا ہے اس نے مٹھی کھولی تو سونے کے دیناروں سے بھری ہوئی تھی۔ یہ دیکھ کر کئی کافر مسلمان ہو گئے۔"

(راحۃ القلوب ملفوظات شیخ الاسلام فرید الدین گنج شکرہ قدس سرہ ص ۷۱)

⑩ ایک بادشاہ بیمار ہوا بیماری کی حالت میں چھ مہینے گزر گئے کہیں سے آرام نہ آیا۔ بادشاہ کو پتہ چلا کہ حضرت شیخ شبلی رضی اللہ عنہ یہاں آئے ہوئے ہیں اس نے عرض کر بھیجا کہ تشریف لائیں جب آپ تشریف لائے تو دیکھ کر فرمایا "فکر نہ کرو! اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کج ہی آرام ہو جائے گا۔ آپ نے درود پاک پڑھ کر اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو اسی وقت وہ تندرست ہو گیا یہ برکت ساری کھٹوف پاک کی ہے۔"

(راحۃ القلوب ص ۷۱)

⑪ جب شیخ الاسلام حضرت فرید الدین گنج شکرہ قدس سرہ نے مندرجہ بالا درود پاک کے فضائل بیان فرمائے تو اچانک پانچ درویش حاضر ہوئے سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا "بیٹھ جاؤ! وہ بیٹھ گئے اور عرض کی ہم مسافر ہیں خانہ کعبہ کی زیارت کیلئے جا رہے ہیں لیکن خرچہ پاس نہیں ہے مہربانی فرمائیے!"۔ یہ سن کر حضرت خواجہ نے مراقبہ کیا اور

سراٹھا کر کھجور کی چند گٹھلیاں لیں اور کچھ پڑھ کر ان پر پھونکا اور ان درویشوں کو دیدیں وہ حیران ہو گئے کہ ہسم ان گٹھلیوں کو کیا کریں گے؟

شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا تحیران کیوں ہوتے ہو؟ ان کو دیکھو تو سہی جب دیکھا تو وہ سونے کے دینار تھے۔ آخر شیخ بدرالدین اسحاق سے معلوم ہوا کہ حضرت خواجہ نے درود پاک پڑھ کر پھونکا تھا اور وہ گٹھلیاں درود پاک کی برکت سے دینار بن گئے تھے۔

(راحة القلوب ص ۶)

(۱۲) محمد بن قاسم نے بیان کیا کہ ہسم شیخ القدر ابو بکر بن محمد رضی اللہ عنہ سے پڑھتے تھے کہ ایک دن ایک شخص آیا جس نے پھٹی پرانی پگڈی باندھی ہوئی تھی۔ اور پھٹا پڑنا اس کا لباس تھا۔

ہمارے استاد اٹھے اور اُسے اپنی جگہ بٹھا کر خیریت پوچھی اُس نے والے نے عرض کی آج میرے گھر بچہ پیدا ہوا ہے اور گھر والے مجھ سے گھمی وغیرہ کا مطالبہ کرتے ہیں اور میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ شیخ ابو بکر بن مجاہد فرماتے ہیں کہ میں پریشانی کے عالم میں رات کو سویا۔ تو غریبوں کے والی بے سہاروں کے سہارے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ گر ہوئے اور فرمایا ”یہ کیا پریشانی ہے؟ جاؤ! علی بن عیسیٰ وزیر کے ہاں؟ اور اُسے میرا سلام کہو اور اُسے حکم دو کہ وہ اس شخص کو ستر دینار دیے اور اسکی سچائی کی علامت یہ بیان کرنا کہ تم ہر جمعہ کی رات ہزار بار مجھ پر درود پاک پڑھتے ہو اور گذشتہ شب جمعہ تم نے سات سو بار درود پاک پڑھا تھا کہ بادشاہ کی طرف سے آپ کو بلاوا گیا تھا۔ آپ وہاں

گئے اور باقی درو پاک آپ نے واپس آکر پڑھا تھا۔

حضرت شیخ ابو بکر اٹھے اور اس شخص کو ساتھ لیا اور وزیر صاحب کے گھر پہنچ گئے پہنچ کر وزیر سے فرمایا "وزیر صاحب! یہ آپ کی طرف رسول اللہ علیہ السلام کی طرف سے قاصد ہے" یہ سنتے ہی وزیر صاحب فوراً کھڑے ہو گئے اور بڑی تعظیم و توقیر کی اور ان کو اپنی مسند پر بٹھایا اور غلام کو حکم دیا کہ وہ دیناروں والی پھیلی لائے۔

وزیر صاحب نے ہزار دینار لاکر سامنے رکھ دیئے اور عرض کیا "اے شیخ! آپ نے سچ فرمایا ہے یہ بھید میرے اور میرے رب کے درمیان تھا" پھر وزیر صاحب نے عرض کیا "حضرت! یہ سو دینار قبول کریں یہ اس بچے کے باپ کیلئے ہیں اور پھر سو دینار گن کر اور حاضر کئے اور کہا یہ اسلئے کہ آپ سچی بشارت لے کر تشریف لائے ہیں اور پھر سو دینار اور حاضر کئے کہ آپ کو یہاں آنے میں تکلیف اٹھانا پڑی ہو کرتے کرتے وزیر صاحب نے ہزار دینار حاضر کیا۔ مگر حضرت شیخ ابو بکر نے فرمایا ہم اتنے ہی لیں گے جتنے ہمیں آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے لینے کو فرمایا ہے یعنی ایک سو دینار۔"

(سعادة الدارين ص ۱۳۳، رونق المجالس ص ۱۱)

(۱۳) حضرت ابو محمد جری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میرے گھر کے دروازے پر بازار شہب (شاہی باز) آیا تھا۔ لیکن ہائے میری قیمت، کہ میں اُسے شکار نہ کر سکا اور چالیس سال گزرنے کو میں بہترے جال پھینکتا ہوں مگر ایسا باز پھر ہاتھ نہیں آیا۔ کسی نے پوچھا "وہ کون"

باز اشعب تھا تو فرمایا "ایک دن جبکہ میں ربا (سراے) میں تھا۔ نماز عصر کے بعد ایک درویش سراے میں داخل ہوا وہ نوجوان تھا زرد رنگ بال بکھرے ہوئے، برہنہ سر پاؤں ننگے۔

اُس نے آکر تازہ وضو کیا اور دو رکعت پڑھ کر سر گریبان میں ڈال کر بیٹھ گیا اور درود پاک پڑھنا شروع کر دیا مغرب تک یونہی درود پاک میں مشغول رہا۔ نماز مغرب کے بعد پھر اسی طرح مشغول ہو گیا۔ اچانک شاہی پیغام آیا کہ آج سراے والوں کی بادشاہ کے ہاں دعوت ہے، میں اُس درویش کے پاس بھی گیا اور پوچھا "تو بھی ہمارے ساتھ بادشاہ کے ہاں ضیافت پر چلے گا؟" اُس نے کہا مجھے بادشاہوں کے ہاں جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے لیکن آپ میرے لئے گرم گرم حلوائیتے آئیں میں نے اُس کی بات کو پھینک دیا کہ یہ ہمارے ساتھ تھکیوں نہیں جاتا (ہم اسکے باپ کے نوکر نہیں ہیں) اور میں نے یہ سوچا کہ یہ بیچارہ بھی نیا نیا اس راہ چلا ہے اسے کیا معلوم؟

الحاصل ہم اُسے چھوڑ کر چلے گئے اور شاہی مہمان بن گئے وہاں ہم نے کھانا کھایا نعت خوانی ہوتی رہی رات کے آخری حصہ میں ہم فارغ ہو کر واپس لوٹ آئے۔ جب میں سراے میں داخل ہوا تو دیکھا کہ وہ درویش اسی طرح بیٹھا ہوا درود پاک میں مشغول ہے۔ میں بھی مصمتے بیٹھا کر بیٹھ گیا لیکن مجھے نیش نے دبا لیا۔ آنکھ لگ گئی تو دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ اجتماع ہے اور کوئی کہہ رہا ہے کہ یہ حبیب خدا ہیں صلے اللہ علیہ والہ وسلم اور یہ ابو گردان نبیاء کرام ہیں علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام۔

میں آگے بڑھا اور حضور کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے چہرہ انور دوسری طرف پھیر لیا۔ میں نے دوسری طرف ہو کر سلام عرض کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رخ انور دوسری طرف کر لیا۔ کئی بار ایسا ہوا تو میں ڈر گیا اور عرض کیا "یا رسول اللہ! مجھ سے کونسی غلطی ہو گئی کہ حضور توجہ نہیں فرما رہے ہیں۔"

فرمایا "میری امت کے ایک درویش نے تجھ سے ایک خواہش ظاہر کی تھی (حلو اطلب کیا) مگر تو نے اس کی پرواہ نہیں کی" یہ سن کر میں گھبرا کر بیدار ہوا اور ارادہ کیا کہ میں اس درویش کو جسے میں نے معمولی جان کر نظر انداز کر دیا تھا حالانکہ یہ تو سچا موتی ہے یہ تو یگانہ روزگار ہے یہ وہ ہے جس پر حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر غیبی ہے میں اسے ضرور کھانا لاکر دوں گا لیکن میں جب اس جگہ پر پہنچا جہاں وہ بیٹھ کر درود پاک پڑھ رہا تھا وہ جگہ خالی تھی وہ وہاں سے جا چکا تھا۔

ہائے قسمت! کہ شکار ہاتھ سے نکل گیا ہے۔ اچانک میں نے سرانے کے گیٹ کے بند ہونے کی آہٹ سنی خیال کیا شاہد وہی نہ ہو۔ میں نے جلدی سے باہر نکل کر جھانک دیکھا تو وہی جا رہا ہے۔ میں آوازیں دیتا رہا لیکن کون سنے۔ آخر میں نے آواز دی "اے اللہ کے بندے! آئیں تجھے کھانا لاکر دوں۔"

یہ سن کر اس نے فرمایا "اے میری ایک روٹی کیلئے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی رسول (علیہم السلام) سفارش کریں تو پھر تو مجھے روٹی لاکر دے مجھے تیری روٹی کی ضرورت نہیں ہے اور وہ مجھے

اسی (حیرانی) کی حالت میں پھوڑ کر چلا گیا۔ (سَعَادَةُ الدَّامِیْن ص ۱۳۴)
 اَللّٰهُ تَعَالٰی لاکھوں کھوڑوں رحمتیں نازل فرمائے ایسے لوگوں
 پر جن کے دل میں عشقِ رسول بتا ہے جنہوں نے ”دُرودِ پاک“ کے ذریعہ
 نبیوں کے نبی، رسولوں کے رسول حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا قَرَب
 حاصل کر لیا اور وہ اس میدان میں بازی جیت کر لے گئے۔ رَحْمَةُ اللّٰهِ
 تَعَالٰی و رَفَع دَرَجَاتِهِمْ۔

(۱۴) ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں سیالکوٹ کے محاذ پر
 جب بھارت نے نثرمن ٹینکوں، ٹینک شکن توپوں، بکتر بند گاڑیوں اور
 خود کار ہتھیاروں کے ساتھ حملہ کر دیا۔ تو اسی طے زبیری کا بیان ہے۔
 مجھے حکم ملا کہ اللہ تعالیٰ کے سہارے دشمن پر حملہ کر دو۔ چنانچہ میں اور
 میرے ساتھی صرف چار ٹینکوں کے ساتھ درودِ پاک پڑھتے ہوئے دشمن
 پر چڑھ دوڑے۔ بس ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے دشمن کے نثرمن ٹینک
 آگ میں لپٹ پھٹے تھے اور جس غرور کے ساتھ دشمن نے ہم پر حملہ
 کیا تھا وہ خاک میں مل چکا تھا۔

(روزنامہ اخبار کوہستان ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۵ء)

(۱۵) انور قدانی صاحب لکھتے ہیں کہ میرے والد صاحب
 امیر الدین قدوائی کے علامہ راغب حسن کے ساتھ برادرانہ تعلقات تھے
 پاکستان کے معرض وجود میں آنے پر علامہ صاحب مملکتہ دہلے مکان کی
 چوتھی منزل میں مقیم تھے۔ بھارتی حکومت نے علامہ صاحب کی گرفتاری
 کے وارنٹ جاری کر دیئے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس چند دیگر افسرانِ علاقہ

کے ساتھ آپ کی گرفتاری کیلئے آیا اور اُس مکان کو گھیرے میں لے لیا۔ علامہ صاحب کو بھی خبر لگی آپ نے اپنے ضروری کاغذات بغل میں لئے اور کمرہ سے باہر آگئے درود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ آپ سیرٹھیاں اتر رہے تھے۔ اور عملہ پولیس سیرٹھیاں چڑھ رہا تھا۔ مگر کوئی بھی آپ کو نہ دیکھ سکا۔ حالانکہ سیرٹنڈنٹ پولیس آپ کو جانتا اور پہچانتا تھا۔ علامہ صاحب ہوائی اڈا پر پہنچنے اپنے نام پر ڈھاکہ کیلئے ٹکیٹ خریدا اور بذریعہ ہوائی جہاز کلکتہ سے ڈھاکہ پہنچ گئے۔

یہ سارا واقعہ علامہ صاحب نے ایک خط میں اپنے دوست امیر الدین قدوائی کو تحریر کیا اور درود شریف کی برکت بیان کی کہ یہی اسم اعظم ہے۔ (خزینہ مکرم ص ۹۱)۔

(۱۶) ایک شخص دربار رسالت میں حاضر ہوا اور دوسرے شخص پر دعویٰ کر دیا کہ اس نے میرا اونٹ چوری کر لیا ہے۔ اور ڈو گواہ بھی لے آیا۔ ان دونوں نے گواہی بھی دیدی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے ہاتھ کاٹنے کا ارادہ فرمایا تو مدعی علیہ نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ اونٹ کو حاضر کر لیں گا حکم دیجئے اور اونٹ سے پوچھ لیجئے کہ اصل حقیقت کیا ہے؟ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید کرتا ہوں کہ وہ اونٹ کو برسنے کی قوت عطا فرمائے گا۔ چنانچہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے

عہدہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مختار ہیں خواہ وہ ظاہری شہادت پر حکم لگائیں خواہ باطنی ثبوت جو ثبوت نبوت سے ثابت ہوا اس پر حکم لگائیں۔ کما فی المذاکر۔

اونٹ کو حاضر کرنے کا حکم دیا۔ اونٹ آیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
نے فرمایا "اے اونٹ! میں کون ہوں؟ اور یہ ماجر کیا ہے؟"

اونٹ فیض زبان سے بولا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں حقاً
حقاً یا رسول اللہ! اس میرے مالک کا ہاتھ نہ کاٹیں کیونکہ مدعی منافق ہے
اور دونوں گواہ بھی منافق ہیں انھوں نے حضور کی عداوت اور دشمنی کی
بنیاد پر میرے مالک کے ہاتھ کٹوانے کا منصوبہ بنایا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اونٹ کے مالک سے پوچھا "وہ کونسا
عمل ہے جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے تجھے اس مصیبت سے بچا
لیا ہے؟" عرض کیا حضور میرے پاس کوئی بڑا عمل نہیں ہے لیکن ایک
عمل ہے وہ یہ کہ اٹھتا بیٹھتا میں حضور کی ذات گرامی پر درود پاک پڑھتا
رہتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "اس عمل پر قائم رہ۔"

اللہ تعالیٰ تجھے دروخ سے یوں ہی بری کر دیگا جیسے تجھے ہاتھ
کٹ جانے سے بری کیا ہے۔ (سبعاۃ الدارین ص ۱۳)

اور تہذیبہ المجالس میں اتنا زیادہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے
اُسے فرمایا "اے میرے پیارے صحابی جب تو بصرہ پر گزرنے لگے گا
تو تیرا چہرہ یوں چمکے گا جیسے چودہویں رات کا چاند چمکتا ہے۔"

(تہذیبہ المجالس ص ۱۶)

یہ ساری برکتیں درود پاک کی ہیں۔ اللہم صل وسلم علی

النبی الامی الکرم علی الہ واصحابہ واولادہ وازواجہ -

الطاهرات المطہرات الطیبات اقمات المؤمنین الی یوم الدین۔

(۱۷) ایک شخص پر ظالم بادشاہ کا عتاب نازل ہوا۔ اُس کا بیان ہے کہ میں جنگل کی طرف بھاگ گیا۔ ایک جگہ ایک خط بھینچ کر یہ تصور کیا کہ یہ آفت نے دو جہاں کا روضہ مقدمہ ہے۔ اور میں نے ایک ہزار بار درود پاک پڑھ کر دربار الہی میں عرض کیا ”یا اللہ! میں اس روضہ پاک کے لیے تیرے دربار میں شفیع بنانا ہوں مجھے اس ظالم بادشاہ کے خوف سے امن عطا فرما۔“ ہاتھ سے ندا آئی ”میرا حبیب بہت اچھا شفیع ہے وہ اگرچہ مسافت میں بہت دور ہے لیکن مرتبے اور بزرگی میں قریب ہے۔ جا! ہم نے تیرے دشمن کو ہلاک کر دیا ہے۔“

جب میں واپس آیا تو پتہ چلا کہ وہ ظالم بادشاہ مر گیا ہے۔

(نزہۃ المجالس ص ۱۸)

(۱۸) ایک شخص کو انحصار بول (پیشاب کی بندش) کا عارضہ لاحق ہوا جب وہ علاج معالجہ سے عاجز آگیا تو اُس نے عالم زاہد عارف بانہ شیخ شہاب الدین ابن ارسلان کو خواب میں دیکھا اور انکی خدمت میں اُس عارضہ کی شکایت کی آپ نے فرمایا ”ایسے بندہ خدا تو تریاق مجرب کو چھوڑ کر کہاں کہاں بھاگ پھرتا ہے۔“

سے پڑھا! اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی وَبَارِكْ عَلٰی رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْاَمْرِ وَالْحُجَّاجِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَلْبِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْقُلُوْبِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی جَسَدِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْاَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَبْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُوْرِ۔“

جب میں بیدار ہوا تو میں نے یہ درود پاک پڑھنا شروع کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دیدی۔

(نزہۃ المجالس ص ۱۸)

والحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی حبیبہ سید
محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین ؎

(۱۹) حضرت عبداللہ بن سلامؓ صحابی فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان
غنی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا سلام کرنے کیلئے، تو حضرت عثمان ذوالنورین
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ”مرحبا! اے بھائی! میں نے رات
عالم روایا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زیارت کی ہے مجھے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ڈول دیا میں نے اس میں سے سیر
ہو کر پیا ہے جسکی ٹھنڈک نہیں ابھی تک محسوس کر رہا ہوں۔“
میں نے پوچھا ”حضرت آپ پر یہ عنایت کس وجہ سے ہے؟“
فرمایا ”کثرت درود پاک کی وجہ سے۔“

(مساعدة الدارين ص ۱۳۲)

۴ مولائی صل وسلم دائماً علی حبیبک خیر الخلق کلہم
(۲۰) علی بن عیسیٰ وزیر نے فرمایا کہ میں کثرت سے درود پاک
پڑھا کرتا تھا۔ اتفاقاً مجھے بادشاہ نے وزارت سے معزول کر دیا تو میں
نے خواب میں دیکھا کہ میں دراز گوش پر سوار ہوں اور پھر دیکھا کہ آقاؐ نے
دو جہاں رحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف فرما ہیں میں براہ
ادب جلدی سے سواری سے اتر کر بیدل ہو لیا۔ تو حضورؐ نے فرمایا اے
علی! اپنی جگہ واپس چلا جا۔ آنکھ کھل گئی صبح ہوئی تو بادشاہ نے مجھے
بلا کر وزارت سونپنے کی یہ برکت درود پاک کی ہے۔

(مساعدة الدارين ص ۱۳۳)

اس سے واقف میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا وزیر صاحب کو
فرمانا کہ اپنی جگہ واپس جاؤ! اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے تمہیں کرسی
وزارت پر بحال کر دیا ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

کشتی نوح میں نازم و مدین بطن ماہی میں یونس کی فریاد پر
اُس کا نام نامی اے صلی علی ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آگیا
(۲۱) حضرت ابو سعید شعبان قرشی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ

میں ۸۸۰ھ میں بیمار ہو گیا، ایسا بیمار ہوا کہ موت کے قریب پہنچ گیا تو میں
نے وہ قصیدہ جس میں میں نے دو جہاں کے سردار رفیع الشان شفیع اعظم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مدح لکھی تھی پڑھ کر جناب الہی میں فریاد
کی اور شفا طلب کی اور میری زبان درود پاک کے ورد سے تر تھی۔

جب صبح ہوئی تو مکہ مکرمہ کا ایک باشندہ شہاب الدین احمد آیا۔
اور کہا آج رات میں نے بڑا اچھا خواب دیکھا ہے کہ میں اپنے گھر سویا ہوا
تھا اور اذان کا وقت تھا میں نے دیکھا کہ میں حرم شریف میں بابِ عمرہ
کے پاس کھڑا ہوں اور کعبہ مکرمہ کی زیارت کر رہا ہوں۔ اچانک وہ
رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف لائے حضور صلی اللہ علیہ
والہ وسلم چل رہے ہیں اور خلقِ خدا کو نظارہ ہے۔

میرے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم بابِ مدرستہ منصوریہ سے گذر کر
بابِ ابراہیم کی طرف تشریف لا کر رباطِ حموری کے دروازے کے پاس
ضیاء حموی کے چبوترے پر تشریف لائے۔ اور تو اس چبوترے پر بیٹھا
تھا۔ تیرے نیچے سبز رنگ کا جامے نماز تھا۔ اور تو رکنِ یمانی کی طرف

منہ کر کے بیت اللہ کی زیارت کر رہا تھا۔

جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تیرے سامنے تشریف لائے تو اپنے دلہنے دست مبارک کی شہادت کی انگشت مبارک سے اشارہ فرمایا اور دو مرتبہ فرمایا "وعلیک السلام یا شعبان ! یہ میں اپنے کانوں سے سن رہا تھا۔ اور اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔

میں نے شیخ شہاب الدین احمد سے پوچھا کہ میں اسوقت کس حال میں تھا؟ تو فرمایا "تو اپنے قدموں پر کھڑا عرض کر رہا تھا "یا سیدی! یا رسول اللہ، صلی اللہ علیہ وسلم باب صفا سے اوپر چڑھ گئے۔ اور تو اپنے مکان کی طرف لوٹ گیا۔" یہ سن کر میں نے شیخ شہاب الدین احمد سے کہا "اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور آپ پر احسان کرے اگر میری جان میرے ہاتھ میں ہوتی تو میں آپ کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کر دیتا۔" (سعادة الدارين ص ۱۳۱)

(۲۲) شیخ ابوالقاسم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرے گھر شیخ ابو عمران بردی تشریف لائے اتفاق سے وہاں حضرت شیخ ابو علی خراز بھی موجود تھے میں نے دونوں کیلئے کھانا تیار کیا۔ میرے والد ماجد کو زکام کا ایسا عارضہ تھا کہ ان کا ناک بند رہتا تھا۔ یہ معلوم کر کے شیخ ابو عمران نے شیخ ابو علی سے کہا "آپ ابوالقاسم کے والد صاحب کی ہتھیلی میں دم کریں۔" انھوں نے جب میرے والد ماجد کی ہتھیلی میں پھونک لگائی، تو اللہ تعالیٰ کی قسم! نہایت تیز خوشبو ستوری جیسی مہکی اور اس خوشبو

۱۰۔ تو وہ اتنی زیادہ تیز خوشبو ستوری جیسی مہکی اور اس خوشبو

نے میرے والد ماجد کے نتھنے پھاڑ دیے۔ اور خون برسے لگا خوشبو
سارے گھر میں پھیل گئی۔ بلکہ ہمارے ہمسائیوں کے گھروں تک پہنچ گئی۔
(سَعَادَةُ الدَّائِمِینِ ص ۱۳۲)

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَرَحْمَتِ الْعَالَمِينَ شَفِيعِ الْمَذْنِبِينَ
وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَذُرِّيَّتِهِ. وَأَنْزِلْ رَاجِعَ الطَّاهِرَاتِ اِمْحَلَّتِ
الْمُؤْمِنِينَ بَعْدَ دِرْجِلِ الصَّحَابِيِّ وَالْقَفَارِ وَبَعْدَ دَاوِلَقِ النَّبَاتِ
وَالْأَشْجَارِ وَبَعْدَ دَقْطَرِ الْأَمْطَادِ وَبَعْدَ دَكَلِ ذَرَّةٍ وَوَرَقَةٍ وَ
قَطْرَةٍ مِائَةِ أَلْفِ أَلْفِ مَرَّةٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هـ

اَيْمَانِ افروز واقعہ

۲۳) بَعَثَ اللّٰہ میں ایک تاجر رہتا تھا جو کہ بہت الدار صاحب
ثروت تھا اس کا کاروبار اتنا وسیع تھا کہ سمندروں اور خشکی میں اُسکے
قافے رواں دواں ہوتے تھے لیکن اتفاق سے گردش کے دن آگئے۔
کاروبار ختم ہو گیا قرضے سر پر چڑھ گئے ہاتھ خالی ہو گئے۔ قرضہ خواہوں
نے پریشان کر دیا ایک صاحب دین آیا اس نے اپنے قرضہ کا مطالبہ
کیا۔ مقروض نے معذرت کی لیکن صاحب دین نے کہا ہم نے تیرے
ساتھ وفا کا معاملہ کیا تھا مگر تجھ میں وفا نہیں پائی۔ مقروض نے کہا: خدا
یکلے مجھے رسوا نہ کر میرے ذمے اور لوگوں کے بھی قرضے ہیں آپ
کے ایسا کرنے سے وہ بھی بھڑک اٹھیں گے۔ حالانکہ میرے پاس کچھ بھی
نہیں ہے۔ صاحب دین نے کہا: میں تجھے ہرگز نہیں چھوڑں گا اور

ص۔ اُس کا پانصد دینار قرضہ تھا۔

اُسے عدالت میں قاضی کے ہاں لے گیا۔

قاضی صاحب نے پوچھا "تو نے اس سے قرض لیا ہوا ہے؟"
مقروض نے کہا "ہاں لیا تھا؛ لیکن اس وقت میرے پاس کوئی چیز نہیں
کہ میں ادا کر سکوں۔" قاضی صاحب نے ضامن مانگا "ضامن دو ورنہ جیل
جاؤ!" ضامن یلنے گیا مگر کوئی شخص ضمانت اٹھانے کیلئے تیار نہ ہوا۔

صاحب دین نے اُسے جیل بھیجنے کا مطالبہ کیا۔ مقروض نے
منت سماجت کی لیکن کسی کو رحم نہ آیا۔ آخر کار صاحب دین سے عرض
کیا کہ اللہ کے نام پر مجھے آج رات پچوں میں گزارنے کی مہلت دی جائے
کل میں خود حاضر ہو جاؤنگا اور پھر مجھے پیشکش جیل بھیج دینا، پھر میری قبر
بھی وہیں ہوگی مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کوئی سبیل بنا دے۔

یہ سن کر صاحب دین نے ایک رات کیلئے بھی ضامن مانگا۔
مقروض نے کہا اس رات کیلئے میرے ضامن بدینے کے تاجدار ہیں صلی
اللہ علیہ والہ وسلم۔ صاحب دین نے منظور کر لیا اور وہ مقروض گھر آگیا
لیکن غمزدہ حد درجے کا پریشان۔ دیکھ کر بیوی نے سبب پوچھا تو
سارا ماجرا کہہ سنایا اور بتایا کہ آج کی رات کیلئے آقائے دو جہاں صلی
اللہ علیہ والہ وسلم کو ضامن دے کر آیا ہوں۔

بیوی جو کہ نہایت ہی بیدار بخت عورت تھی۔ اُس نے تسلی دی
کہ غم نہ کھا فکر کرنے کی کوئی بات نہیں۔ جس کے ضامن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ والہ وسلم ہوں وہ کیوں معنوم و پریشان ہو؟ یہ سن کر غم کا فورہ ہوئے
دھارس بند ہو گئی۔ رات کو درود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ اور درود پاک

پڑھتے پڑھتے سو گیا۔ جب سویا تو اُمت کے والی صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لائے اور تسلی دی اور بشارت سنائی (میرے پیارے امتی کیوں پریشان ہے، فکر مت کر!) تم صبح صبح بادشاہ کے وزیر کے پاس جانا اور اُسے کہنا تمہیں اللہ تعالیٰ کے رسول نے سلام فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ میری طرف سے پانصد دینار قرضہ ادا کر دو کیونکہ قاضی نے اس کے بدلے مجھے جیل بھیجنے کا حکم صادر کیا ہے۔ اور میں اللہ تعالیٰ کے حبیب کی ضمانت پر راج باہر ہوں اور اس امر کی صداقت کہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یوں فرمایا ہے۔ اس کی نشانی یہ ہے کہ آپ محبوب کبریا صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ہر رات ہزار مرتبہ درود پاک پڑھتے ہیں لیکن گزشتہ رات آپ کو غلطی لگ گئی اور آپ شک میں پڑ گئے کہ پورا ہزار مرتبہ پڑھا گیا ہے یا نہیں حالانکہ وہ تعداد پوری ہی تھی۔

یہ فرما کر اُمت کے والی تشریف لے گئے اور وہ مقروض بیدار ہوا بڑا ہی خوش تھا۔ مسرت سے پھولا نہیں سماتا تھا۔ صبح نماز پڑھ کر وزیر صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچا تو وزیر صاحب دروازے پر کھڑے تھے۔ اور سواری تیار تھی پہنچ کر فرمایا "اسلام علیکم!" وزیر صاحب نے سلام کا جواب دیتے ہوئے پوچھا "کون ہو؟ کہاں سے آئے ہو؟" فرمایا "آیا نہیں ہوں بھیجا گیا ہوں۔" وزیر نے استفسار کیا "کس نے بھیجا ہے؟" فرمایا "مجھے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بھیجا ہے" پوچھا "کس لئے بھیجا ہے؟" فرمایا "اس لئے کہ آپ میرا قرضہ جو

کہ پانصد دینار ہے۔ ادا کر دیں۔“ بحسب وزیر نے نشانی طلب کی تو سید العالمین صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان سُنا دیا:

وزیر صاحب سُنتے ہی اُسے مکان کے اندر لے گئے اور بہترین جگہ بٹھا کر عرض کیا ”ایک مرتبہ پھر مجھے میرے آقا کا پیغام سنا دیجئے۔“ وزیر سُن کر باغ باغ ہو گیا اور اُس آنے والے کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا کہ یہ رحمتِ دو عالم اُمت کے والی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زیارت کر کے آپاں پینے والا ہے۔ وزیر صاحب نے کہا ”مرحبا بر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم“ پھر وزیر صاحب نے اُسے پانصد دینار دیئے کہ یہ آپ کے گھروالوں

کیلئے پھر پانچ سو دیا کہ یہ آپ کے بچوں کیلئے پھر پانچ سو دیا کہ یہ اسیلئے کہ آپ خوشخبری لائے ہیں اور پھر پانصد دینار پیش کئے کہ آپ نے سچا خواب سنا یا ہے۔“ وہ مقروض یہ رقم لے کر خوشی خوشی گھرا آیا اور اُن میں سے پانچ صد دینار گن کر لے لئے اور صاحبِ دین کے گھرا آیا اور اُسے کہا چلو میرے ساتھ قاضی کی عدالت میں چلو اور اپنا قرضہ وصول کرو۔“

جب قاضی کی عدالت میں پہنچے تو قاضی صاحب اُٹھ کر کھڑے ہو گئے اور قاضی صاحب نے اِس مقروض کو مؤدبانہ سلام پیش کیا اور کہا کہ راتِ مدینے کے تاجدار احمد مختار صلی اللہ علیہ والہ وسلم عالمِ رویا میں تشریف لائے تھے اور مجھے حکم دیا کہ اِس مقروض کا قرضہ ادا کر دے۔ اور اِن اپنے پاس سے دے دے۔ یہ سُن کر صاحبِ دین نے کہا میں نے قرضہ معاف کیا اور پانچ سو میں اِس کو بطور نذرانہ پیش کرتا ہوں۔ کیونکہ مجھے بھی سرکارِ دو عالم حبیبِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں ہی حکم دیا ہے

وہ شخص خوش خوشی گھر واپس آگیا تو اس کے پاس چار ہزار دینار تھے ۔
(سعادة السّادین ص ۱۴۷) برکت درود پاک کی ۔

مشکل جو سپرہ آپڑی تیرے ہی نام سے ملی
مشکل کشا ہے تیرا نام، تجھ پر درود اور سلام!

وَاٰمِنْ مَّقْصُطٌ سَے جو پلٹا یگانہ ہو گیا صلی اللہ علیہ
جس کے حضور ہو گئے اس کا زمانہ ہو گیا وَاللّٰہِ وَاَسْلَمُ

(۲۳) حضرت شیخ ابوالحسن بن عارث لیشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ
پابند شرع اور متبع سنت اور درود پاک کی کثرت کرنے والے تھے فرماتے
ہیں کہ مجھ پر گردش کے دن آگئے فقر و فاقہ کی نوبت آگئی اور عرصہ
گذر گیا یہاں تک کہ عید آگئی اور میرے پاس کوئی پیر نہ تھی کہ جس
سے میں بچوں کو عید کرا سکوں نہ کوئی کپڑا نہ کوئی چیز کھانے کو ۔

جب عید کی رات آئی وہ رات میرے لئے نہایت ہی کرب
و پریشانی کی رات تھی ۔ رات کی کچھ گھڑیاں گزری ہوں گی کہ کسی نے
میرا دروازہ کھٹکھٹایا اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ میرے دروازے پر کچھ
لوگ ہیں ۔ جب میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ کافی لوگ ہیں انھوں
نے شمعیں (قندیلیں) اٹھائی ہوئی ہیں اور ان میں سے ایک سفید پوش
جو کہ اپنے علاقے کا رئیس تھا وہ آگے آیا ۔ ہم حیران رہ گئے کہ یہ اس وقت
کیوں آئے ہیں ؟ اس رئیس نے بتایا کہ میں آپ کو بتاؤں کہ ہم
کیوں آئے ہیں آج رات میں سویا تو کیا دیکھتا ہوں کہ شاہ کوئین اُمّت
کے والی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں اور مجھے فرمایا کہ ابوالحسن

اور اُس کے بچے بڑی تنگدستی اور فقر و فاقہ کے دن گزار رہے ہیں۔
 تجھے اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ دے رکھا ہے۔ جا! جا کر اُن کی خدمت
 کر۔ اُس کے بچوں کے کپڑے لے جاؤ! اور دیگر ضروریات خرچہ وغیرہ
 تاکہ وہ اچھے طریقے سے عید کر سکیں اور خوش ہو جائیں۔ لہذا یہ کچھ
 سامان عید قبول کیجئے! اور میں درزی بلا کر ساتھ لایا ہوں جو یہ کپڑے
 ہیں لہذا آپ بچوں کو بلائیں تاکہ اُن کے لباس کی پیمائش کر دیں اُن
 کے کپڑے بدل جائیں۔ پھر اُس نے درزیوں کو حکم دیا کہ پہلے بچوں
 کے کپڑے تیار کر و بعد میں بڑوں کے۔

لہذا صبح ہونے سے پہلے پہلے سب کچھ تیار ہو گیا اور صبح کو گھر
 والوں نے خوشی خوشی عید منائی۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۷۸)
 یہ برکتیں ساری کی ساری درودِ پاک کی ہیں۔ ”غفر علیہ
 ما عنتم حلیم علیکم بالمؤمنین رحیم۔“ اللہ تعالیٰ
 کے حبیب کو اپنی اُمت پر ایسی شفقت ہے کہ اتنی والدین کو اپنی
 اولاد پر شفقت نہیں ہو سکتی۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ و اصحابہ وسلم۔

دُرودِ پاک کی برکت سے دنیاوی العبادات اور بشراتیں

(۳۵) ایک نیک صالح بزرگ محمد بن سعید بن مطرف فرماتے ہیں
 کہ میں نے اپنے اوپر لازم کیا ہوا تھا کہ اتنی مقدار دُرودِ پاک پڑھ کر سو یا
 کروں گا اور روزانہ پڑھتا رہا۔ ایک دن میں اپنے بالا خانے میں سرگرد

پاک پڑھ کر بیٹھا تھا کہ میری آنکھ لگ گئی اتفاق سے میری بیوی اسی بالا خانے میں سوئی ہوئی تھی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہ ذات گرامی جس پر میں درود پاک پڑھا کرتا تھا یعنی آقائے دو جہاں رسول مکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ والہ وسلم بالا خانے کے دروازے سے اندر تشریف لے گئے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نور سے بالا خانہ جگمگا اٹھا۔ نور و نور ہو گیا۔

پھر سرکار محبوب کبریا صاحب لولاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم میرے قریب تشریف لائے اور فرمایا "اے میرے پیارے امتی جس منہ سے تو مجھ پر درود پاک پڑھا کرتا ہے لا! میں اس کو بوسہ دوں" مجھے یہ خیال کر کے (چہ نسبت خاک را با عالم پاک) شرم آئی تو میں نے اپنا منہ پھیر لیا رحمت دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے رخسار پر بوسہ دیا تو ایسی خوشبو مہکی کہ ستوری کیا ہوتی ہے اور اس خوشبو کی مہک کی وجہ سے میری بیوی بیدار ہو گئی اور ہنس مچا دیکھتے ہیں کہ سارا گھر خوشبو سے مہک رہا ہے بلکہ میرے رخسار سے آٹھ دن تک خوشبو کی پیشین نکلتی رہیں۔

(القول البدیع ۱۳۵، سعادة الدارين ص ۱۲۳، جذب القلوب ص ۲۹۵)

اللهم صل وسلم على حبيبك أ طيب الطيبين أ طهر الطاهرين أكرم الاولين والاخيرين وعلى آله وصحابه وذرياته وأزواجه الطاهرات الطيبات أ مهمات المومنين ألى يوم الدين أ كل يوم مائة الف مرة -

(۲۶) ایک شخص خواب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

کی زیارت سے مشرف ہوا تو عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں نے آپ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر سو بار درود پاک پڑھے اس کے اسی سال کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ یہ سن کر حضور نے فرمایا "اس نے سچ کہا ہے۔" صلی اللہ تعالیٰ

علی حبیبہ سیدنا محمد والہ وسلم - (نور الباس ص ۳۱)

(۲۷) ایک بزرگ فرماتے ہیں میں حج کرنے گیا تو وہاں ایک آدمی کو دیکھا جو ہر جگہ کثرت سے درود پاک پڑھتا ہے حرم شریف میں دیکھا طواف کرتے دیکھا منیٰ میں دیکھا عرفات میں دیکھا قدم اٹھاتا ہے تو درود پاک قدم رکھتا ہے تو درود پاک -

آخر میں نے سوال کیا "اے اللہ کے بندے! یہاں ہر مقام کی عیحدہ علیحدہ دعائیں ہیں نوافل ہیں مگر تو ہر جگہ درود پاک ہی پڑھتا ہے دعا کی جگہ بھی درود پاک نوافل کی جگہ بھی درود پاک یہ کیوں؟"

یہ سن کر اس نے بتایا کہ میں اپنے باپ کے ساتھ حج کے ارادہ سے خراسان سے چلا جب ہم کوفہ پہنچے تو میرا باپ بیمار ہو گیا اور پھر بیماری دن بدن بڑھتی گئی حتیٰ کہ میرا باپ فوت ہو گیا تو میں نے اس کا چہرہ کپڑے سے ڈھانپ دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب میں نے باپ کے چہرے سے کپڑا اٹھایا تو دیکھا کہ میرے باپ کا چہرہ گدھے کا سا ہو گیا ہے میں بہت سخت گھبرایا اور پریشان ہوا اور مجھے تشویش لاحق ہوئی کہ میں کسی کو کیسے کہہ سکتا ہوں کہ تجھ پر تو بخین میں میری اعانت کرو۔

میں باپ کی میت کے پاس معنوم و پریشان ہو کر اپنا سر زانو میں

ڈال کر بیٹھ گیا۔ اونگھ اُگئی اور دیکھا کہ ایک بزرگ نہایت ہی حسین و جمیل پاکیزہ صورت تشریف لائے اور قریب آ کر میرے باپ کے چہرے سے کپڑا اٹھایا اور ایک نظر میرے باپ کے چہرے کو دیکھا۔ اور کپڑے سے ڈھانپ دیا پھر مجھے فرمایا تو پریشان کیوں ہے؟۔

میں نے عرض کی میں کیوں پریشان اور غمگین نہ ہوں حالانکہ میرے باپ کا یہ حال ہے۔ فرمایا تجھے بشارت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ پر فضل و کرم کر دیا ہے اور کپڑا ہٹا کر مجھے دکھایا۔ میں نے دیکھا تو میرے باپ کا چہرہ بالکل ٹھیک ہو گیا ہے۔ اور چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا ہے۔ جب وہ بزرگ جانے لگے تو میں نے اُن کا دامن تمام لیا اور عرض کیا کہ آپ یہ تو بتاتے جائیں کہ آپ کون ہیں؟ آپ کا تشریف لانا ہمارے لئے باعث برکت و رحمت ہوا آپ نے میری بیسی میں مجھ پر رسم فرمایا۔

یہ سن کر فرمایا تین ہی شیفع جہراں ہوں میں ہی گناہگاروں کا سہارا ہوں میرا نام محمد مصطفیٰ ہے (صلی اللہ علیہ والہ وسلم)۔ یہ سن کر میرا دل باغ باغ ہو گیا۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! خدا کیلئے یہ تو فرمائیے کہ میرے باپ کا چہرہ کیوں تبدیل ہو گیا تھا؟

فرمایا کہ تیرا باپ سود خور تھا اور قانونِ قدرت ہے کہ سود خور کا چہرہ یا دنیا میں تبدیل ہوگا یا آخرت میں اور تیرے باپ کا چہرہ دنیا میں ہی تبدیل ہو گیا تھا لیکن تیرے باپ کی یہ عادت سچی کہ رات بستر پر لیٹے سے پہلے سو بار (اور بعض کتابوں میں تین سو بار اور بعض کتابوں

میں ہے کہ وہ کثرت سے مجھ پر درود پاک پڑھا کرتا تھا اور جب اس پر یہ مصیبت آئی تو اس نے مجھ سے فریاد کی تھی وانا غیث، لمن یکتثر الصلوة علی۔ یعنی میں ہر اس شخص کا فریاد رس ہوں جو مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے۔

سعادة الدارين ۱۳۵، نزہۃ الناطقین ص ۳۲، رونق الجاسم ص ۱۲، تنبیہ الغافلین ص ۱۲
 ”وعظ بنے نظیر“ میں اتنا زیادہ ہے کہ جب صبح ہوئی تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ لوگ چاروں طرف سے جوق درجوق آ رہے ہیں۔ میں حیران تھا کہ ان کو کس نے خبر کر دی ہے میں نے ان آنے والوں سے پوچھا کہ تمہیں کیسے پتہ چلا انہوں نے بتایا کہ ہم نے ایک ندا سنی ہے کہ جو چاہے کہ اس کے گناہ بخش دیئے جائیں وہ فلاں جگہ فلاں شخص کی نماز جنازہ میں شریک ہو جائے پھر نہایت ہی احتیاط سے ہمیں نہ تکہین کی گئی اور بڑی عزت و شان کے ساتھ نماز جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا گیا۔ (ص ۲۳)

(۲۸) حضرت شیخ عبدالواحد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا۔ میں حج کئے روانہ ہو تو میرے ساتھ ایک اور آدمی ہو گیا میں نے اس کو دیکھا کہ وہ کھڑا ہو تو درود پاک پڑھا ہو تو درود پاک پڑھا ہو تو درود پاک پڑھا ہو تو درود پاک پڑھا ہو۔

میں نے اس سے اس کا سبب دریافت کیا تو اس نے بتایا کچھ سال ہوئے میں اپنے باپ کے ساتھ مکہ مکرمہ روانہ ہوا جب ہم حاضری دے کر واپس ہوئے تو ایک منزل پر ہم اترے اور آرام کیا

میں سو گیا تو خواب میں کسی نے آکر کہا "اے اللہ کے بندے! اٹھا! تیرا باپ فوت ہو گیا ہے اور اس کا حال دیکھ! اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا ہے۔" میں گھبرا کر اٹھا باپ کے منہ سے کپڑا اٹھایا تو دیکھا وہ فوت ہو چکا تھا اور اس کا چہرہ سیاہ ہو چکا تھا۔

میں غمزدہ اور پریشانی کی حالت میں بیٹھا تھا کہ مجھے پھر نیند آ گئی میں نے عالم رویا میں دیکھا کہ میرے باپ کے پاس چار سو ڈانی کھڑے ہیں انکے ہاتھوں میں لوہے کی گمڑیاں ہیں ایک سر کے پاس تھا۔ ایک پاؤں کے پاس ایک دائیں جانب اور چوتھا بائیں جانب تھا۔ ابھی وہ مارنے نہ پائے تھے کہ اچانک ایک بزرگ حسین و جمیل چہرہ، سبز پیراہن زیب تن ہے تشریف لائے۔

اتنے ہی فرمایا پیچھے ہٹ جاؤ! یہ سن کر وہ چاروں پیچھے ہٹ گئے اور اس مرد بزرگ نے میرے باپ کے چہرہ سے کپڑا ہٹایا اور منہ پر ہاتھ مبارک پھیر دیا۔ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اٹھا! اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کا چہرہ منور اور روشن کر دیا ہے۔ میں نے عرض کی "آپ کون ہیں؟" تو فرمایا "میں محمد رسول اللہ ہوں (صلی اللہ علیہ والہ وسلم)۔"

میں اٹھا اور میں نے کپڑا اٹھایا تو میرے باپ کا چہرہ روشن تھا جگمگا رہا تھا۔ پھر میں نے اچھے طریقے سے کفن و دفن کر دیا اور بتایا کہ میرا باپ کثرت سے درود پاک پڑھا کرتا تھا۔

(سعادة الدارين ص ۱۲۶)

ہر کہ باشد عامل صلواتیام
آتش دوزخ شود بروے حرام
بر محمد رساںم صلاام
آل شفیع مجراں یوم القیتام

(۲۹) ذہرۃ الریاض میں ہے کہ ایک دن جبریل علیہ السلام دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! میں نے آج ایک عجیب و غریب واقعہ دیکھا ہے حضور نے پوچھا "وہ واقعہ کیا ہے؟" جبریل علیہ السلام نے عرض کی "یا رسول اللہ! مجھے کوہ قاف جانے کا اتفاق ہوا مجھے وہاں آہ و فغاں رُونے چلانے کی آوازیں سنائی دیں جدھر سے آوازیں آ رہی تھیں میں ادھر کو گیا تو مجھے ایک فرشتہ دکھائی دیا جب کو میں نے اُس سے پہلے آسمان پر دیکھا تھا جو کہ اُس وقت بڑے اعزاز و اکرام میں رہتا تھا۔ وہ ایک نورانی تخت پر بیٹھا رہتا۔ ستر ہزار فرشتے اُس کے گرد و صف بستہ کھڑے بہتے تھے۔ وہ فرشتہ سانس لیتا تھا تو اللہ تعالیٰ اُس سانس کے بدلے ایک فرشتہ پیدا کر دیتا تھا لیکن آج میں نے اُسی فرشتہ کو کوہ قاف کی وادی میں، سرگرداں و پریشاں آہ و زاری کنندہ دیکھا ہے۔ میں نے اُس سے پوچھا کیا حال ہے؟ اور کیا ہو گیا؟"

اُس نے بتایا "معرج کی رات جب میں اپنے نورانی تخت پر بیٹھا تھا میرے قریب سے اللہ تعالیٰ کے حبیب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم گزرے تو میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی تعظیم و تکریم کی پرواہ نہ کی۔ اللہ تعالیٰ کو میری یہ ادائیہ بڑی پسند نہ آئی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ذلیل کر کے نکال دیا۔ اور اُس بلندی سے اُس پستی

میں پھینک دیا۔ پھر اُس نے کہا "اے جبریل! اللہ کے دربار میں میری سفارش کرو کہ اللہ تعالیٰ میری اس غلطی کو معاف فرمائے اور مجھے پھر بحال کر دے۔"

یا رسول اللہ! میں نے اللہ تعالیٰ کے دربار بے نیاز میرے نہایت عاجزی کے ساتھ معافی کی درخواست کی۔ دربار الہی سے ارشاد ہوا "اے جبریل! اُس فرشتہ کو بتادو اگر وہ معافی چاہتا ہے، تو میرے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر درود پاک پڑھے۔"

یا رسول اللہ! جب میں نے اُس فرشتہ کو فرمان الہی سنایا تو وہ سنتے ہی حضور کی ذات گرامی پر درود پاک پڑھنے میں مشغول ہو گیا۔ اور پھر میرے دیکھتے ہی دیکھتے اُس کے بال و پر نکلنا شروع ہو گئے اور چہرہ اس ذلت و پستی سے اُڑ کر آسمان کی بلندیوں پر جا پہنچا اور اپنی مسند اکرام پر براجمان ہو گیا۔ (معانی البقرة ص ۳۱ جلد اول)۔

(۳۰) شب معراج سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عجائبات دیکھے اُن میں سے ایک یہ دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک فرشتہ دیکھا اُس کے پر جلے ہوئے تھے۔

یہ دیکھ کر فرمایا "اے جبریل! اُس فرشتہ کو کیا ہوا؟ عرض کی "یا رسول اللہ! اُس فرشتے کو اللہ تعالیٰ نے ایک شہر تباہ کرنے کیلئے بھیجا تھا اس نے وہاں پہنچ کر ایک شیر خوار بچے کو دیکھا تو اسے رحم کیا یہ اسی طرح واپس آگیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے یہ سزا دی ہے۔"

یہ سن کر حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "اے

جبریل! کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ جبریل علیہ السلام نے عرض کی قرآن پاک میں موجود ہے والی لغفار لمن تاب یعنی جو توبہ کرے میں اُسے بخش دیتا ہوں۔

یہ سن کر سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دربار الہی میں عرض کی "یا اللہ! اس پر رحمت فرما! اس کی توبہ قبول فرما" اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اس کی توبہ یہ ہے کہ آپ پر دس بار درود پاک پڑھے آپ نے اس فرشتے کو حکم سنایا تو اس نے دس بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ نے اُسکو پر بال عطا فرمائے اور وہ اوپر کو اڑ گیا اور ملائکہ میں یہ شور برپا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے درود پاک کی برکت سے "مکروہیین" پر رحم فرمایا ہے۔
(ردنق البھاس ص ۷)

اللحم مل وسلم دائماً ابداً علی حبیبک خیر الخلق کلهم

(۳۱) ایک دن حضرت توکل شاہ صاحب نے فرمایا "ہمارا ہمیشہ کا معمول تھا کہ ہم عشاء کے وقت درود پاک کی دو سچ پڑھ کر سوتے تھے۔ اتفاقاً ایک دن ناغہ ہو گیا۔ ہم نے وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ فرشتے بہت ہی خوش الحانی سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت پڑھ رہے ہیں تعریف کر رہے ہیں اور اسی اشار میں فرشتوں نے یہ بھی کہہ دیا کہ اے وضو کر نیوالو! دو سچ درود پاک کی پڑھ لیا کرو! ناغہ نہ کیا کرو!"
(ذکر خیر ص ۱۹۶)

(۳۲) حضرت ابوالحسن بغدادی نے ابن حامد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ان کی وفات کے بعد عالم رویا میں دیکھا اور دریافت کیا کہ

اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور مجھ پر رحم فرمایا پھر ابوالحسن بغدادی نے کہا ”مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس کی وجہ سے میں جنتی ہو جاؤں“۔

ابن حامد نے فرمایا ہزار رکعت نفل پڑھ اور ہر رکعت میں ہزار بار قل ھو اللہ احد پڑھ۔ ابوالحسن نے کہا ”مجھ میں اتنی طاقت نہیں“ ابن حامد نے فرمایا ”اگر یہ نہیں کر سکتا تو ہرات رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ہزار بار درود پاک پڑھا کر!“ (اقول البدیع ص ۱۱)

(۳۲) حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے جو درود پاک کی برکات دیکھی ہیں ان میں سے ایک یہ کہ میرا ایک دوست فوت ہو گیا اور میں نے اُسے خواب میں دیکھا۔ میں نے اس کے احوال دریافت کئے تو اُس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا اور اپنے فضل سے عزت و اکرام عطا کیا ہے۔

پھر میں نے پوچھا ”اے بھائی! کیا آپ پر ہمارا حال بھی کچھ بھرا ہوا ہے یا نہیں؟“ اُس نے کہا ”اے بھائی! تجھے بشارت ہو کہ تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیقیوں سے ہے۔“ میں نے پوچھا یہ کس وجہ سے ہے؟“ تو اُس نے بتایا کہ اس وجہ سے کہ تو نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھی ہے۔“ (سعادۃ الدارین ص ۱۱)

(۳۲) نیز حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہ نے فرمایا حکومت کے دو سپاہی تھے جن کو میں جانتا تھا۔ وہ دونوں فوت ہو گئے۔ بعد ازاں میں نے ان دونوں کو دیکھا تو میں نے پوچھا کیا تم

دونوں فوت نہیں ہو چکے۔ دونوں نے کہا "ہاں! ہم فوت ہو چکے ہیں۔" پھر میں نے پوچھا خدا کیلئے مجھے بتاؤ! کہ تمہارا کیا حال ہے؟ دونوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہم پر رحم فرمایا ہے۔ میں نے کہا تم جب فوت ہوئے تھے تو تم حکومت کے سپاہی تھے۔ انھوں نے کہا ہاں! ایسے ہی ہے لیکن ہم طاعون سے مرے تھے تو اللہ تعالیٰ نے فضل و کرم فرمایا اور ہمیں بخش دیا۔ میں نے سوال کیا کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ تم پر ہمارا حال بھی کچھ ظاہر ہوا ہے یا نہیں؟۔ انھوں نے کہا آپ کو خوشخبری ہو کہ آپ صہیقوں میں سے ہیں۔

پھر میں نے کہا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا وہ متعجب ہے؟ دونوں نے کہا ہاں! اللہ کی قسم! آپ کیلئے اللہ تعالیٰ کے نزدیک خیر کثیر ہے میں نے پوچھا یہ کس وجہ سے ہے؟ تو دونوں نے بتایا کہ آپ نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھی ہے اس وجہ سے یہ اجر ہے۔

پھر میں نے ایک دوست کے متعلق سوال کیا جو فوت ہو چکا تھا۔ انھوں نے بتایا کہ وہ خیریت سے ہے۔ پھر میں بیدار ہو گیا اور میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُمید رکھتا ہوں کہ وہ ہمیں نفع دے اور رسول اکرم شیخ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کثرت سے درود پاک پڑھنے کی محنت عطا فرمائے۔ (سعادة الدارين ص ۱۱)

(۳۵) نیز شیخ احمد بن ثابت مغربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

جو میں نے درود پاک پڑھنے کے فیوض و برکات دیکھے ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایک دن میں رات کے آخری حصے میں اٹھا وضو کیا نماز تہجد پڑھی اور دیوار کے ساتھ پشت لگا کر صبح کے انتظار میں بیٹھ گیا تو مجھے غیث مل گئی کیا دیکھتا ہوں کہ کچھ لوگ میرے قریب چل رہے ہیں میں ان کے ساتھ چلا اور میں ایک نوجوان نو عمر کے پاس پہنچ گیا چونکہ وہ میرا ہم عمر تھا اس لئے مجھے اس سے انس ہوا تو میں سو جلدی سے اس کی طرف گیا تاکہ اس سے پوچھوں کہ آپ لوگ کون ہیں؟ میں نے اس کے قریب جا کر سوال کیا اے اللہ کے بندے! میں تجھ سے اللہ تعالیٰ کے نام پر اور اس کے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام پر پوچھتا ہوں کہ آپ کس مخلوق سے ہیں؟

اس نے کہا ہم جن ہیں اور ہم مسلمان ہیں اور ہم جنوں میں سے ایک بزرگ (عابد) جن کی زیارت کیلئے جاسے ہیں۔ مگر یہ اس نے پست آواز میں کہا۔ پھر میں نے سوال کیا اللہ تعالیٰ کے نام پر اور ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام عظیم السلام کے نام سے سوال کرتا ہوں کہ آپ لوگ کون ہیں؟ تو اس نے بلند آواز سے کہا ہم مسلمان جن ہیں۔ اسکی اس بات کو سنبھلے سن لیا۔

پھر ہم چلتے گئے یہاں تک کہ ایک شہر پہنچ گئے جس کو میں نہیں جانتا تھا۔ ہم شہر میں داخل ہوئے تو اس نوجوان ساتھی نے مجھے قسم دے کر کہا کہ ہمارے گھر چلو تاکہ میری والدہ آپ کی زیارت کرے

میں اُس کے ساتھ اُسکے گھر چلا تو اُس ساتھی نے اپنی والدہ سے کہا
 "اُمّی جان! یہ ہے احمد بن ثابت۔"

یہ سن کر اُسکی والدہ نے پوچھا آپ احمد بن ثابت ہیں؟ تو میں
 نے اُس کو سلام کیا اور پھر پوچھا "آپ لوگوں کو کیسے معلوم ہے کہ میں
 احمد بن ثابت ہوں؟" اس پر اُس ساتھی کی والدہ نے کہا "ہم اُس وقت
 سے تجھے جانتے ہیں جبکہ آپ نے درود پاک کے متعلق کتاب
 لکھنا شروع کی تھی۔" پھر میں نے سوال کیا کہ کیا تم کسی ولی اللہ کو جانتے
 ہو؟ جس کے ساتھ تم دیوبند کا معاملہ کرتے ہو اور اس کی خدمت
 کرتے ہو تو اُس کی والدہ نے کہا "تم صرف سید محمد سعدی کو جانتے ہیں
 جو کہ علاقہ عروسی کے باشندے ہیں۔"

میں نے کہا "بُحان اللہ! کیا اللہ تعالیٰ کا ولی صرف سید
 محمد سعدی ہی ہے؟ تو اُس نے کہا "ہم صرف اُن کو جانتے ہیں۔ اور
 کو نہیں جانتے۔" وہ مرد ہے کہ تمہارے نزدیک چھپا ہوا ہے لیکن ہمارے
 جنوں کے ہاں اُس کی ولایت ظاہر ہے۔"

پھر میرے اُس ساتھی نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اُس اللہ والے
 کے پاس لے گیا جس کی زیارت کیلئے ہم چلے تھے تو میں نے انھیں
 اونچے مکان میں دیکھا کہ ایک جماعت اُن کے ساتھ ہے اور وہ ذکر الہی
 میں مشغول ہیں۔ اور حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود،
 پاک پڑھ رہے ہیں اور وہ بار بار یوں عرض کرتے ہیں۔ "ما طلعت
 شمس ولا قمر اذ هو من وجهك يا سيد البشر" یعنی

اے انسانوں کے سردار! نہیں چمکا کبھی سوج نہ چاند، جو آپ کے
چہرہ انور سے زیادہ روشن ہو" (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔

اور جب اس بزرگ نے مجھے دیکھا تو اٹھ کھڑے ہوئے اور میرا
ہاتھ پکڑ کر مجھے سلام کرنے کے بعد اپنے پاس بٹھالیا اور جو لوگ وہاں
حاضر تھے وہ خاموش ہو گئے وہ بزرگ اپنے ہم نشینوں کی طرف
متوجہ ہوئے اور فرمایا "یہ ہے احمد بن ثابت"۔

یہ سن کر ان کے ہم نشین کھڑے ہو گئے اور میرے پاس آگئے
پھر میں نے کہا "اے میرے آقا! میں اللہ تعالیٰ اور محمد مصطفیٰ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام پر سوال کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے کیسے
پہچانا ہو سکتا ہے کہ وہ احمد بن ثابت کوئی اور ہو جس کی تعریف آپ
نے اپنے معتقدین سے کی ہے"۔ فرمایا نہیں! بلکہ وہ آپ ہی ہیں۔

پھر میں نے پوچھا کہ آپ مجھے کب سے جانتے ہیں تو فرمایا
جب سے آپ نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھنا شروع کی
ہے۔ اس وقت سے ہم آپ کو جانتے ہیں۔ آپ کیلئے بشارت
ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں آپ کیلئے خیر و بھلائی ہے۔ اور آپ
ڈریں نہیں۔ پھر میں نے کہا "اے آقا! مجھے خدا تعالیٰ اور رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بتائیں کہ آپ کا نام اور نسب کیا ہے؟
فرمایا میرا نام عبد اللہ بن محمد ہے اور میں شہر واق واق کا رہنے
والا ہوں میں یہاں جنوں کی ملاقات کیلئے آیا ہوں اور پھر میری طرف
متوجہ ہوئے اور وصیت فرمائی کہ درود پاک کی کثرت رکھنا اور فرمایا

کہ اس سے آپ کو فوائدِ کثیر حاصل ہوں گے۔

(مَعَادَةُ السَّادِرِينَ ص ۱۱۶)

(۳۶) نیز شیخ احمد بن ثابت مغربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب میں نے درودِ پاک کے متعلق کتاب لکھنا شروع کی میں غارِ ملح میں جو کہ شیخ علی مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر مبارک کے قریب ہے) تھا۔ میں نے تقریباً دو باب لکھے تھے کہ میرے پاس میرے پیرو بھائی حضرت احمد بن ابراہیم حیدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے۔ اور ہم دونوں شیخ احمد بن موسیٰ کے ساتھ اکٹھے ہوئے۔

جب ہم نے عشاء کی نماز ادا کی اور ہر ایک نے اپنا اپنا وظیفہ پڑھا تو اپنے اپنے بستر پر لیٹ گئے میرے ساتھی تو سو گئے اور میں درودِ پاک کے متعلق سوچ رہا تھا۔ جب ایک تہائی رات گزری تو شیخ احمد بن ابراہیم بیدار ہوئے۔

انہوں نے تازہ وضو کیا نوافل پڑھے اور دعا مانگ کر پھر سو گئے اور میں اپنے کام میں مشغول رہا۔ وہ پھر بیدار ہوئے اور مجھے کہا ”اے بھائی! میرے لئے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس دعا سے نفع عطا کرے۔“ میں نے کہا ”آپ کو میرے حال سے کیا ظاہر ہوا ہے۔ کہ میں آپ کیلئے دعا کروں۔“

یہ سن کر فرمایا ”میں نے خواب دیکھا ہے کہ ایک شخص منادی کر رہا ہے جو کوئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ ہمارے ساتھ چلے تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا

اور ہم دونوں چلنے والوں کے ساتھ چل رہے ہیں۔ اچانک ایک مکان
سامنے آگیا اس کا دروازہ بند تھا اور سب لوگ منتظر تھے کہ کب
کھلے چنانچہ میں آگے بڑھا تاکہ دروازہ کھولوں۔

میں نے کوشش کی لیکن مجھ سے دروازہ نہ کھل سکا اور پھر
آپ نے کہا پیچھے آجاؤ! میں کھولتا ہوں آپ نے آگے بڑھ کر
دروازہ کھولا تو کھل گیا۔ جب دروازہ کھلا تو میں آپ کو پیچھے کسے
خود آگے ہو کر جلدی سے اندر داخل ہوا دیکھا تو رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم جلوۂ افروز ہیں۔

میں نے جب حضور کو دیکھا تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے اپنا چہرہ انور مجھ سے دوسری طرف پھیر لیا، بلکہ
چہرہ انور ڈھانپ لیا اور مجھے فرمایا "اے فلاں! پیچھے ہٹ جا" اور
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی طرف متوجہ ہوئے اور
آپ کو پیکرِ کریمینہ انور کے ساتھ لگایا۔ تو میں پریشان ہو کر بیدار
ہوا اور وضو کر کے نوافل پڑھے کچھ تلاوت کی اور بہ دعا کر کے سو گیا
کہ یا اللہ! مجھے پھر اپنے حبیب پاک کی زیارت کرا۔

جب میں سو گیا تو پھر منہ ہی کی صدا سنائی دی پھر آپ نے
میرا ہاتھ پکڑا اور ہم نے بھاگن شروع کیا جب اس مکان پر پہنچے تو
اسی طرح اسے بند پایا اور لوگ کھٹنے کے انتظار میں کھڑے ہیں پھر
میں اسی طرح آگے بڑھا مجھ سے نہ کھلا اور پھر آپ نے آگے بڑھ کر
کھولا اور پھر میں آپ سے آگے ہو کر جلدی سے اندر داخل ہوا تو دیکھا

حبیب کبریٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہیں پھر مجھے فرمایا
 "اے فلاں! مجھ سے دور ہو جا" اور جب آپ حاضر ہوئے حضور صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ پر بڑی شفقت فرمائی اور آپ کو
 پکڑ کر سینہ انور کے ساتھ لگا لیا۔ تو مجھے یقین ہو گیا کہ آپ
 کا کوئی عمل ہے جس نے رحمت اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کو آپ سے راضی کر دیا ہے اس لیے میں کہتا ہوں کہ آپ میرے
 لئے دعائے خیر کریں۔"

اس واقعہ سے میں نے جان لیا کہ میری نیت خیر ہے اور
 میرا درود پاک مقبول ہے مردود نہیں ہے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ سے
 امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل ہم پر زیادہ کرے گا۔ اور ہم پر
 اپنے حبیب کی زیارت سے احسان فرمائے گا۔ بحرمت اس
 ذات والاصفات کے جس پر وہ خود اور اس کے جن والنس سب
 درود بھیجتے ہیں۔ (سعادة الساریین ص ۳۱)

(۳۷) نیز حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہ نے
 فرمایا کہ میں درود پاک کے فضائل جو دیکھے ان میں سے ایک یہ ہے
 کہ ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ دو آدمی آپس میں جھگڑتے ہیں
 ایک نے کہا امیر سے ساتھ چل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 سے فیصلہ کرا لیں۔

چنانچہ وہ دونوں چلے تو میں بھی ان کے پیچھے ہو گیا دیکھا
 توسید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک بلند جگہ پر جلوہ افروز

ہیں جب حاضر ہوئے تو ایک نے عرض کی "یا رسول اللہ! اس شخص نے مجھ پر گھبر جلا دینے کا الزام لگایا ہے۔"

یہ سن کر شاہ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے تجھ پر افتر کیا ہے اسے اگ کھا جائے گی۔ پھر میں بیدار ہو گیا، اور میں دربار رسالت میں کوئی عرض نہ کر سکا۔ پھر میں نے دربار الہی میں دعا کی یا اللہ! مجھے پھر زیارتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف فرما! دعا کے بعد میں سو گیا دیکھتا ہوں کہ منادی ندا کرتا ہے کہ جو شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ ہمارے ساتھ چلے اور میں نے دیکھا کہ کافی لوگ اس ندا کرنے والے کے پیچھے جا رہے ہیں جن کے لباس سفید ہیں تو میں نے ایک سے پوچھا کہ خدا کیلئے اور رسول اکرم کیلئے مجھے بتاؤ کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہاں تشریف فرما ہیں؟

اس نے کہا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سلاں مکان میں جلوہ گر ہیں۔ یہ سن کر میں نے دعا کی "یا اللہ! درودِ پاک کی برکت سے مجھے اپنے حبیب پاک تک ان لوگوں سے پہلے پہنچا دے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تاکہ میں تنہائی میں زیارت کر سکوں اور اپنی مراد حاصل کر سکوں۔" تو مجھے کسی چیز نے بجلی کی طرح حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار میں حاضر کر دیا جب حاضر ہوا تو دیکھا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تنہا قبلہ رو تشریف فرما ہیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور سے نور چمکتا رہا ہے میں

نے عرض کی الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہؐ۔

یہ سن کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ”مرحباً! فرمایا تو میں اپنے چہرے کے ساتھ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گود مبارک میں لوٹ پوٹ ہو گیا۔ پھر میں نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے کوئی نصیحت فرمائیے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے۔ فرمایا ”دروود پاک کی کثرت کرو۔“ پھر میں نے عرض کی حضور! آپ اس بات کے ضامن ہو جائیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ولی بن جائیں۔“

تو فرمایا ”میں تیرا ضامن ہوں کہ تیرا ایمان پر خاتمہ ہوگا۔“ پھر میں نے وہی عرض کی تو فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ولی سائے کے سائے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہیں کہ ختمِ ایمان پر ہو جائے لہذا میں تیرا ضامن ہوں کہ تیرا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔“

میں نے عرض کی ہاں! یا رسول اللہ مجھے منظور ہے۔“ پھر میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ مجھے حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت کرائے۔ میں یہ دربار رسالت میں عرض کرنے ہی والا تھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”مجھ پر درود پاک کی کثرت کو لازم پکڑو اور اس مقام کی زیارت اور ہر وہ بات جو تجھے درجات تک پہنچانے والی ہے، ہم اس کو پورا کریں گے۔“

پھر میرے دل میں اس بات کی شمت و رعب پیدا ہوا کہ جب میں کون و مکان، زمین و آسمان کے آقا کی زیارت سے نوازا گیا ہوں تو مجھے اور کیا چاہیئے؟ تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ!

ہر نبی و رسول ہر ولی اور حضرت خضر علیہ السلام نے حضور کے نور سے ہی اقتباس کیا ہے اور حضور کے بحرِ ذخار سے سب نے چٹو بھرا ہے تو جب مجھے حضور کی زیارت ہوگئی تو گویا میں نے سب کی زیارت کر لی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔

زاں بعد باقی لوگ جن کو میں پیچھے چھوڑ آیا تھا وہ حاضر ہو گئے اور وہ بند آواز سے پڑھتے آہستہ تھے۔ "الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ" جب وہ حاضر ہوئے تو میں آقاؐ کو دو جہاں صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حضور ایک جانب بیٹھا تھا۔

رسول اکرم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کو بشارتیں دیں لیکن ان کے ساتھ ایک شخص اور بھی آیا تھا اس کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دھتکار دیا۔ اور فرمایا "اے مردود! اے اگ کے چہرے والے! تو پیچھے ہٹ جا! میں نے اس کی صورت دیکھی تو وہ ان آنے والوں جیسی نہ تھی کیونکہ وہ شیطان تھا اور پھر سید دو عالم نور مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان حاضرین کے ساتھ گفتگو سے فارغ ہوئے تو فرمایا "اب تم جاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں برکتیں عطا کرے اور مجھے میرے پوتے کے ساتھ (میری طرف اشارہ کر کے) رہنے دو۔"

تو میں نے عرض کی "یا رسول اللہ! میں سید ہوں؟" فرمایا "ہاں! تو سید ہے۔" میں نے عرض کی "کیا میں حضور کی اولاد پاک سے ہوں؟" فرمایا "ہاں! تو میری نسل پاک سے ہے۔" تو میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر

اداکیا۔ پھر میں نے عرض کیا "حضور مجھے نصیحت فرمائیے جس کے ساتھ اللہ مجھے نفع دے" تو فرمایا "تجھ پر لازم ہے کہ درود پاک کی کثرت کرے اور تو کھیل تماشے سے پرہیز کرے۔"

میں بیدار ہوا تو میں نے سوچا وہ کونسا کھیل تماشا ہے کہ میرے لئے ترک کر دوں۔ میں نے بہتیرا غور کیا مگر مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کیا ہے؟ پھر میں نے خیال کیا شاید کوئی آئندہ رونما ہونے والی کوئی بات ہو "لا حول ولا قوۃ الا باللہ" فعل بد سے دی بچ سکتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

۱. مَعَادَةُ الدَّارِیْنِ ص ۱۵

(۳۸) ابو الفضل قرمسانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میرے پاس ایک شخص فرسان سے آیا اور فرمایا "مجھے خواب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا ہے۔ میں نے دیکھا کہ حضور مسجد نبوی (شرف اللہ تعالیٰ) میں جلوہ افروز ہیں اور مجھے حکم دیا کہ جب تو ہمدان میرے جائے تو فضل بن زمرک کو میرا سلام کہہ دینا تو میں نے عرض کیا حضور اس پر ایسا کرم کس وجہ سے ہے؟ فرمایا وہ روزانہ سو بار مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے۔ جب اس نے ولے نے سرکارِ پیغمبر مبارک پہنچا دیا تو پھر مجھ سے پوچھا کہ وہ درود پاک مجھے بھی بتا دیجئے تو فرمایا میں روزانہ سو بار یا اس سے زیادہ یہ درود پاک پڑھتا ہوں۔"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاَمِيِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَجَوْزِی
اَللّٰهُمَّ مَحْبِبِّ اَصْحٰی اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلِّمْ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهُ۔"

اُس نے مجھ سے یہ درود پاک یاد کر لیا اور قسم کھا کر کہنے لگا کہ میں آپ کو نہیں جانتا تھا اور نہ ہی آپ کا نام جانتا تھا مجھے آپ کا نام اور پتہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا ہے۔

پھر میں نے اُس نے ولے کو کچھ ہدیہ دینا چاہا مگر اُس نے قبول نہ کیا اور کہا کہ میں سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیغام مبارک کو مخطام دنیا کے بدلے نہیں بیچنا چاہتا اور وہ چلا گیا (مَعَادَةُ الدَّائِرَتِ ۱۲۳)

③۹ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو بکر بن مجاہد کے پاس تھا کہ حضرت شیخ شبلی تشریف لائے تو ابو بکر بن مجاہد اٹھ کر کھڑے ہو گئے اُن سے معاف کیا اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ میں نے عرض کیا آپ شبلی کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں؟ حالانکہ اہل بغداد اُن کو دیوانہ خیال کرتے ہیں؟

تو آپ نے فرمایا میں نے اُن کے ساتھ وہی سلوک کیا ہے جو کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُن کے ساتھ کرتے دیکھا ہے۔ اور وہ یوں کہ میں عالم رویا میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے شرف ہوا ہوں اور خواب میں دیکھا کہ خواجہ شبلی وہاں حاضر ہو گئے تو سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قیام فرمایا اور اُن کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ شبلی پر اتنی عنایت کس وجہ سے ہے؟

فرمایا "شبلی ہر نماز کے بعد پڑھتا ہے، لَقَدْ جَاءَكُمْ

رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حلین علیکم بالمؤمنین
 روف رحیم ۵ فان تو توافق حسبى الله لا اله الا هو عليه
 تو کھلت و هو رب العرش العظيم ۵ اور اس کے بعد تین بار یہ
 درود پاک صلی اللہ علیک یا سیدنا یا محمد پڑھتا ہے۔
 اور پھر خواجہ شیخ شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو میں
 نے ان سے پوچھا تو انھوں نے ایسا ہی ذکر کیا
 (سعادة الدارين ص ۱۴۳)

تذکرہ بعض محققین نے فرمایا ہے کہ سرکارِ دو جہاں
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذاتی نام نامی کے ساتھ خطاب مذکور
 ہو وہاں صفاتی نام ذکر کرنا چاہیے۔ لہذا اگر بصیغہ نداء درود پاک پڑھنا
 ہو تو یوں صلی اللہ علیک یا سیدنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک
 یا سیدنا یا حبیب اللہ پڑھا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ادب کی توفیق
 عطا فرمائے۔

حَسْبُنَا اللَّهُ وَلَعْمَ الْوَكِيلُ نعم المولى ونعم النصير
 اہل تشکوال نے اس واقعہ کو بالواقفہ سے نقل
 کیا ہے اس میں ہے کہ جب حضرت ابو بکر بن مجاہد شیخ شبلی کیلئے
 آٹھ کھڑے ہو گئے۔ تو شاگردوں نے چہ میگوئیاں کیں اور پھر حضرت
 ابو بکر بن مجاہد سے عرض کی کہ آپ کے پاس جب محکم کا وزیر علی
 بن عیسیٰ آتا ہے تو آپ اس کیلئے کھڑے نہیں ہوتے مگر شبلی کیلئے
 کھڑے ہو جاتے ہیں۔ تو فرمایا کیا میں ایسے بزرگ کیلئے کھڑا نہ

ہوں جس کا اکرام حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہو! میں نے خواب میں شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی تو مجھے فرمایا اے ابن مجاہد! کل تیرے پاس ایک جنتی مرد آئے گا اس کی تعظیم کرنا اس لئے میں نے شیخ شبلی کی تعظیم کی ہے۔

پھر چند راتوں بعد مجھے خواب میں زیارت نصیب ہوئی تو رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر! تجھے اللہ تعالیٰ عزت عطا فرمائے جسے تو نے ایک جنتی کی عزت کی ہے تو میں عرض کی "یا رسول اللہ! یہ کس سبب سے اس اکرام کا مستحق ہوا ہے؟" فرمایا یہ پانچوں نمازوں کے بعد مجھے یاد کرتا ہے (ورد پاک پڑھتا ہے) اور پھر آیت مذکورہ پڑھتا ہے۔ اور استیصال گزرتے یوں ہی کرتا ہے۔ (سعادة الدارين ص ۱۲)

۴۰ حضرت یحییٰ کرمانی نے فرمایا کہ ایک دن میں ابوعلی بن شاذان کے پاس تھا کہ ایک نوجوان داخل ہوا جس کو ہم میں سے کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔ اس نے ہمیں سلام کیا اور پوچھا تم میں سے ابوعلی بن شاذان کون ہے ہم نے ان کی طرف اشارہ کیا تو اس نے کہا اے شیخ! میں خواب میں سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں سو حضور نے حکم فرمایا کہ ابوعلی بن شاذان کی مسجد پوچھ کر وہاں جانا اور جب تو ان سے ملاقات کرے تو میرا سلام ان کو کہنا۔

یہ کہہ کر وہ نوجوان چلا گیا اور حضرت ابوعلی آئیدہ ہو گئے اور فرمایا مجھے تو کوئی ایسا عمل نظر نہیں آتا کہ جس سے میں اس کرم و عنایت کا

مستحق ہوا ہوں مگر یہ کہ میں صبر کے ساتھ حدیث مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پڑھتا ہوں اور جب بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک یا ذکر پاک آتا ہے تو میں درود پاک پڑھتا ہوں اس کے بعد شیخ ابوعلی دو یا تین ماہ زندہ رہے پھر وصال فرما گئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔
(سعادة الدارين ص ۱۲۷)

(۴۱) حضرت ابوالمواہب شافعی فرماتے ہیں میں خواب میں زیارت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نوازا گیا تو دیکھا کہ آقاؐ نے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے منہ کو بوسہ دیا اور فرمایا میں اس منہ کو بوسہ دیتا ہوں جو مجھ پر ہزار بار دن میں اور ہزار بار رات میں درود پڑھتا ہے۔ پھر فرمایا انا اعطيناك الكوثر کتنا اچھا ورد ہے اگر تو اس کو رات میں پڑھا کرے اور فرمایا تیری یہ دعا ہوئی چاہیے۔ اَللّٰهُمَّ فَجِّرْ كُرْبَانَنَا اَللّٰهُمَّ اَقِلْ عَشْرَتَنَا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا اور درود پاک پڑھ کر یوں کہا کرے واسلام،
علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔

(سعادة الدارين ص ۱۳۲)

(۴۲) نیز حضرت شیخ ابوالمواہب شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے خواب میں زیارت نصیب ہوئی تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے شافعی! تو میری امت کے ایک لاکھ کی شفاعت کرے گا میں نے عرض کیا اے آقا! میرے جیسے یہ انعام کس وجہ سے ہے؟ تو فرمایا تو میرے دو بار میں درود پاک کا بدیہ پیش

کرتا رہتا ہے۔ (سعادۃ الدلین ص ۱۳۲)

(۴۳) نیز ابوالموہب شاذلی قدس سرہ نے فرمایا میں نے ہزار بار درود پاک پڑھنا تھا تو میں نے جلدی جلدی پڑھنا شروع کر دیا تو مجھے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "اے شاذلی! تجھے معلوم نہیں کہ جلد بازی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔"

پھر فرمایا "آہستگی اور ترتیب سے یوں پڑھو اللھم صل علیٰ

سیدنا محمد و علیٰ آل سیدنا محمد۔ ہاں اگر وقت تنگ ہو

تو جو جلدی جلدی پڑھنے میں حرج نہیں ہے پھر فرمایا یہ جو میں نے

تجھ سے کہا ہے کہ آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھ! یہ افضل ہے ورنہ

جیسے بھی تو پڑھے یہ درود پاک ہی ہے اور بہتر یہ ہے کہ جب تو درود

پاک پڑھنا شروع کرے تو اوّل آخر درود تامہ پڑھ لے خواہ ایک ہی

بار پڑھے اور درود تامہ یہ ہے۔ "اللھم صل علیٰ سیدنا محمد و علیٰ آل

سیدنا محمد کما صلیت علی سیدنا ابراہیم و علیٰ آل سیدنا ابراہیم۔

و باریک علی سیدنا محمد و علیٰ آل سیدنا محمد کما بارکت علی سیدنا

ابراہیم و علیٰ آل سیدنا ابراہیم فی العالمین انک حید مجید الخیر السلام

علیک ایہما البتی و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔" (سعادۃ الدلین ص ۱۳۲)

تبصرہ: اس واقعہ سے اور اس کے ماقبل و مابعد دیگر واقعات

سے معلوم ہوا کہ درود پاک میں لفظ سیدنا کہنا محبوب مرغوب ہے۔

(۴۴) حضرت شریف نعمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ حضرت شیخ محمد

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متوسلین میں سے تھے فرمایا میں نے خواب

میں سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ایک بٹے خیمہ
میں جلوہ گریں اور اُمت کے اولیاء کرام حاضر ہو کر یکے بعد دیگرے
سلام عرض کر رہے ہیں اور کوئی صاحب کہہ رہے ہیں کہ یہ فلاں،
ولی اللہ ہے اور یہ فلاں ہے اور انہوں نے حضرات سلام عرض کر کے
ایک جانب بیٹھتے جاتے ہیں۔

حتیٰ کہ ایک جسم غفیر اور بہت سارے لوگ اکٹھے آ رہے ہیں
اور ندا دینے والا کہہ رہا ہے یہ محمد حنفی آ رہے ہیں جب وہ سید العالمین
اکرم الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر
ہوئے تو آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں
پاس بٹھالیا پھر سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا صدیق
اکبر اور فراق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور فرمایا
”میں اس سے محبت کرتا ہوں مگر اسکی پگھڑی جو کہ بغیر شعلہ کے ہے۔“
اور محمد حنفی کی طرف اشارہ فرمایا۔

یہ سن کر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی ”یا رسول اللہ
اجازت ہو تو میں اس کے سر پر پگھڑی باندھ دوں؟“ فرمایا ”ہاں! تو
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنا عمامہ مبارک لے کر حضرت محمد حنفی کے
سر پر باندھ دیا اور بائیں جانب شعلہ چھوڑ دیا۔

یہ خواب ختم ہوا اور جب حضرت شریفِ نعمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے یہ خواب حضرت محمد حنفی رضی اللہ عنہ کو سنایا تو وہ اور ان کے
ہم نشین سب آئندہ ہو گئے۔ پھر حضرت محمد حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

شیخ شریف نعمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے انت وہ جب آپ کو سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو تو آپ عرض کریں کہ محمد حنفی کے کون سے عمل کی وجہ سے یہ نظر عنایت ہے۔ پھر کچھ دنوں کے بعد شیخ شریف نعمانی زیارت کی نعمت سے سرفراز ہوئے اور وہ عرض پیش کر دی رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جو درود پاک ہر روز مجھ پر خلوت میں مغرب کے بعد پڑھتا ہے اور وہ یہ ہے اللہم صل علی محمد والنبی الامی وعلی الہ و

اصحابہ وسلم عدوما علمت وذنہ ما علمت و مل ما علمت اور جب یہ واقعہ حضرت محمد حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا گیا تو فرمایا اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سچ فرمایا اور پھر پگڑی لی اور اس کو سر پر باندھا اور اس کا شملہ چھوڑا پھر سب نے اپنی اپنی پگڑیاں اتاریں اور دوبارہ باندھیں اور ان کے شملے چھوڑے۔ (معاذہ الذین ص ۱۳۳)

مولوی فیض الحسن صاحب سہارنپوری درود پاک بہت پڑھا کرتے تھے خصوصاً جمعہ کی رات کو جاگ کر درود پاک کی کثرت کیا کرتے تھے جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے مکان سے ایک مہینہ تک خوشبو مہکتی رہی۔ (کتاب درود شریف ص ۵۶)

۴۷) لکھنؤ میں ایک کاتب تھا اس نے ایک بیاض کاپی رکھی ہوئی تھی اور اس کی عادت تھی کہ صبح کے وقت جب وہ کتابت شروع کرتا تو شروع کرنے سے پہلے اس کاپی پر درود پاک لکھ لیتا

جب اُس کا آخری وقت آیا تو آخرت کی فکر غالب ہوئی گھبرا کر کہنے لگا دیکھو وہاں جا کر کیا ہوتا ہے؟ اتنے میں ایک مست مجذوب آپہنچے اور فرمانے لگے بابا کیوں گھبراتا ہے وہ بیاض (کاپی) اسرار کے دربار پیش ہے اور اُس پر صا د بن رہے ہیں۔

(زاد السعید ص ۱۳)

(۴۷) ایک دن آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسلامی لشکر کے ساتھ جہاد کیلئے تشریف لے جا رہے تھے راستے میں ایک جگہ پڑا دیکھا اور حکم دیا کہ یہیں پر جو کچھ کھانا ہے کھاؤ! جب کھانا کھانے لگے تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ! روٹی کے ساتھ (نان خورش) سالن نہیں پھر صحابہ کرام نے دیکھا کہ ایک شہد کی مکتی ہے اور بڑے زور زور سے بھنبھناتی ہے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کبھی کیوں شور مچاتی ہے؟ فرمایا یہ کہہ رہی ہے کہ مکھیاں بے قرار ہیں اس وجہ سے کہ صحابہ کرام کے پاس سالن نہیں ہے حالانکہ یہاں قریب ہی غار میں ہم نے شہد کا چھتہ لگایا ہوا ہے وہ کون لانے کیونکہ ہم تو اُسے لائیں سکتیں۔

پھر فرمایا پیارے علی! اس مکتی کے پیچھے پیچھے جاؤ اور شہد لے آؤ! چنانچہ حضرت حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک چوٹی پیالہ بچھڑ کر اُس کے پیچھے ہوئے وہ مکتی آگے آگے اُس غار میں پہنچ گئی اور آپ نے وہاں جا کر شہد صاف مصفا پھڑپھڑایا اور دوبار رسالت میں حاضر ہو گئے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے وہ شہد تقسیم فرما دیا جب

صحابہ کرام کھانا کھانے لگے تو مکھی پھر آگئی اور مجنبضنا شروع کر دیا۔
 صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی یا رسول اللہ! مکھی پھر اسی
 طرح شور کر رہی ہے تو فرمایا میں نے اس سے ایک سوال کیا ہے اور
 یہ اس کا جواب دے رہی ہے میں نے اس سے پوچھا ہے کہ تمہاری
 خوراک کیا ہے مکھی کہتی ہے کہ پہاڑوں اور بیابانوں میں جو پھول پھتے
 ہیں وہ ہماری خوراک ہے۔

میں نے پوچھا پھول تو کڑوے بھی ہوتے ہیں پھیکے بھی بد مزہ بھی
 ہوتے ہیں تو تیرے منہ میں جا کر نہایت شیریں اور صاف شہد کیسے
 بن جاتا ہے۔ تو مکھی نے جواب دیا یا رسول اللہ! ہمارا ایک امیر اور
 سردار ہے اور ہم اس کے تابع ہیں جب ہم پھولوں کا رس چوستی ہیں
 تو ہمارا امیر آپ کی ذات مقدسہ پر درود پاک پڑھنا شروع کرتا ہے اور
 ہم بھی اس کے ساتھ مل کر درود پاک پڑھتی ہیں تو وہ بد مزہ اور کڑوے
 پھولوں کا رس درود پاک کی برکت سے میٹھا ہو جاتا ہے اور اسی کی
 برکت و رحمت کی وجہ سے وہ شہد شفا بن جاتا ہے۔

گفت چوں خوانیم براجم درود میشود شیریں و تلخی را ربود
 اگر درود پاک کی برکت سے کڑوے اور بد مزہ پھولوں کا رس نہایت
 میٹھا شہد بن سکتا ہے تلخی شیرینی میں بدل سکتی ہے تو درود پاک کی
 برکت سے گناہ بھی نیکیوں میں تبدیل ہو سکتے ہیں۔

(مقاصد السالکین ص ۵۳)

یوں ہی درود پاک کی برکت سے ہماری ناممکن نمازیں اور

ناتمام سمجھے و دیگر عبادتیں بھی قبول ہو سکتی ہیں۔ ابو سعید خدریؓ
 آپ کا نام نامی اے صل علیٰ ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آگیا
 (۳۸) ابوصالح صوفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ بعض محدثین
 کرام کو وصال کے بعد خواب میں دیکھا گیا اور پوچھا گیا کہ حضرت کیا
 حال ہے؟ تو فرمایا اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا کہ میری بخشش ہو گئی۔
 پوچھا کس سبب سے؟ تو فرمایا کہ میں نے اپنی کتاب میں سید
 دو عالم شیخ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پاک لکھا ہے
 لہذا درود پاک کی برکت سے بخشش ہو گئی۔

(مسند الدارین ص ۱۲۹)

۴۔ ہر کہ باشد علیٰ صلوا لہم آتش دوزخ شود برے حرام
 (۳۹) عبداللہ بن محمد مروزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اور
 میرے والد ماجد رات کو آپس میں حدیث پاک کا تکرار کرتے تھے تو
 جس جگہ بیٹھ کر تکرار کیا کرتے تھے نور کا ایک ستون دیکھا گیا جو کہ آسمان
 کی بنیادوں تک جاتا تھا۔ پوچھا گیا یہ کیسا نور ہے؟ تو جواب ملا کہ یہ حدیث
 پاک کے تکرار کرتے وقت جو درود پاک کی کثرت ہوتی ہے یہ اس
 درود پاک کا نور ہے۔

(مسند الدارین ص ۱۲۹)

(۵۰) حضرت ابوالعباس خیاط رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ گوشہ نشین
 تھے مجلسوں میں نہیں آتے جاتے تھے ایک دن وہ علامہ محمد ابن رشیق
 کی مجلس میں آئے شیخ ابوالعباس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا تم پڑھو
 اپنا کام کرو! میں توبہ کیلئے حاضر ہوا ہوں کہ میرے خواب میں میرے دو عالم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا ہوں، مجھے
آقاؐ نے دو جہاں سیدنا انس و جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا کہ ابن شریق کی مجلس میں جایا کرو! کہ وہ مجھ پر درود
پاک بہت پڑھتا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا محمد والہ وسلم۔

(معاذہ الدین منہ ۱۳)

⑤ حضرت شیخ عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا
ہمارا ایک ہمسایہ تھا جو کہ بادشاہ کا ملازم تھا۔ اور فسق و فحور اور غفلت
میں مشہور تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے دست مبارک میں ہاتھ دیا ہوا ہے۔

یہ دیکھ کر میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ بدکردار بندہ ہے یہ
اللہ تعالیٰ سے غنہ پھیرے ہوئے ہے۔ تو اس نے اپنا ہاتھ سرکار کے
دست مبارک میں کیسے رکھ دیا ہے تو میرے آقا رحمت دو عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں اسکی حالت کو جانتا ہوں
اور میں اسے دربار الہی میں لے جا رہا ہوں اور اس کے لئے دربار
الہی میں شفاعت کروں گا۔

میں نے یہ ارشاد سن کر عرض کیا یا رسول اللہ! کس سبب سے
اس کو یہ مقام حاصل ہوا اور کس وجہ سے اس پر سرکار کی نظر عنایت ہے؟
فرمایا اس کے درود پاک کی کثرت کرنے کی وجہ سے کیونکہ یہ روزانہ
سات کو سونے سے پہلے مجھ پر ہزار مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے اور
میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید رکھتا ہوں کہ وہ غفور و رحیم میری

شفاعت کو قبول فرمائے گا پھر میں بیدار ہوا اور جب صبح ہوئی تو دیکھا وہی شخص مسجد میں داخل ہوا وہ روتا تھا اور میں اس وقت رات والا واقعہ دوستوں اور نمازیوں کو سناتا تھا۔

وہ آیا اور سلام کر کے میرے سامنے بیٹھ گیا اور مجھ سے کہا آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں کہ میں آپ کے ہاتھ پر توبہ کروں کیونکہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بھیجا ہے کہ عبد الواحد کے ہاتھ پر جا کر توبہ کرے پھر میں نے اس سے رات والے خواب کے متعلق پوچھا تو اس نے بتایا رات سرکارِ دو عالم تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا میں تیرے لئے اپنے رب کریم کے دربارِ شفاعت کرتا ہوں کیونکہ تو مجھ پر درود پاک پڑھا کرتا ہے اور مجھے دربارِ الہی میں لے جا کر شفاعت کر دی اور فرمایا "پچھلے گناہ میں نے معاف کر دیئے ہیں اور آئندہ کیلئے صبح جا کر شیخ عبد الواحد کے ہاتھ پر توبہ کر لے اور اس توبہ پر قائم رہ۔"

(سعادۃ الدلین صفحہ ۱۳)

۵۷۔ بر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سلام اس شیفعِ مجرباں یوم القیام حضرت محمد کر وی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب "بایاتِ صالحات" میں لکھا ہے کہ مجھ پر جو اللہ تعالیٰ کے احسانات ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ میں مدینہ منورہ میں مقیم تھا۔ تو میں خواب میں سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا اور مجھے میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے گود میں اٹھایا یوں کہ میرا سینہ سرکار کے سینہٴ انور اور میرا منہ حضور

کے مُنہ مبارک اور میری پیشانی حضور کی پیشانی مبارک کے برابر تھی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور فرمایا مجھ پر درود پاک کی کثرت کیا کرو اور مجھے سرکار نے اپنی رضا کی بشارت دی۔ جو کہ رضائے الہی کی جامع ہے۔ تو میں ابدیدہ ہو گیا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چھپرہ اتنا کرمِ عظیم ہے۔

اور میں نے دیکھا کہ میری اس حالت کو دیکھ کر اُمت کے والی صلی اللہ علیہ وسلم کی چٹھان مبارک سے بھی آنسو جاری ہیں اور میں بیدار ہوا تو میری آنکھیں اشک بار متھیں۔ میں اٹھا اور مواجہہ شریف کے سامنے حاضر ہو گیا اور میں نے روضہ مقدسہ کے اندر سے سنا کہ حبیبِ خدا شاہِ انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہ وسلم جمعین نے مجھے ایسی ایسی بشارتیں دیں کہ میں عوام کے سامنے بیان نہیں کر سکتا۔

اور میں بڑا خوش ہو کر سلام عرض کر کے واپس ہوا تو میں نے سلام کا جواب سیدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان پاک سے سنا۔ حالانکہ میں جاگ رہا تھا اور مجھے حق تعالیٰ حاصل ہوا کہ سیدِ عالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روضہ النور میں حیات ہیں اور مسلمانوں کے سلام کا جواب بھی عنایت فرماتے ہیں۔

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

(سعادۃ الدارین ص ۱۳۵)

⑤ سیدی عبدالجلیل مغربی نے "تنبیہہ الانام" کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ جب میں درود پاک کے متعلق کتاب لکھ رہا تھا۔ اس

دوران میں نے دیکھا کہ میں نچتر پر سوار ہوں اور میں اس قوم کے ساتھ
ٹٹا چاہتا ہوں جو کہ کسی امر کی تلاش میں مجھ سے لگے جا چکے ہیں میرا
نچتر مجھے رہ گیا میں نے اسے ڈٹا تو وہ تیز چلنے لگا اور اُسے ایک
اُومی نے لگام سے پکڑ کر روک لیا اور میں اسکی اس حرکت سے
پریشان ہو گیا۔ اچانک ایک صاحب تشریف لائے جو کہ نہایت پاکیزہ
صورت پاکیزہ میرت تھے۔

انہوں نے اس شخص کو ڈٹا اور میرے نچتر کو اس کے ہاتھ
سے یہ کہہ کر چھڑایا کہ چھوڑ اسکو! کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت
کر دی ہے۔ اور اس کو اس کے گھر والوں کیلئے شفاعت کنندہ بنایا
ہے اور اس سے غل (بوجھ) اتار دیا ہے۔

میں بیدار ہوا تو نہایت خوش تھا اور میرے دل میں آیا کہ
جس شخص نے مجھے مذکورہ کے ہاتھ سے چھڑایا اور مندرجہ بالا کلمات
فرمائے ہیں یہ سیدی مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ اور
مجھے معلوم ہوا کہ یہ ساری عنایت سید الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
پر درود پاک پڑھنے کی برکت سے ہے۔

(سعادة الدارين ص ۱۳۷)

⑤۴ صاحب تنبیہ الانام قدس سرہ نے فرمایا مذکورہ بالا آیات
کے کچھ عرصہ بعد میرے خواب میں دیدار نصیب ہوا کہ آقائے اجداد
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے ہیں اور
میرا گھر سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ انور کے

نور سے جگمگا رہا ہے۔ اور میں نے تین مرتبہ کہا الصلوٰۃ والسلام علیٰک یا رسول اللہ! حضور! میں آپ کے جوار میں ہوں اور حضور کی شفاعت کا امیدوار ہوں۔“

جب یہ عرض کیا تو رحمت دو عالم! شفیع اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر مسکراتے ہوئے یوسف دیا۔ اور فرمایا ”ای واللہ ای واللہ ای واللہ“ نیز میں نے دیکھا کہ ہمارا ہمسایہ جو کہ فوت ہو چکا تھا مجھ سے کہہ رہا ہے کہ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے خدام سے ہے۔ جو کہ سرکار کی مدح سرائی کرنے والے ہیں میں نے اس سے کہا کہ تجھے کیسے معلوم ہوا؟ تو اس نے کہا ہاں! اللہ کی قسم! تیرا ذکر تو آسمانوں میں ہو رہا تھا۔ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مسکرا رہے تھے۔

میں بیدار ہو گیا اور میں نہایت ہی بشاش لبشاش تھا۔

(سعادۃ الدارین ص ۱۳۶)

⑤۵ نیز صاحب تنبیہ الامام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس کے کچھ عرصہ بعد میں نے خواب میں اپنے والد ماجد کو دیکھا کہ بٹے ہی خوش ہیں۔ تو میں نے عرض کیا ابا جی! کیا میری وجہ سے آپ کو کچھ فائدہ پہنچا ہے؟ فرمایا اللہ کی قسم! مجھے بہت فائدہ پہنچا ہے۔ میں نے پوچھا کس وجہ سے؟ تو والد صاحب نے فرمایا تیرے درود پاک کے متعلق کتاب لکھنے سے۔ میں نے پوچھا کہ آپ کو کیسے معلوم کہ میں نے کتاب لکھی ہے؟ فرمایا تیرا چرچا تو

لاد اللہ علی میں ہو رہا ہے۔ (مسعادۃ الدارین ص ۱۳۱)

(۵۶) سید محمد کردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے باقیات صالحات میں لکھا ہے میری والدہ ماجدہ نے خبر دی کہ میرے والد ماجد بن کا نام محمد تھا (مصنف کے نانا جان) نے مجھے وصیت کی تھی کہ جب میں فوت ہو جاؤں اور جب مجھے غسل دے لیا جائے تو پھت سے میرے کفن پر ایک ہنر رنگ کا رقعہ گرے گا۔ اس میں لکھا ہو گا کہ یہ آگ سے محمد کیلئے برأت نامہ ہے اور اس رقعہ کو میرے کفن میں رکھ دینا۔

چنانچہ غسل کے بعد وہ رقعہ گرا اس پر لکھا ہوا تھا ملاحظہ برآء محمد العالم بعلمہ من التاریخ اور اس کاغذ کی یہ نشانی تھی کہ جس طرف سے پڑھو سیدھا ہی لکھا نظر آتا تھا۔ پھر میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے پوچھا کہ میرے نانا جان کا عمل کیا تھا؟ تو امی جان نے فرمایا اُن کا عمل تھا ہمیشہ ذکر اور درود پاک کی کثرت صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الاکرم و علی آلہ واصحابہ اجمعین۔

(مسعادۃ الدارین ص ۱۳۱)

(۵۷) شیخ مسعود دراری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ بلاد فارس کے صلحا میں سے تھے اُن کا طرہ امتیاز یہ تھا کہ وہ عاشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔ اُن کا شغل یہ تھا کہ وہ موقوف میں جہاں مزدور لوگ اکبر بیٹھے ہیں تاکہ ضرورت مند لوگ اُن کو مزدوری کیلئے لے جائیں جاتے اور بچنے مزدور مل جاتے اُن کو اپنے

مکان میں لے آئے اور ان مزدوروں کو گمان ہوتا کہ شاید کوئی تعمیر وغیرہ کا کام ہوگا جس کیلئے ہم بلائے گئے ہیں۔

مگر حضرت موصوف ان کو بٹھا کر فرماتے کہ درود پاک پڑھو اور خود بھی ساتھ بیٹھ کر پڑھتے جب بوقت عصر چھٹی کا وقت آتا تو جیسے کام کرانے والے لوگ مزدوروں سے کہا کرتے ہیں ”تھوڑا سا کام اور کر لو“ ایسے ہی حضرت موصوف ان سے فرماتے

”زید واما یتسربارک اللہ فینکم“

پھر ان کو پوری پوری مزدوری دے کر رخصت کرتے اور شیخ مسعود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے عشق و محبت کی بنا پر سیلدری میں سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوتے تھے۔

(سعادة الدارين ص ۱۳)

۵۸ ابن ہبیرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا میں شیخ عظیم رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھا کرتا تھا۔ ایک دن میں درود پاک پڑھ رہا تھا اور میری آنکھیں بند تھیں تو میں نے دیکھا کہ ایک لکھنے والا سیاہی کے ساتھ میرا درود پاک لکھ رہا ہے اور میں کاغذ پر صرف دیکھ رہا تھا میں نے آنکھ کھولی تاکہ اس کو آنکھ کے ساتھ دیکھوں تو وہ مجھ سے چھپ گیا اور میں نے اس کے کپڑوں کی سفیدی دیکھی۔ (سعادة الدارين ص ۱۳)

۵۹ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا مجھے شیخ احمد سروری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بتایا کہ انھوں نے علامہ کرام کو قلم

کے ساتھ لکھتے دیکھا ہے کہ درود پاک پڑھنے والے جو کلمہ منہ سے نکالتے ہیں اس کو فرشتے صحیفوں میں لکھ لیتے ہیں۔

(سعادة الدارين ص ۱۳۸)

④۰ سلیمان بن یحیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میں خواب میں سید دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا تو میں نے دربار رسالت میں عرض کی "یا رسول اللہ! جو لوگ حاضر ہوتے ہیں اور سلام عرض کرتے ہیں آپ ان کا سلام سمجھ لیتے ہیں" فرمایا "ہاں! اور میں ان کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں۔"

(سعادة الدارين ص ۱۳۸)

④۱ ابراہیم بن شیبان فرماتے ہیں میں نے حج کیا اور مدینہ منورہ حاضر ہوا اور پھر جب میں روضہ مقدسہ پر حاضر ہوا تو میں نے سلام عرض کیا میں نے روضہ النور کے اندر سے آواز سنی۔

"وعلیک السلام یا ولدی" (سعادة الدارين ص ۱۳۸)

توزیدہ ہے واللہ! تو زندہ ہے واللہ! میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے ④۲ عارف باللہ علی بن علوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جب کوئی مشکل پیش ہوتی تو ان کو شفیع معظم نبی محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو جاتی اور وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھ لیتے اور نبی محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جواب سے سرفراز فرمادیتے اور جب شیخ موصوف تشہد یا غیر تشہد میں عرض کرتے "السلام علیک ایہا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ"

تو سنیتے کہ رسول اکرام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں
وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا شَيْخَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ -

اور کبھی کبھی السلام علیک ایہا النبی کو بار بار پڑھتے،
جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ بار بار کیوں پڑھتے ہیں تو فرماتے
میں جب تک آقائے دو جہاں سے جواب نہ سن لوں آگے نہیں
پڑھتا۔ نیز امام شعرانی قدس سرہ سے منقول ہے فرمایا کہ کچھ حضرات
ایسے بھی ہیں جو پانچوں نمازیں سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کے پیچھے پڑھتے ہیں۔

اور حضرت سیدی علی الخواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
کہ کسی کا ولایتِ محمّیہ میں قدم راسخ نہیں ہو سکتا جب تک کہ
سید الوجودِ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضورِ الیاس
علیہما السلام کی زیارت سے مشرف نہ ہو پھر فرمایا کہ بعض لوگ جو
اس دولت سے محروم ہیں ان کے انکار کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔
(سعادة الدارين ص ۱۴۱)

نیز فرمایا کہ شیخ ابوالعباس مری قدس سرہ نے فرمایا زیارت
دن میں سے اگر ایک گھڑی بھی میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے دیدار سے محروم ہو جاؤں تو میں اپنے کو فقراء سے شمار نہ کروں۔
(سعادة الدارين ص ۱۴۲)

④۳ حضرت سید محمد بن سلیمان جزولی صاحب دلائل الخیرات
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک جگہ تشریف لے گئے وہاں پر نماز

کا وقت ہو گیا آپ نے وضو کا ارادہ کیا دیکھا تو ایک کنواں ہے جس میں پانی موجود ہے لیکن اس پر کوئی پانی نکالنے کا سامان (رسی ڈول) وغیرہ نہیں ہے۔

فلپا میں اسی فکر میں تھا کہ ایک بچی نے مکان کے اوپر سے جھانکا اور پوچھا آپ کیا تلاش کر رہے ہیں؟ فرمایا بیٹی مجھے وضو کرنا ہے مگر پانی نکالنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ اس نے پوچھا آپ کا نام کیا ہے؟

فرمایا مجھے محمد بن سیمان جزولی کہتے ہیں۔ یہ سن کر اس بچی نے کہا اچھا آپ ہی ہیں کہ جن کی لوح و ثنار کے ڈٹکے سج رہے ہیں مگر کنویں سے پانی نہیں نکال سکتے۔

یہ کہہ کر اس بچی نے کنویں میں اپنا آب و ہن ڈال دیا۔ تو آٹا قانا پانی کناروں تک آگیا بلکہ زمین پر بہنے لگا۔ آپ نے وضو کیا اور نماز سے فارغ ہو کر اس بچی سے پوچھا بیٹی میں تجھے قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ بتا! تو نے یہ کمال کیسے حاصل کیا؟

بچی نے کہا یہ جو کچھ آپ نے دیکھا ہے یہ اس ذات گرامی پر درود پاک کی برکت ہے جو کہ اگر جنگل میں تشریف لے جائیں تو درندے چرندے آپ کے دامن میں پناہ لیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم تو حضرت شیخ جزولی قدس سرہ نے وہاں قسم کھائی کہ درود پاک کے متعلق کتاب لکھوں گا اور پھر آپ نے ایک کتاب لکھی جس کا نام "دلائل الخیرات" ہے۔

(۶۳) یہی وہ حضرت شیخ جزولی ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ جنکے متعلق یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچی ہوئی ہے کہ آپ کی قبر مبارک سے کستوری کی خوشبو مہکتی تھی کیونکہ آپ اپنی زندگی میں درود پاک بہت زیادہ پڑھا کرتے تھے۔ (مطالع المسرات ص ۳۴)

(۶۵) نیز حضرت شیخ جزولی صاحب "دلائل الخیرات" قدس سرہ کے وصال کے شہتر سال بعد آپ کو قبر مبارک سے نکالا گیا اور سوس سے مراکش منتقل کیا گیا جب آپ کا جسد مبارک کھولا گیا تو دیکھا کہ آپ کا کفن بھی بوسیدہ نہیں ہوا تھا اور آپ بالکل صحیح و سالم ہیں جیسے کہ آج ہی بیٹے ہیں۔

نہ تو زمین نے آپ کو چھیرا ہے نہ آپ کی کوئی حالت بدلی ہے بلکہ جب آپ کا وصال ہوا تھا تو آپ نے تازہ تازہ خط بنوایا تھا اور شہتر سال کے بعد جب آپ کا جسد مبارک نکالا گیا تو ایسے تھا جیسے آج ہی خط بنوایا ہے۔ بلکہ کسی نے براہ امتحان آپ کے رخسار مبارک پر انگلی رکھ کر دبایا اور انگلی اٹھائی تو اس جگہ سے خون بہت گیا اور وہ جگہ سفید نظر آ رہی تھی۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ جگہ سرخ ہو گئی۔ جیسے کہ زندوں کے جسم میں خون رواں ہوتا ہے۔ اور دبانے سے یوں ہی ہوتا ہے۔ اور یہ ساری بہاریں درود پاک کی کثرت کی برکت سے ہیں۔ (مطالع المسرات ص ۳۴)

(۶۶) ابوسلی قطان رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان مومن ان لوگوں میں سے تھے جو کہ صابر کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں

سب شتم کرتے ہیں) فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کرم
کی جامع مسجد میں داخل ہوا ہوں اور میں نے مسجد میں رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا نیز دیکھا کہ حضور کے ساتھ دو آدمی
اور میں جن کو میں نہیں پہچانتا تھا۔

میں نے دربار رسالت میں سلام عرض کیا تو سرکار نے میرے
سلام کا جواب نہ دیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں تو حضور کی
ذات گرامی پر دن رات اتنا اتنا درود پاک پڑھتا ہوں لیکن حضور
نے میرے سلام کا جواب بھی نہیں دیا۔

یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "تو
مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے۔ اور میرے صحابہ کرام کی شان میں گستاخی
بھی کرتا ہے۔ میں نے یہ سن کر عرض کیا میرے آقا! میں حضور کے دست
مبارک پر توبہ کرتا ہوں آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔" میرے اس عرض
کرنے یعنی توبہ کر لینے کے بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے،
فرمایا "وعلیک السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ"

(سعادة الدارين ص ۱۴۹)

تبلیغ: اس واقعہ سے یہ بات روز روشن کی طرح
وضوح ہوئی کہ جو شخص نبی اکرم شفیع معظم نور محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
آلہ وسلم کے صحابہ کرام کی شان میں بے ادبی گستاخی کرے۔ اس سے
حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کبھی راضی نہ ہوں گے۔ خواہ
وہ کیسے ہی غلط کرے۔ دوسرے یہ بھی واضح ہوا کہ درود پاک کی

برکت سے عقائد بھی درست ہو جاتے ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ والہ وسلم درودِ پاک پڑھنے والوں کی خود اصلاح فرمادیتے ہیں
۱۔ مولائی صل وسلم دائماً ابداً علیٰ جمیع خلائق کاسم
ہر کہہ باشد عامل صلوا ادا م آتشِ دوزخ بود برائے حرام

(۹۷) ایک مولوی صاحب جو کہ لوگوں کے سامنے عظمت و
محبت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور فضائل درودِ پاک عموماً بیان
کیا کرتے تھے اُن کے شاگرد نے خواب دیکھا کہ ایک وسیع میدان
ہے جس میں مخلوقِ خدا جمع ہے۔

حشر کا دن ہے سب لوگ مارے ڈر کے کانپ رہے ہیں
ایک طرف دیکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کھڑے ہیں اور
دیکھ رہے ہیں کہ کیا ہو رہا ہے اچانک ہمارے قریب سے ہمارے
استاذ گزرے اور اُس طرف جا رہے ہیں جس طرف سرکارِ دو عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جلوۂ افروز تھے۔ میں نے اپنے ساتھ
والے طالب علموں سے کہا دیکھو! استاد صاحب جا رہے ہیں
اور ہم بھی پیچھے ہو رہے جب استاد صاحب حبیبِ خدا صلی اللہ
تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے قریب پہنچے تو سرکار نے ہاتھ مبارک سے
لوگوں کو اشارہ کیا کہ راستہ چھوڑ دو!

لوگوں نے راستہ چھوڑ دیا جب استاد صاحب حضور صلی
اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ تو
سیدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنی ردا (چادر) مبارک

اٹھائی اور اس میں استاد صاحب کو بچپا لیا۔ استاد صاحب کی چادر کا صرف ایک کونہ باہر رہ گیا تو ہم نے وہ کونہ تمام لیا کہ کہیں استاد صاحب غائب نہ ہو جائیں۔

متوڑی دیر بعد رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چادر مبارک اٹھائی اور فرمایا اب جاؤ اب کوئی فکر نہیں ہے۔ یہ سن کر استاد صاحب چلے تو ہم بھی ان کے پیچھے چل دیے۔ ہم آگے گئے تو دیکھا کہ پل صراط ہے وہاں پہرہ لگا ہوا تھا دونوں طرف فرشتے کھڑے ہوئے تھے جب ہم پل سے گزرنے لگے تو ایک پہریدار نے پکارتی تم کون ہو؟ اور کہاں جانا ہے میں؟

لیکن ہمارے استاد صاحب نے اس کے پکارنے کی کوئی پرواہ نہ کی اور چلتے رہے۔ پہریدار نے دو تین دفعہ آوازیں دیں اور پھر خاموش ہو گیا اور ہم چلتے رہے جب ہم پل صراط سے پار ہوئے تو دیکھا کہ رحمت دو عالم نور مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں تشریف فرما ہیں اور استاد صاحب سے پوچھا کہ خیریت سے پہنچ گئے؟ عرض کی جی حضور! خیریت سے پہنچ گئے ہیں؟ پھر سرکار نے فرمایا یہ مائے جنت کا دروازہ ہے داخل ہو جاؤ! اور آنکھ کھل گئی۔

۴ دامن مصطفیٰ سے جو پٹیا لگانے ہو گیا جسکے حضور ہو گئے اسکا نام ہو گیا

وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَارْحَمَهُ الطَّاهِرَاتِ الْمُطَهَّرَاتِ الْمُتَحَنَّنَاتِ الْمُؤْمِنِينَ

وَذُرِّيَّتَهُ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۔

(۶۸) ایک مولوی صاحب جو کہ لوگوں کو درود پاک کی عموماً ترغیب دیتے رہتے تھے اور خود بھی لوگوں میں بیٹھ کر درود پاک پڑھا کرتے تھے۔ اُن کا ایک شاگرد حج کرنے گیا جب وہ مدینہ منورہ حاضر ہوا تو اس کا بیان ہے کہ میں روضۃ النور کے مواجد شریف کے سامنے کھڑا نعت پاک پڑھ رہا تھا اسی حالت میں نیند آگئی ۔

دیکھا کہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم جلوہ افروز ہیں اور ایک طرف سیدنا صدیق اکبر اور دوسری طرف سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیٹھے ہیں اور پیچھے کافی لوگ بیٹھے ہیں اور اس حالت میں بھی نعت پاک پڑھ رہا ہوں۔ جب نعت پاک ختم ہوئی تو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے میری جھولی میں کچھ ڈال دیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حج کرنے آیا ہوں اور انہوں نے مجھے کچھ نہیں دیا۔

یہ سن کر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھی کچھ میسی جھولی میں ڈال دیا۔ اس کے بعد میں نے عرض کی حضور! کوئی اور بھی فرمان ہے؟ تو فرمایا اپنے استاد صاحب کو ہمارا سلام کہہ دینا۔

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۔

(۶۹) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے والد ماجد حضرت

شاہ عبدالرحیم رحمہما اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ایک بار مجھے بخارا کا عاصفہ لاحق ہوا اور بیماری طول پکڑ گئی۔ حتیٰ کہ زندگی سے ناامیدی ہو گئی اس

دوران مجھے غنودگی ہوئی تو میں نے دیکھا کہ شیخ عبدالعزیز تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں بیٹا! رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تیری عیادت کیلئے تشریف لارہے ہیں اور غالباً اس طرف سے تشریف لائیں گے جس طرف تیری چارپائی کی پالتی ہے لہذا اپنی چارپائی کو پھیر لو تاکہ تیرے پاؤں اس طرف نہ ہوں۔
 یہ سن کر مجھے کچھ افاقہ ہوا اور چونکہ مجھے گفتگو کرنے کی طاقت نہ تھی میں نے حاضرین کو اشارہ سے سمجھایا کہ میری چارپائی پھیر دو! انھوں نے میری چارپائی پھیری ہی تھی کہ شاہ کوئین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف لے آئے اور فرمایا کَیْنَفَ حَالًا یَا بَنَیَّ اے میرے بیٹے! کیا حال ہے؟

اس ارشاد گرامی کی لذت مجھ پر ایسی غالب ہوئی کہ مجھے وجد آگیا اور زاری و بے قراری کی عجیب حالت مجھ پر طاری ہوئی۔ پھر مجھے میرے آقا امت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس طرح گود مبارک میں لے لیا کہ حضور کی ریش مبارک میرے سر پر تھی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پیرا بن مبارک میرے آنسوؤں سے تر ہو گیا۔ پھر آہستہ آہستہ یہ حالت سکون سے بدل گئی پھر میرے دل میں خیال آیا کہ نذرت گذر گئی۔

اس شوق سے کہ کہیں سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بال مبارک دستیاب ہوں کتنا کرم ہو گا، اگر آقا مجھے یہ دولت عنایت فرمائیں پس یہ خیال آتا ہی تھا کہ حضور صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے اس خطہ پر مطلع ہوئے اور شاہ کونین
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ریش مبارک پر اپنا ہاتھ مبارک
پھیرا اور دو بال مبارک مجھے عنایت فرمائے۔

پھر مجھے یہ خیال آیا کہ بیدار ہونے کے بعد یہ نعمت (بال مبارک)
میرے پاس رہے گی یا نہیں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فردا فرمایا "بیٹا یہ دونوں بال مبارک تیرے پاس رہیں گے۔" زلزلے بعد
سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحت مکی اور درازی عمر
کی بشارت دی تو مجھے اسی وقت آرام ہو گیا۔

میں نے چرخ منگایا اور دیکھا تو میرے ہاتھ میں وہ نمونے
مبارک نہ تھے میں غمیگن ہو کر پھر دربار رسالت کی طرف متوجہ ہوا
تو غیبت واقع ہوئی اور دیکھا کہ آقا نے دو جہاں جلوہ افروز ہیں اور
اور فرما رہے ہیں "بیٹا ہوش کر! میں نے دونوں بال تیرے تکیے
کے نیچے احتیاط سے رکھ دیئے ہیں وہاں سے لے لو!"

میں نے بیدار ہوتے ہی تکیے کے نیچے سے لے لئے۔ اور
ایک پاکیزہ جگہ میں نہایت تعظیم و تکریم کے ساتھ محفوظ کر لئے زائق
چونکہ بخاریکم اتر گیا تو کمزوری غالب آگئی حاضرین نے سمجھا شاید
موت کا وقت آگیا ہے اور وہ رونے لگے چونکہ مجھ میں بات کرنے
کی طاقت نہ تھی اس لئے میں اشارہ کرتا رہا۔ پھر کچھ عرصہ بعد مجھے
قوت حاصل ہو گئی اور میں بالکل تندرست ہو گیا۔

نیز حضرت موصوف فرماتے ہیں کہ ان دونوں مورے مبارک

کا خاصہ تھا کہ آپس میں پٹے رہتے تھے لیکن جب درود پاک پڑھا جاتا تو دونوں عیسیٰ عیسیٰ ہو کر کھڑے ہو جاتے تھے

دوسرے یہ دیکھا کہ ایک مرتبہ تین آدمی جو اس معجزے کے منکر تھے اور آزمائش چاہی میں بے ادبی کے خوف سے جو زمانے پر رضا مند نہ ہوا لیکن جب مناظرہ طول پکڑ گیا تو عزیزوں نے وہ بال مبارک پکڑے اور دھوپ میں لے گئے اسی وقت بادل آیا اور اس نے سایہ کر دیا حالانکہ سخت دھوپ تھی اور بادل کا موسم بھی نہ تھا۔ یہ دیکھ ان میں سے ایک نے توبہ کر لی اور مان گیا۔

دوسرے دونوں نے کہا یہ اتفاقی امر تھا۔ دوسری بار پھر وہ مونے مبارک دھوپ میں لے گئے تو پھر بادل نے آکر سایہ کر دیا دوسرا بھی تائب ہوا۔ تیسرے نے کہا اب بھی اتفاقی امر ہے۔ تیسری بار پھر دھوپ میں لے گئے تو پھر فوراً بادل نے سایہ کر دیا تو تیسرا بھی تائب ہو کر مان گیا۔

سوم یہ کہ ایک بار کچھ لوگ مونے مبارک کی زیارت کیلئے آئے تو میں مونے مبارک والے صندوق کو باہر لایا۔ لوگ کافی جمع تھے۔ میں نے تالا کھولنے کیلئے چابی لگائی تو تالا نہ کھلا۔ بڑی کوشش کی مگر میں تالا کھولنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ پھر میں اپنے دل کی طرف متوجہ ہوا تو معلوم ہوا کہ ان لوگوں میں فلاں آدمی جنبی ہے اس کی ثنات ہے کہ تالا نہیں کھل رہا میں نے پردہ پوشی کرتے ہوئے سب کو کہا جاؤ دوبارہ طہارت کر کے آؤ! جب وہ جنبی حجب سے باہر

ہوا تو تالا کھل گیا اور ہم سب نے زیارت کی۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جب میرے والد ماجد نے آخری عمر میں تبرکات تقسیم فرمائے تو ایک بال مبدک مجھے بھی عنایت ہوا والحمد للہ رب العالمین۔ (انفاس المغنن ص ۳۱)

(۷۰) حضرت عبداللہ شاہ صاحب اپنے پیرومرشد کے خلیفہ عالم شاہ صاحب کے ساتھ جا رہے تھے۔ راستہ میں ایک آوہ آیا جس میں آگ جھڑک رہی تھی خلیفہ صاحب نے فرمایا عبداللہ شاہ تم ہماری بات مانو گے انہوں نے کہا ہاں! خلیفہ صاحب نے فرمایا اچھا اس پندوے (آوے) میں جا کر کھڑے ہو جاؤ!

یہ حکم سنتے ہی عبداللہ شاہ صاحب اس جھڑکتی ہوئی شعلہ زن آگ میں جا کھڑے ہوئے۔ اور خلیفہ صاحب باہر جنگل کو پہلے گئے جب جنگل سے فارغ ہو کر اندازاً آوہ گھنٹے بعد واپس آئے تو دیکھا عبداللہ شاہ صاحب اسی پندادہ میں کھڑے ہیں اور آگ خوب جل رہی ہے۔ مگر ان کا کپڑا ٹک نہیں جلا۔

آخر ان کو بلایا گیا تو وہ خاموش کھڑے رہے بہت آواز دے دیں تو وہ کسی قدر باہر آئے پھر لوگوں نے ان کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکالا بدن پر سپینہ تھا خلیفہ صاحب نے پوچھا کیا حال ہے؟ عرض کیا جب میں اس پندادہ میں داخل ہوا تو مدینہ منورہ کی طرف خیال کر کے درود شریف پڑھنے لگا اچانک مدینہ منورہ کی طرف سے ایک نور آیا اس نور کو میں نے چادر کی طرح اپنے تمام جسم پر لپیٹ

لیا اور آگ کی گرمی مجھے بالکل محسوس نہیں ہوئی اور یہ جو میرے بدن پر پسینہ ہے یہ آگ کی گرمی سے نہیں بلکہ اس نور کی گرمی سے آیا ہے۔“ (ذکر خیر ص ۱۴۹)

(۷۱) ایک مرتبہ کسی سوداگر کا بحری جہاز سمندر میں جا رہا تھا اس میں ایک آدمی روزانہ درود پاک پڑھا کرتا تھا ایک دن وہ درود پاک پڑھ رہا تھا دیکھا کہ ایک مچھلی جہاز کے ساتھ آ رہی ہے اور وہ درود پاک سن رہی ہے زائل بعد وہ مچھلی اتفاق سے شکاری کے جال میں پھنس گئی۔ شکاری اس کو پکڑ کر بازار میں فروخت کرنے کے لئے لے گیا وہ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خرید لی کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعوت کروں گا۔

وہ مچھلی لے کر گھر گئے اور بیوی صاحبہ سے فرمایا کہ اس کو اچھی طرح بنا کر پکاؤ۔ اس نے مچھلی کو ہڈیاں میں ڈال کر چوڑے پر رکھا اور نیچے آگ جلائی مچھلی کا پکنا تو درکنار آگ مٹی نہ جلتی تھی جب آگ جھلنے لگتی تھی کہ ہر کہہ دو بار رسالت میں حاضر ہو کر ماجر ا عرض کیا گیا۔ حضور سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا کی آگ کیا! اسے تو دوزخ کی آگ مٹی نہیں جلا سکتی۔ کیونکہ جہاز پر سوار ایک آدمی درود پاک پڑھ رہا تھا یہ سنتی رہی ہے۔

(منقول از وعظ ہے نظیر ص ۲۶)

ہر کہہ با شرم علی صلوا مدام آتش دوزخ شود برے حرام

دُرودِ پاک کی برکت سے جان کنی میں آسانی کر کے واقعات

(۷۲) بنی اسرائیل میں ایک شخص جو کہ نہایت گنہگار اور مجرم تھا اُس نے سو سال یا دو سو سال فسق و فجور میں گزار دیئے جب وہ مر گیا۔ تو لوگوں نے اُسے گھسیٹ کر کوٹا کر کھٹ کی جگہ ڈال دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی بھیجی اُسے پیارے کلیم! ہمارا ایک بندہ فوت ہو گیا ہے اور بنی اسرائیل نے اُسے گندگی میں پھینک دیا ہے آپ اپنی قوم کو حکم دیں کہ وہ اُسے وہاں سے اٹھائیں تجھیز و تکھین کر کے آپ اُس کا جنازہ پڑھیں۔ اور لوگوں کو بھی جنازہ پڑھنے کی رغبت دلائیں۔

جب کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام وہاں پہنچے تو اُس میت کو دیکھ کر پہچان لیا۔ تعمیل حکم کے بعد عرض کی یا اللہ! یہ شخص مشہور ترین مجرم تھا تو بجائے سزا کے یہ اس عنایت کا حقدار کیسے ہوا؟ فرمان آیا کہ بیشک بہت بڑی سزا و عذاب کا مستحق تھا لیکن اِس نے ایک دن توبہ کا دم مارا کہ کھولی اور اُس میں میرے حبیب محمد مصطفیٰ کا نام پاک لکھا ہوا دیکھا محبت سے اُسے بوسہ دیا اور درودِ پاک پڑھا۔ تو اُس نام پاک کی تعظیم کرنے کی وجہ سے میں نے اِس کے سارے گناہ معاف کر دیئے۔ (مقتصد السالکین ص ۵) (اقول البہد ص ۱۱) لہ

(۷۳) ایک مریض نزع کی حالت میں تھا اُس کا دوست تیار داری

کیلئے آیا اور دیکھ کر پوچھا ہے دوست اجاں کنی کی تنہی کا کیا حال ہے؟
جواب دیا مجھے کوئی تکلیف نہیں محسوس ہو رہی کیونکہ میں نے علماء
کرام سے سن رکھا ہے کہ جو شخص حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم پر درود پاک کی کثرت کرے اُسے اللہ تعالیٰ موت کی
تنہی سے امن دیتا ہے۔ (نزہۃ المجالس ص ۱۱۱)

(۷۴) غلاب بن کثیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر جب جانکنی کی حالت طاری
ہوئی تو اُس کے سر کے نیچے سے ایک ٹکڑا کاغذ کا بلا جس پر لکھا ہوا تھا
”هَذِهِ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ لِحَالِدِ بْنِ كَثِيرٍ“ لوگوں نے اُس کے گھر
والوں سے پوچھا کہ اُس کا عمل کیا تھا؟ جواب ملا کہ یہ ہر جمعہ کو ہزار بار
درود پاک پڑھا کرتے تھے۔

اللهم صل على النبي وآلہ وسلم (انقول الہدیہ ص ۱۱۱)
(۷۵) حضرت احمد بن ثابت مغربی قدس سرہ نے فرمایا میں نے
جو درود پاک کی برکتیں دیکھی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ میں
ایک رات تہجد کیلئے اٹھا تہجد پڑھ کر بیٹھ کر درود پاک پڑھنا شروع
کر دیا پڑھتے پڑھتے مجھے اونگھ آگئی تو میں نے دیکھا کہ ایک شخص کو
پکڑے ہوئے گھسیٹتے جا رہے ہیں جس کے گلے میں طوق تھا۔
گندھک کا لباس جو کہ ٹخنوں تک تھا پہنا ہوا ہے اور وہ
بڑے جسم والا بڑے سرو والا آدمی تھا۔ اُس کا چہرہ سیاہ، ناک بڑی اور
منہ پر چھپک کے داغ تھے۔ میں نے اُن گھسیٹنے والوں سے کہا
میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

کا نام دیکر پوچھتا ہوں کہ بتاؤ ایہ کون ہے؟

انھوں نے جواب دیا یہ ابو جہل ملعون ہے۔ تو میں نے اُس سے کہا اے خدا تعالیٰ کے دشمن! تیری یہی سزا ہے اور یہ سزا اُس کی ہے جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ کفر کرے پھر میں نے دعا کی "یا اللہ! یہ تو تھا تیرا اور تیرے پیارے نبی کا دشمن! یا اللہ! اب مجھے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دیدار سے مشرف فرما! یا اللہ! مجھے یہ انعام عطا کر! تو ارجم الامین ہے۔ پھر میں نے دیکھا کہ میں ایک ایسی جگہ میں ہوں جس کو میں پہچانتا نہیں اچانک ایک جان پہچان والا دوست ملا جو کہ حاجی اور نیک بزرگ تھا میں نے اُسے سلام کہا اُس نے جواب دیا میں نے پوچھا آپ کہاں جا رہے ہیں؟

فرمایا میں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مسجد شریف کو جا رہا ہوں" میں بھی اُس کے ساتھ ہو لیا ایک گھڑی گزری تھی کہ ہم مسجد نبوی شریف میں پہنچ گئے تو ساتھی نے فرمایا یہ ہے ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مسجد مبارک۔

میں نے کہا یہ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مسجد ہے لیکن مسجد ولے آقا کہاں ہیں؟ اس نے کہا "فدا صبر کرو! ابھی حضور تشریف لانے والے ہیں" تو شاہ کوئین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف لے آئے اور اُن کے ساتھ ایک اور کامل بزرگ بھی تھے جن کے چہرہ اللہ میں نور تھا میں نے آقاؐ کو دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ

علیہ والہ وسلم کے حضور سلام عرض کیا تو حضور نے فرمایا اللہ کے پیارے خلیل ابراہیم علیہ السلام کو بھی سلام عرض کرو پھر میں نے ان کی خدمت بابرکت میں کبھی سلام عرض کیا اور دونوں سرکاروں سے دعا کی درخواست کی تو دونوں حضرات نے دعا فرمائی۔

پھر میں نے دونوں کے حضور عرض کی کہ آپ دونوں میرے ضامن ہو جائیں تو آقائے دو جہاں سے اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا میں تیرے لئے اس بات کا ضامن ہوں کہ تیرا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ پھر میں نے عرض کی کہ مجھے کوئی نصیحت فرمائی جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے یہ سن کر فرمایا ”رِذِّقْ فِي الصَّلَاةِ عِلًّا“ یعنی مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو!

پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جب میں درود پاک پڑھتا ہوں تو کیا آپ میرا درود پاک سنتے ہیں تو فرمایا ہاں! سنتا ہوں اور تیری مجلس میں لاکھ مقربین بھی آتے ہیں۔ پھر میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ میرے ضامن ہو جائیں! تو فرمایا تو میری ضمانت میں ہے۔ میں نے عرض کی حضور! میرے متوسلین کے بھی ضامن ہو جائیں! فرمایا میں ان کا بھی ضامن ہوں!

میں نے عرض کی حضور! میرے متوسلین میں سے فلاں بھی ہے۔ فرمایا وہ نیکو کاروں سے ہے۔ پھر میں نے اپنے شیخ کے متعلق عرض کی تو فرمایا وہ اولیاء اللہ میں سے ہے۔ پھر میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ حضور ان سب کے ضامن

ہو جائیں جو میری اس کتاب کو پڑھیں جو میں نے درود پاک کے متعلق لکھی ہے فرمایا میں اس کتاب کے پڑھنے والوں کا اور جو اس میں مندرجہ درود پاک پڑھنے والے ہیں سب کا صامن ہوا اور تجھ پر لازم ہے کہ تو اس درود پاک کو پڑھے اور کثرت کرے۔ اور تیرے لیے ہر وہ نعمت ہے جو تو نے سوال کیا۔

پھر میں بیدار ہو گیا اور اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ مجھے درود پاک کی کثرت کی توفیق عطا فرمائے گا اور یہ کہ وہ ہیں اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے دوزخ جہان میں محروم نہیں رکھے گا۔
(سعادة السّادین ص ۱۸)

(۷۹) امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں ایک مالدار آدمی تھا جس کا کردار اچھا نہیں تھا۔ لیکن اُسے درود پاک پڑھنے کا بڑا شوق تھا کسی وقت وہ درود پاک سے غافل نہیں رہتا تھا جب اُس کا آخری وقت آیا اور جانکنی کی حالت طاری ہوئی تو اُس کا چہرہ سیاہ ہو گیا اور بہت زیادہ تنگی لاحق ہوئی۔ حتیٰ کہ جو دیکھتا ڈر جاتا تو اُس نے جانکنی کی حالت میں ہلا دی اُسے اللہ تعالیٰ کے محبوب! میں آپ سے محبت رکھتا ہوں۔ اور درود پاک کی کثرت کرتا ہوں۔

ابھی اُس نے یہ ندا پوری بھی نہ کی تھی کہ اچانک ایک پرندہ آسمان سے نازل ہوا اور اُس نے اپنا پر اُس آدمی کے چہرہ پر پھیر دیا فوراً اُس کا چہرہ چمک اٹھا اور کستوری کی سی خوشبو مہک گئی اور وہ

کلمہ طیبہ پڑھتا ہوا دنیا سے رخصت ہو گیا۔ اور پھر جب اس کی تجہیز و تکھین کر کے قبر کی طرف لے گئے اور اسے جہنم میں رکھا تو ہاتھ سے آواز سنی۔ ہم نے اس بندے کو قبر میں رکھنے سے پہلے ہی کفایت کی اور اس درود پاک نے جو یہ میرے حبیب پر پڑھا کرتا تھا اسے قبر سے اٹھا کر جنت پہنچا دیا ہے۔

یہ سن کر لوگ بہت متعجب ہوئے اور پھر جب رات ہوئی تو کسی نے دیکھا زمین و آسمان کے درمیان چل رہا ہے اور پھر وہ ہے

ان الله وما لا تُكْتُمُ يَصْلُونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا

عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (درة الانصاف ص ۱۶۲)

۴۷ آپ کا نام نامی اے صل علی ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آگیا۔

حضرت سیدی المکرم سید امام علی شاہ رحمہ اللہ کس سرور مکان شریف والوں کی مسجد میں روزانہ نماز عصر کے بعد ایک لاکھ پچیس ہزار بار درود پاک (خضریٰ) پڑھا جاتا تھا جیسی صاحب کشف نے دیکھا کہ اپنی مسجد کثرت فکر اور کثرت درود پاک سے روشن اور منور رہتی تھی گویا نور سے جگمگا رہی ہے۔

(ماہنامہ سلسبیل شوال ۱۳۸۳ھ ص ۴۸)

۴۸ درود پاک کی برکت سے قبر میں انعام

شیخ احمد بن منصور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب فوت ہوئے تو اہل شیراز میں سے کسی نے اُن کو خواب میں دیکھا کہ وہ جامع شیراز کے محراب میں کھڑے ہیں اور انھوں نے بہترین حکمہ زیر تن کیا ہوا

ہے اور ان کے سر پر تاج ہے جو کہ موتیوں سے جڑا ہے۔

خواب دیکھنے والے نے پوچھا حضرت! کیا حال ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا۔ اور میرا اکرام فرمایا اور مجھے تلخ پہنارک جنت میں داخل کیا۔ پوچھا کس سبب سے؟ تو جواب دیا کہ میں بنی اکرم رسول محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر درود پاک کی کثرت کیا کرتا تھا یہی عمل کام آیا ہے (القول البلیغ ص ۱۱)

(۷۹) شیخ حسین بن احمد بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی یا اللہ! میں خواب میں ابو صالح مؤذن کو دیکھتا چاہتا ہوں چنانچہ میری دعا قبول ہوئی اور میں نے خواب میں مؤذن کو دیکھا کہ بہت شاندار حالت میں ہے میں نے پوچھا اے ابو صالح! مجھے اپنے یہاں کے حالات سے خبر دو۔

تو فرمایا اگر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر درود پاک کی کثرت نہ کی ہوتی تو میں تباہ ہلاک ہو گیا ہوتا۔

(سعادة الدارين ص ۱۲)

(۸۰) ابو الحنفیہ کاغذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ان کے فوت ہو جانے کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کیا حال ہے؟ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر حرم فرمایا۔ مجھے بخش دیا اور مجھے جنت میں بھیج دیا۔

دیکھنے والے نے پھر سوال کیا کس عمل کی وجہ سے آپ کو یہ انعامات حاصل ہوئے۔ تو فرمایا کہ جب میں دیار الہی میں حاضر

کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا "اس کے گناہ شمار کرو!" چنانچہ فرشتوں نے میرے نامہ اعمال سے میرے صغیر و کبیرہ غلطیاں لغزشیں سب شمار کر کے دیبا را الہی میں پیش کر دیئے۔

پھر فرمان الہی ہوا کہ اس بندے نے اپنی زندگی میں میرے حبیب پر جتنا درود پاک پڑھا ہے وہ بھی شمار کرو۔ جب فرشتوں نے درود پاک شمار کیا تو وہ گناہوں کی نسبت زیادہ نکلا تو مولے کریم جل مجدہ الکریم نے فرمایا "اے فرشتو! میں نے اس کا حساب بھی معاف کر دیا ہے لہذا اسے بغیر حساب کتاب کے جنت میں لے جاؤ!" (اتقول البدیع ص ۱۳۳) (سعادة الدین ص ۱۲)

(۸۱) ایک نیک صالح آدمی نے خواب میں ایک مہیب (ڈراؤنی) اور بیخ صورت دیکھی اور گھبرا کر پوچھا "تو کون ہے؟" اس نے جواب دیا "میں تیرے عمل ہوں۔"

پھر اس سے پوچھا کہ تجھ سے نجات کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب محمد مصطفیٰ سے اللہ تعالیٰ علیہ الہ وسلم پر درود پاک کی کثرت کرنے سے نجات ہو سکتی ہے۔ (سعادة الدین ص ۱۲)

(۸۲) حضرت شیخ شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میرا ایک ہمسایہ فوت ہو گیا تھا۔ میں نے اسے خواب میں دیکھا اور اس سے پوچھا کہ تیرے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا؟ اس نے جواب دیا "حضرت! آپ کیا پوچھتے ہیں؟ بڑے بڑے"

غرف کا منظر میرے سامنے آئے۔ منکر و نکیر کے سوال و جواب کا وقت تو مجھ پر بڑا ہی خطرناک اور دشوار آیا حتیٰ کہ میں سوچ میں پڑ گیا کہ میرا ایمان پر ختم ہوا ہے کہ نہیں!

اچانک مجھ سے کہا گیا کہ دنیا میں تیری زبان بیکار رہی اس وجہ سے تجھ پر یہ مصیبت آئی ہے۔ پھر جب عذاب کے فرشتوں نے مجھے مارنے کا قصد کیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے اور ان فرشتوں کے درمیان ایک فوری انسان حامل ہو گیا جو کہ نہایت حسین و جمیل تھا اور اس کے جسم پاک سے خوشبو مہکتی تھی۔

منکر و نکیر کے سوالات کے جوابات وہ مجھے پڑھاتا گیا اور میں فرشتوں کو جواب دیتا گیا اور میں کامیاب ہوتا گیا۔ پھر میں نے اُس فوری انسان سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ اُس نے جواب دیا میں تیرا وہ درود پاک ہوں جو تو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھا کرتا تھا۔ اب تو فکر نہ کر میں تیرے ساتھ ہی رہوں گا قبر میں ہشتر میں پُلصراط میرزاں پر ہر مشکل مقام پر تیرے ساتھ رہوں گا اور تیرا مددگار رہوں گا۔

(اقول البدیع ص ۱۳۱ سعادۃ الطالین ص ۱۲۱ اجنب القلوب ص ۲۹۲)

(۸۳) بلخ میں ایک امیر کبیر سوداگر تھا اس کے دو لڑکے تھے اس خوش نصیب کے پاس دنیاوی دولت کے علاوہ ایک نعمت عظمیٰ یہ تھی کہ اُس کے پاس سید و عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے تین بال مبارک تھے۔ جب وہ خوش بخت فوت

ہوا تو اس کے دونوں بیٹوں نے باپ کی جائیداد آپس میں تقسیم کر لی اور جب موئے مبارک کی باری آئی تو بڑے لڑکے نے ایک بال مبارک خود سے لیا اور ایک اپنے چھوٹے بھائی کو دے دیا اور تیسرے بال مبارک کے متعلق بڑے نے کہا ہم اس کو اودھا اودھا کر لیں۔ چھوٹے نے کہا اللہ کی قسم! میں ایسا نہیں ہونے دوں گا۔ کون ہے جو رسول اکرم نبی محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بال مبارک کو توڑے۔

بڑے نے جب چھوٹے بھائی کی عقیدت اور ایمانی تقاضا دیکھا تو بولا کہ اگر تجھے اس بال کے ساتھ اتنی ہی محبت ہے۔ تو یوں کر کہ یہ تینوں بال تو سے لے اور باپ کی جائیداد کا اپنا حصہ مجھے دے دے۔ چھوٹے نے یہ سن کر کہا واہ بے قسمت مجھے اور کیا چاہیئے (ایمان والا ہی اس نعمت عظمیٰ کی قدر جانتا ہے۔ دنیا دار کمینہ کیا جانے)۔

چنانچہ بڑے نے دنیا کی دولت لے لی اور چھوٹے نے تینوں موئے مبارک لے لئے اور انھیں بڑے ادب و احترام سے رکھ لیا جب شوق غالب ہوتا تو ان موئے مبارک کی زیارت کرتا اور درود پاک پڑھتا اور پھر اس بے نیاز جل جلالہ کی بے نیازی دیکھ کر اس بڑے بھائی کا مال چند دنوں میں ختم ہو گیا اور وہ فقیر و کنکال ہو گیا۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے

قدربنی دایہ کی جان دنیا دار ہے : قدر بنی دایہ جان گئے پوچھتے !

دنیا بچتے دین و نجایا تے دنی نہ چلی ساتھ

پیر کو پاڑا ماریا ۱ مور کو اپنے ہاتھ ۱

اور اللہ تعالیٰ نے چھوٹے کے مال میں برکت دی کہ اُس

کا مال بہت زیادہ ہو گیا۔ پھر جب وہ حبیب خدا کا جانشین یعنی چھوٹا

بھائی فوت ہوا تو کسی بزرگ نے رات خواب میں محمد مصطفیٰ

صے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور ساتھ اُسے بھی دیکھا۔

سید دو عالم صے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے میرے

امتی ! تو لوگوں میں اعلان کر دے کہ جس کسی کو کوئی حاجت، کوئی

مشکل و پیش ہو وہ اس کی قبر پر حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ سے

سوال کرے۔ اُس نے بیدار ہو کر اعلان کر دیا تو اُس عاشق رسول

کی قبر مبارک کو ایسی مقبولیت نصیب ہوئی کہ لوگ دھڑا دھڑا اُس

قبر مبارک پر حاضر ہونے لگے۔

اور پھر یہاں تک نوبت پہنچی کہ اگر کوئی سوار ہو کر اُس

مزار کے پاس سے گذرتا تو براہِ ادب سواری سے اتر جاتا۔ اور

پیدل چلتا۔ ۳ (القول البدیع ص ۱۳۵، سعادۃ الدارین ص ۱۳۵)

(۳ نوٹ) اِس واقعہ سے یہ بھی عیاں ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی یہ

پسند ہے کہ عشق و محبت والوں کے مزارات مبارک پر لوگ اپنی حاجات و مشکلات میں حاضری

دیں اور وہاں جا کر دعا کریں بلکہ خود سرور دو عالم صے اللہ علیہ وآلہ وسلم اویسا نے امت کے مزارات

مبارک پر لوگوں کو بھیجتے ہیں چنانچہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی (بقیہ اگلے صفحہ پر)

اور نہ بہت الجباس میں ہے کہ بڑے بھائی کا مال جب ختم ہو گیا اور وہ بالکل فقیر ہوا تو اس نے خواب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھا اور اپنی حالت کی شکایت کی۔

بنی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اے بد نصیب تو نے مومنے مبارک پر دنیا کو ترجیح دی اور تیرے بھائی نے وہ بال مبارک لے لئے۔ اور جب وہ ان مبارک بالوں کو دیکھتا ہے مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو دونوں جہان میں نیک بخت اور سچید کر دیا ہے۔

پھر وہ بیدار ہوا تو چھوٹے بھائی کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کے خادموں میں شامل ہو گیا۔ (نزهة البعاس ص ۳۳)

(۸۴) ایک عورت نے حضرت خواجہ حسن بصری قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری بیٹی فوت ہو گئی ہے میں چاہتی ہوں کہ خواب میں میری اس کے ساتھ ملاقات ہو جائے۔

حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جا کر

(بقیہ) نے جمال الاولیاء میں لکھا ہے کہ قیصر کبیر احمد بن موسیٰ بن ہبیل سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی کہ حضور اکرم ان کو فرما رہے ہیں اگر تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تم پر مسلم کھول دے تو مزیر کی قبر کی مٹی میں سے کچھ لو اور اس کو تہہ زندہ نکل جاؤ۔ ان قیصر نے ایسا ہی کیا اور اس کی برکتیں ظاہر ہو گئیں۔

(جمال الاولیاء ص ۱۵)

نماز عشاء کے بعد چار رکعت نفل پڑھ! اور ہر رکعت میں فاتحہ شریف
کے بعد سورۃ الہاکم التکاثر ایک مرتبہ پڑھ کر لیٹ جا اور نبی اکرم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھتی پڑھتی سو جا!۔

اس عورت نے ایسا ہی کیا جب سو گئی تو اس نے خواب
میں اپنی لڑکی کو دیکھا کہ وہ عذاب میں مبتلا ہے گندھک کا لباس
پہنا ہوا ہے اتھول میں ہتھکڑیاں پاؤں میں آگ کی بیڑیاں ہیں۔
یہ دیکھ کر گھبرا کر بیدار ہوئی اور پھر حضرت خواجہ قدس سرہ
کی خدمت میں واقعہ بیان کیا۔ آپ نے سن کر فرمایا کچھ صبر کر!
شاہد اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دے۔ زان بعد حضرت خواجہ
قدس سرہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک باغ ہے باغ میں تخت
بچھا ہوا ہے اور اس پر ایک لڑکی بیٹھی ہوئی ہے۔ اور اس کے سر
پر نورانی تاج ہے۔ اس نے دیکھ کر عرض کی حضرت! آپ مجھے
پہچانتے ہیں؟۔ حضرت خواجہ نے فرمایا نہیں!۔

عرض کیا حضرت! میں وہی ہوں جس کی والدہ نے آپ
سے میری ملاقات کیسے پوچھا تھا اور آپ نے پٹھن کو بتایا
تھا۔ اس پر حضرت خواجہ نے فرمایا اے بیٹی! تیری والدہ نے تو
تیری حالت کچھ اور بتائی تھی مگر میں اس کے برعکس دیکھ رہا ہوں۔
یہ سن کر لڑکی نے عرض کی حضرت! جیسے میری والدہ نے بیان
کیا تھا اس طرح صرف میری حالت ہی نہیں تھی بلکہ اس قبرستان
میں ستر ہزار مردہ تھا جن کو عذاب ہو رہا تھا۔ ہماری خوش نصیبی کہ

ہمارے قبرستان کے پاس سے ایک عاشق رسول گذرا اور اس نے درود پاک پڑھ کر ثواب بھی بخش دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس درود پاک کو قبول فرما کر ہم سب سے عذاب معاف کر دیا ہے۔ اور سب کو یہ انعام و اکرام عطا فرمایا جو آپ مجھ پر دیکھ رہے ہیں۔

(القول البديع ص ۱۳، نزهة المجالس ص ۳۲، معادۃ السالکین ص ۱۲)

(۸۵) ایک بزرگ فرماتے ہیں میرا ایک ہمسایہ تھا جو کہ اور پاش زمین کا فسق و مجرمین مبتلا تھا۔ میں اسے توبہ کی تلقین کیا کرتا تھا لیکن وہ اس طرف نہیں آتا تھا۔

جب وہ مر گیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں ہے میں نے اس سے پوچھا تو یہاں کیسے اور کس عمل کی وجہ سے تجھے جنت نصیب ہوئی؟ اس نے کہا میں ایک محدث کی مجلس میں حاضر ہوا تو میں نے ان کو یہ بیان کرتے سنا کہ جو کوئی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بلند آواز سے درود پاک پڑھے اس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ یہ سن کر میں نے اور سب حاضرین نے بلند آواز سے درود پاک پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو بخش دیا اور جنت عطا کر دی۔ (نزهة المجالس ص ۱۱۱)

یہ لکھ کر عسکرا صفوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں میں نے المور والعذب میں حدیث پاک دیکھی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دنیا میں مجھ پر درود پاک پڑھتے وقت آواز بلند کرتا ہے آسمانوں میں فرشتے اس پر صلوة کیلئے آواز بلند کرتے ہیں۔

(۸۶) ابوذرؓ کو بعد موت جعفر بن عبد اللہؓ نے خواب میں دیکھا کہ آسمان پر فرشتوں کی امامت کرتا ہے یعنی فرشتوں کو نماز پڑھاتا ہے میں نے پوچھا اے ابوذرؓ یہ درجہ تو نے کیسے حاصل کر لیا۔ جواب دیا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے دس لاکھ احادیث مبارکہ لکھی ہیں۔ اور یوں لکھا۔ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ہر بار سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نام نامی کے ساتھ درود پاک لکھا ہے اور سرور کونین صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس بار درود بھیجتا ہے۔

(شرح الصدور ص ۱۲، سعادة الدارين ص ۱۳۸)

(۸۷) علامہ ابن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بہت سارے علماء کرام کو جن کا شمار نہیں ہو سکتا۔ ان کے وصال کے بعد ان کو بہت اچھی حالت میں دیکھا گیا۔

جب ان سے پوچھا گیا تو بتایا یہ انعام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ذات مقدسہ پر درود پاک بھیجنے کی وجہ سے ہے۔

(سعادة الدارين ص ۱۳۸)

(۸۸) منصور ابن عمار کو موت کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ جواب دیا کہ مجھے میرے مولیٰ نے کھڑا کیا اور فرمایا تو منصور بن عمار ہے؟ میں نے عرض کی اے رب العالمین! میں ہی

منصور بن عمار ہوں۔ پھر فرمایا تو ہی ہے جو لوگوں کو دنیا سے
نفرت دلاتا تھا۔ اور خود دنیا میں راعب تھا۔

میں نے عرض کی "یا اللہ ایوں ہی ہے لیکن جب بھی میں
نے کسی مجلس میں وعظ شروع کیا، تو پہلے تیری حمد و ثناء کی اس
کے بعد تیرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر درود
پاک پڑھا اس کے بعد لوگوں کو وعظ و نصیحت کی۔

اس عرض پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے سچ کہا ہے اور
علم دیا ہے فرشتوں اس کے لئے آسمانوں میں منبر رکھوا تاکہ جسے
دنیا میں بندوں کے سامنے میری بزرگی بیان کرتا تھا آسمانوں
میں یہ فرشتوں کے سامنے میری بزرگی اور عظمت بیان کرے۔

(سعادة الدارين ص ۱۲۶)

(۸۹) ہذا بن ابراہیم نسفی نے بیان کیا کہ میں خواب میں
سید الکونین صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا
اور دیکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میری طرف
سے منقبض ہیں۔ میں نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر حضور اکرم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دست مبارک کو بوسہ دیا اور عرض
کی "یا رسول اللہ! میں اصحاب حدیث سے ہوں اور اہل سنت
سے ہوں اور غریب ہوں۔"

یہ سن کر آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
بسم فرمایا اور فرمایا کہ جب تو مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے۔ تو

سلام کیوں چھوڑ دیتا ہے؟ اس کے بعد جب بھی میں درود پاک
 لکھتا تو صرف صلی اللہ علیہ نہیں بلکہ پورا صلی اللہ علیہ وسلم لکھتا۔
 (سعادة اللیلین ص ۱۲۸)

درود پاک کی برکت سے آخرت میں انعامات

⑩ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
 ہے فرمایا کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ابوالبشر
 آدم علیہ السلام عرش الہی کے پاس سبز حلقہ پہن کر تشریف فرما ہوں
 گے اور یہ دیکھتے ہوں گے کہ میری اولاد میں کس کس کو جنت
 لے جاتے ہیں اور کس کس کو دوزخ لے جاتے ہیں۔

اپنا مک آدم علیہ السلام دیکھیں گے کہ حبیب خدا صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ایک امتی کو فرشتے دوزخ لے جا رہے
 ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام یہ دیکھ کر ننادیں گے "اے اللہ تعالیٰ
 کے حبیب! آپ کے ایک امتی کو ملائکہ کو رام دوزخ لے جا رہے
 ہیں۔ سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں "یہ
 سن کر میں اپنا تہبند مضبوط پکڑ کر ان فرشتوں کے پیچھے دوڑوں گا
 اور کہوں گا "اے رب تعالیٰ کے فرشتو! مٹھہر جاؤ!"

فرشتے یہ سن کر عرض کریں گے "یا حبیب اللہ! ہم فرشتے
 اور فرشتے اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی کر سکتے ہی نہیں۔ اور ہم
 وہ کام کرتے ہیں جس کا ہمیں ذیبار الہی سے حکم ملتا ہے۔ یہ سن

کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنی ریش مبارک کو پکڑ کر
دربار الہی میں عرض کریں گے "اے میرے رب کریم! کیا تیرا،
میرے ساتھ یہ وعدہ نہیں ہے کہ تجھے تیری امت کے بارے
میں رسوا نہیں کروں گا؟"

تو عرش الہی سے حکم آئے گا "اے فرشتو! میرے جیب
کی اطاعت کرو! اور اس بندے کو واپس میزان پر لے چلو!"
فرشتے اس کو فوراً میزان کے پاس لے جائیں گے اور جب اس
کے اعمال کا وزن کریں گے تو میں اپنی جیب سے ایک نور کا
سفید کاغذ لکالوں گا اور اس کو بسم اللہ شریف پڑھ کر نیکیوں
کے پڑے میں رکھ دوں گا تو اس کا نیکیوں والا پلٹا ورنی ہو جائیگا
اچانک ایک شور برپا ہوگا کہ کامیاب ہو گیا، کامیاب ہو گیا
اس کی نیکیاں وزنی ہو گئیں اس کو جنت لے جاؤ! جب فرشتے
اُسے جنت کو لیجاتے ہونگے تو وہ کہے گا "اے میرے رب کے
فرشتو! تمہرو! اس بزرگ سے کچھ عرض کروں!"

پھر وہ عرض کرے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان
ہو جائیں آپ کا کیسا نورانی چہرہ ہے اور آپ کا خلق کتنا عظیم
ہے آپ نے میرے آنسوؤں پر رسم کھایا اور میری غزشوں
کو معاف کر لیا۔ آپ کون ہیں؟ فرمائیں گے "میں تیرا نبی محمد،
مصطفیٰ ہوں اور یہ تیرا درود پاک تھا جو تو نے مجھ پر پڑھا ہوا تھا
وہ میں نے تیرے آج کے دن کیلئے محفوظ رکھا ہوا تھا۔"

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الکریم وعلیٰ آلہٖ وصحابہ

ابھسین (۱۲۴، معارج النبوة ص ۳۲) القول البلیغ

(۹۱) حضرت احمد بن ثابت مغربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے جو برکتیں درود پاک کی دیکھی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک چٹیل میدان ہے۔ اُس میں ایک منبر ہے۔ میں نے اُس پر چڑھنا شروع کر دیا۔ جب میں کچھ درجے چڑھ گیا زمین کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ منبر ہوا میں ہے اور اوپر کو جا رہا ہے اور وہ زمین سے کافی اونچا جا چکا ہے۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ میں اوپر کے درجے تک چڑھتا ہوں۔ پھر جہاں تک مجھے اللہ تعالیٰ لے جائے جاؤں گا۔ حالانکہ والہ پر، آنے کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی۔

جب میں اوپر، اُسے درجہ تک پہنچا اور نیچے کو دیکھا تو نیچے والے درجے غائب ہیں۔ پھر میں نے دائیں بائیں دیکھا تو ہوا ہی ہوا ہے۔ اور میں نے دیوار الہی میں دعا کی "یا اللہ! مجھے درود پاک کی برکت سے سلامتی کے راستہ پر لے چل"۔

پھر میں نے ایک باریک سادھا گہ دیکھا جو کہ اندھیرے میں کھنچا ہوا ہے۔ گویا کہ وہ پلصراط ہے میں نے یہ منظر دیکھا تو اپنے آپ کو کہا تجھ پر افسوس! کہ پلصراط پر تو پہنچ گیا ہے لیکن تیرے پاس کوئی عمل نہیں، سوا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے اور سوا درود پاک کے اچانک میں نے ہاتف کی آواز سنی

اے احمد! اگر تو پلصراط کو عبور کر گیا تو تو رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زیارت سے مشرف ہو گا میں یہ سن کر بہت خوش ہوا۔ اور میں نے درود پاک کا وسیلہ پیش کر کے دعا کی۔

کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نور کا بادل نمودار ہوا اور اس نے مجھے پلصراط کے پار اتار کر سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر کر دیا آقاؐ کے دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جوہ افز ہیں اور دائیں طرف سیدنا صدیق اکبرؓ بائیں جانب سیدنا فاروقؓ اعظمؓ پیچھے سیدنا عثمانؓ ذوالنورینؓ آگے سیدنا مولیٰ علیؓ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیٹھے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضور آپ میرے ضامن ہو جائیں۔ فرمایا میں تیرا ضامن ہوں اور تیرا خاتمہ ایمان پر ہو گا۔ پھر میں نے دعا کی درخواست کی تو فرمایا تجھ پر

درود پاک کی کثرت لازم ہے اور تو لہو (کھیل) سے پرہیز کر۔ پھر میں سیدنا جید رکرا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف متوجہ ہوا اور عرض کی یا مولیٰ جان! آپ میرے لئے دعا کریں۔

یہ سن کر سیدنا مولیٰ علیؓ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرا کندھا پکڑ کر جھٹکا دیا اور فرمایا میں تیرا ماموں کیسے ہوا؟ میں تو تیرا دادا ہوں اور سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بھی تیرے جد مکرّم (دادا) ہیں۔ اور اسی جھٹکے سے مرعوب ہو کر

میں بیدار ہو گیا۔ اور کافی دیر تک میرا کندھا درد کرتا رہا۔ اور کافی عرصہ شرمسار رہا کہ یہ میری جہالت اور غفلت تھی کہ میں نے حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ناموں کہا۔

پھر میں نے غور کیا کہ وہ لہو کیا ہے زان بعد معلوم ہوا کہ وہ رشتہ داری کا جھگڑا تھا جس میں ملوث ہو گیا اور ایک سال تک زیارت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے محروم رہا۔ اور پھر میں نے توبہ کی اور درود پاک کا وسیلہ پیش کر کے دربار الہی میں عرض کی "یا اللہ! مجھے اپنے حبیب مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت سے مشرف فرما!"

پھر میں نے عالم رویا میں دیکھا کہ میں دربار الہی میں حاضر ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے ڈانٹ رہے ہیں اور تنبیہ فرما رہے ہیں لہو و لعب اور دنیا کے جھگڑے میں ملوث ہونے کی وجہ سے اور میں عرض کئے جا رہا ہوں یا اللہ! تیری رحمت، یا اللہ! تیرا فضل، یا اللہ! تیرا کرم۔ لیکن مجھ پر مسلسل ڈانٹ پڑ رہی ہے تو میں نے خیال کیا کہ شاید میں دوزخی ہوں۔

مگر فوراً یاد آیا کہ میں کیسے دوزخ والوں سے ہو سکتا ہوں حالانکہ میرے ضامن مصطفیٰ ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ تو میں نے دربار الہی میں عرض کی یا اللہ! میں تیرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر درود پاک پڑھتا ہوں اور وہ میرے ضامن ہیں۔ اتنا عرض کرنا تھا دیکھا کہ نبی اکرم صلی

اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم موجود ہیں اور فرما رہے ہیں میں صاحبِ شفاعت ہوں، میں صاحبِ عنایت ہوں میں صاحبِ سیلہ ہوں پھر میں نے کسی کہنے والے کو کہتے سنا کہ رہا ہے "یا اللہ! کیا یہ دونوں والوں سے ہے؟" اللہ تعالیٰ نے فرمایا "نہیں! یہ دونوں سے امن میں ہے۔ پھر میں گھبرا کر بیدار ہو گیا اور میں اللہ تعالیٰ کی کریم بارگاہ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ ہم پر اپنی رحمت سے احسان فرمائے گا اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہیں کرے گا۔ (سعادة الدارين ص ۱۹)

(۹۷) ایک شخص مسطح نامی جو کہ "آزاد طبع نفسانی خواہشات کا پیرو تھا۔ وہ فوت ہو گیا بعد وفات کسی موفی بزرگ نے خواب میں دیکھا پوچھا کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بخش دیا ہے۔ پوچھا کس سبب سے بخش ہوئی؟ کہا میں نے ایک محدث صاحب کے ہاں حدیث پاک با سند پڑھی، حضرت شیخ محدث نے سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر درود پاک پڑھا اور میں نے بھی بلند آواز سے درود پاک پڑھا اور جب اہل مجلس نے سنا تو انھوں نے بھی درود پاک پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے درود پاک کی برکت سے ہم سب کو بخش دیا ہے۔ (القول البدیع ص ۱۱)

(۹۲) حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "میں ایک دن درود پاک کے متعلق کتاب

لکھ رہا تھا اور میں دیوار کے ساتھ پست لگا کر قبلہ رو بیٹھا تھا قلم میرے ہاتھ میں تھا اور تختی میری گود میں تھی۔

مجھے نیند آگئی میں نے عالم رویا میں دیکھا میں خالی زمین میں ہوں کوئی عمارت وغیرہ نہیں ہے ہاں جو لوگ دروازہ میرے موجود تھے اور کچھ وہ لوگ جامع مسجد کے اندر تھے میں اندر گیا اور دیکھا کہ بیٹھنے کی کوئی جگہ نہیں ہے

ایک آدمی نے اشارہ کیا میں اس کے پاس گیا اور میں نے اپنی دائیں طرف ایک نوجوان حسین و جمیل کو دیکھا اور اس کے چہرہ کے نور اور اس کے حسنِ قامت کو دیکھ کر میں بہت متعجب ہوا اور مجھے شوق دامنگیر ہوا کہ میں اس کا نام و نسب پوچھوں میں نے اس سے کہا "میں تجھے اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا نام دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ کا نام کیا ہے؟ اور آپ کا نسب کیا ہے؟" اس نے کہا "آپ کو میرا نام و نسب معلوم کر کے کیا حاصل ہوگا۔ میں نے کہا "میری نظر میں آپ نیک آدمی ہیں اور میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔" اس نے کہا "میرا نام رومان ہے اور میرا نسب یہ ہے کہ میں فرشتہ ہوں انسان نہیں ہوں۔"

میں نے کہا "میں تجھے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ کا نام کیا ہے اور آپ کا نسب کیا ہے؟" یہ سن کر کہا "اے اللہ کے بندے میرا نام رومان ہے"

اور میں ملائکہ کرام سے ہوں پھر میں نے تیسری بار پوچھا تو اُس نے تیسری بار بھی مجھے یہی بنایا ۔

پھر میں نے پوچھا کہ آپ آدمیوں میں کیوں آئے ہیں؟ فرمایا یہ جو آپ کو نظر آرہے ہیں یہ سب فرشتے ہیں۔

میں نے کہا ”میں آپ کی صحبت میں رہنا چاہتا ہوں اُس نے کہا کیا آپ ہمیشہ کی صحبت میں رہنا چاہتے ہیں؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ اُس نے کہا ”نہیں! آپ ایک گھڑی بھی میرے ساتھ نہیں رہ سکتے لیکن میں آپ کو ایک ایماندار جن ابھرتی کے ساتھ کرپتا ہوں جو آپ کے ساتھ رہیں گے۔

میں نے کہا ہاں! اور میں نے دل میں خیال کیا کہ جن کے ساتھ رہیں گے تو میری حفاظت کریں گے اور میرے دشمنوں پر قہر کریں گے پھر اُس نے دو جنوں کو آواز دی تو دیکھا کہ جن اور جنی حاضر موجود ہیں۔ اُس فرشتہ نے اُن کو حکم دیا کہ ہمیشہ اُس کے ساتھ رہو، تو جنوں نے کہا یہ شخص چاہتا ہے کہ ہمارے وجہ سے لوگوں پر قہر اور زیادتی کرے اور ہمیں اُس پر قدرت نہیں ہے یہ تو قضا کے سامنے حائل ہونے والی بات ہے۔ جو ناممکن ہے۔ مجھے یہ بات سن کر نفرت سی پیدا ہو گئی اور میں نے کہہ دیا ”مجھے آپ کی صحبت کی ضرورت نہیں ہے۔

پھر اُس فرشتہ سے عرض کی حضور! یہ تو فرما لیں کہ اِنے فرشتوں میں کون کون ہے؟ فرمایا اِن میں جبرائیل علیہ السلام

میکائیل علیہ السلام، اسرافیل علیہ السلام، عزرائیل علیہ السلام ہیں۔
 میں نے اللہ رسول کا واسطہ دے کر کہا آپ مجھے جبرائیل
 علیہ السلام دکھائیں جو کہ ہمارے آقا حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ والہ وسلم کے ساتھ محبت کر رہے ہیں۔

اچانک محراب کے پاس سے آواز آئی "اے اللہ کے
 بندے! میں جبرائیل یہاں ہوں۔" میں گیا تو دیکھا کہ نہایت
 ہی حسین و جمیل ہیں۔ میں نے سلام عرض کیا اور اُن پر پوٹ پوٹ
 ہو گیا اور میں نے دعائے خیر کی طلب کی۔ آپ نے دعا فرمائی
 پھر میں نے قسم دے کر عرض کی کہ آپ مجھے کوئی نصیحت
 فرمائیں جس سے مجھے فائدہ ہو۔ فرمایا تیرے سامنے ایک بیہودہ
 امر آئے گا۔ اس سے بچے رہنا اور امانت کو ادا کرو۔

پھر میں نے واسطہ دیکر عرض کی کہ میں میکائیل علیہ السلام
 کی زیارت کرنا چاہتا ہوں اچانک اُن بیٹھے ہوئے حضرات
 میں سے ایک بولے میں ہوں میکائیل! میں اُن کے پاس
 حاضر ہوا اور دست بوسی کرنے کے بعد دعا کی درخواست کی
 انھوں نے دعا فرمائی۔ پھر میں نے واسطہ دے کر عرض کی کہ
 مجھے کوئی مفید نصیحت کیجئے۔ فرمایا "عدل کرو اور عہد پورا کرو!"
 پھر میں نے سوال کیا کہ میں سیدنا اسرافیل علیہ السلام کی
 زیارت کرنا چاہتا ہوں تو دیکھا کہ اُن میں سے ایک صاحب
 کھڑے ہوئے اور کہا میں ہوں اللہ کا بندہ اسرافیل، اُن کا چہرہ

نہایت ہی نورانی تھا میں نے آگے جا کر دست بوسی کی اور دعائے
نمیر طلب کی انھوں نے دعا فرمائی۔

پھر مجھے خیال آیا کہ واقعی یہ فرشتے ہیں یا میں غلطی پر ہوں یہ
اسرافیل کیسے ہو سکتے ہیں کیونکہ حدیث پاک ہے کہ اسرافیل
علیہ السلام کا سر عرض تک ہے اور پاؤں ساتوں زمینوں کے
نیچے تک ہیں۔ یہ خیال آتے ہی دیکھا کہ اسرافیل علیہ السلام اٹھ
کھڑے ہوئے سر آسمانوں تک دکھائی دیا اور پاؤں زمین کے
نیچے دھنس گئے تو میں ان سے لپٹ گیا اور عرض کی ایک لاکھ
چوبیس ہزار نبیوں کا واسطہ دیکر عرض کرتا ہوں کہ آپ اس پہلی صورت
میں آجائیں میں مانتا ہوں کہ آپ واقعی اسرافیل ہیں۔

پھر میں نے سوال کیا کہ مجھے کوئی مفید نصیحت فرمائیں تو
فرمایا دنیا کو چھوڑ دے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگی۔ پھر میں
نے واسطہ دیکر عرض کی کہ میں عزرائیل علیہ السلام کی زیارت کرنا
چاہتا ہوں۔ اچانک ایک نہایت ہی حسین و جمیل صاحب
اٹھے اور فرمایا "میں ہوں اللہ کا بندہ عزرائیل" میں حاضر ہوا اور دست
بوسی کر کے دعا خیر کی درخواست کی آپ نے دعا فرمائی۔

پھر میں نے عرض کی حضور! جان تو آپ ہی نے نکالنی،
ہے لہذا میں اللہ تعالیٰ اور اسکے پیارے حبیب صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ آپ میری
جان نکالتے وقت مجھ پر نرمی کریں۔ فرمایا ہاں! لیکن شرط یہ کہ

آپ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر کثرت سے درود پاک پڑھا کریں۔ پھر میں عرض کی کہ آپ مجھے کوئی مفید نصیحت کریں۔ فرمایا "لذاتوں کو توڑنے والی، بچوں کو یتیم کرنے والی، بھائیوں، بہنوں میں جدائی ڈالنے والی (موت) کو یاد رکھا کریں۔" اس پر میں بیدار ہو گیا۔ اور امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان حضرات کی دعاؤں سے مجھے نفع دے گا۔ اور ان کی نصیحتوں پر عمل کرنے کی توفیق دے کہ موت کے وقت امانی عطا فرمائے گا اور اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت سے دونوں جہان میں انعام کریگا۔ (سعادۃ الدارين ص ۱۱)

(۹۳) براور کرم مولانا احسان الحق صاحب دامت برکاتہم نے بیان کیا کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا رمضان مبارک کا مہینہ تھا میں مسجد نبوی شریف میں اعتکاف بیٹھ گیا۔

ایک دن ایک دوسرے دوست کی جائے اعتکاف میں گیا وہ وہاں موجود نہیں تھے اور وہاں ایک اور صاحب بیٹھے تھے۔ وہ روضہ مبارک کی طرف منہ کر کے "دلائل الخیرات" کھولے بڑی محنت اور توجہ سے درود پاک پڑھ رہے تھے۔ میں نے سلام کیا تو وہ ایسے محو تھے کہ آنکھوں نے سنا ہی نہیں۔ میں چند منٹ وہاں بیٹھ کر واپس اپنی جگہ آ گیا۔

ازاں بعد پھر جب وہ دوست ملے جن کی جائے اعتکاف میں نہیں گیا تھا تو میں نے ان سے پوچھا آپ کے معتکف میں

کون صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔ فرمایا وہ بڑے عجیب آدمی ہیں۔ اس دوست نے اُن صاحب کی بات سنائی۔

فرمایا یہ وہ ہیں جنکو سید و عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہاں رکھا ہوا ہے تفصیل یوں ہے کہ سندھ سے ایک پیر صاحب یہاں آئے تھے وہ طبیب بھی تھے۔ انھوں نے کسی وزیر کے کسی بیمار کا علاج کیا تو وہ بیمار تندرست ہو گیا۔ اور پھر اس وزیر کی وجہ سے پیر صاحب کا وقار بن گیا اور اُن کو اختیار مل گیا کہ اتنے اتنے اقامے (یعنی سعودی عرب میں بہنے کے اہازات نامے) حاصل کر سکتے ہیں۔

پیر صاحب موصوف نے اپنے ملک کے اُن لوگوں کی فہرست بنانا شروع کی۔ چٹکے پاس اقامہ نہیں تھا اور اس درود پاک پڑھنے والے سے بھی پوچھا کہ آپ اقامہ بنوانا چاہتے ہیں اس نے کہا ہاں! اگر اقامہ مل جائے تو غنیمت ہے۔

پیر صاحب نے اُسی کا نام بھی لکھ لیا۔ لیکن جب دوسرا دن ہوا تو یہ شخص پیر صاحب کو تلاش کر رہا تھا۔ تلاش کر نیکی بعد کہا پیر صاحب! میرا نام فہرست سے کاٹ دیجئے۔

پیر صاحب نے پوچھا کیوں؟ تو بات گول کر گئے اور جب پیر صاحب نے اصرار کیا تو بتایا کہ رات مجھے سرکار دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور سرکار نے فرمایا میرے عزیز! مجھے اقامہ وغیرہ کی ضرورت نہیں! تجھے

میں نے رکھا ہوا ہے تجھے کوئی نہیں نکال سکتا۔ لہذا پیر صاحب! میرا نام خارج کر دیجئے!۔

دامن مصطفیٰ سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا
چس کے حضور ہو گئے اس کا زمانہ ہو گیا

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ المصطفیٰ ورسولہ المرتضیٰ وعلیٰ آلہ

و اعصابہ وادوارجمہ و ذریاتہ اجمعین الی یوم الدین ۵

(۹۵) حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہ نے

فرمایا میں نے جو دردِ پاک کی برکتیں دیکھی ہیں ان میں سے ایک

یہ کہ میں نے خواب میں دیکھا میں دوزخ میں ہوں (اللہ تعالیٰ

میں دوزخ سے محفوظ رکھے) اور میں دردِ پاک پڑھ رہا ہوں۔

اور دوزخ کی آگ نے مجھ پر کسی قسم کا اثر نہیں کیا اور میں نے

وہاں ایک عورت دیکھی جس کا خاوند میرا دوست تھا۔

مجھے دیکھ کر اس عورت نے کہا اے شیخ احمد! کیا آپ کو

معلوم نہیں کہ آپ کا دوست اور اسکی بیوی دوزخ میں ہیں؟ یہ

سن کر مجھے بڑا صدمہ ہوا کہ میرا دوست دوزخ میں ہے۔ میں

اس کے گھر میں (جو اس کا ٹھکانہ دوزخ میں تھا) داخل ہوا اور

دیکھا کہ ہنٹیا ہے اور اس میں کھولتا ہوا گندھک ہے اور اس

عورت نے کہا یہ آپ کے دوست کی بیوی کی چیز ہے۔

(معاذ اللہ) میں نے پوچھا کہ اسے یہ سزا کیسے ملی؟ حالانکہ وہ ظاہر

میں نیک آدمی تھا۔ تو اس کی بیوی نے جواب دیا "اس نے

مال جمع کیا تھا خواہ وہ حلال تھا یا حرام۔

پھر میں نے دوزخ میں بڑی بڑی اگ کی خندقیں اور
وادیاں دیکھیں اللہ تعالیٰ ہمیں پناہ میں رکھے (پھر میں نے ہوا
میں آسمان کی طرف پرواز کی جتنی کہ میں آسمان کی بلندی تک پہنچ
گیا اور میں نے فرشتوں کو سنا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس
اور توحید بیان کر رہے ہیں۔ پھر میں نے کسی کہنے والے کو کہتے
سنا "اے شیخ احمد! تجھے خیر کی بشارت ہو کہ تو اہل خیر سے ہے۔"
پھر میں نیچے اتر آیا اور اسی جگہ اتر جہاں سے اوپر گیا تھا
اور وہی عورت کھڑی ہے اور پھر دروازہ کھلا تو اس کا خاوند نکلا اور
کہا ہمیں اللہ تعالیٰ نے تیری وجہ سے اور درود پاک کی برکت
سے نجات عطا فرمادی ہے۔ پھر وہاں سے چلا تو ایسی جگہ پہنچ
گیا جس سے اچھی جگہ کسی دیکھنے والے نے نہ دیکھی ہو۔ اس میں
ایک بالا خانہ دیکھا جو کہ نہایت ہی عالیشان اور بلند ہے۔ اور
اس میں ایک عورت کہ اس جیسی حسن و جمال والی عورت نہیں
دیکھی گئی۔ بیٹھی آٹا گوندھ رہی ہے۔

میں نے اس آٹے میں ایک بال دیکھا۔ میں نے اس
عورت سے کہا اللہ تجھ پر رحم کرے۔ اس بال کو آٹے میں سے
نکال دے کہ اس بال نے سارا آٹا خراب کر رکھا ہے۔ وہ بولی
یہ بال میں نہیں نکال سکتی یہ تو ہی نکال سکتا ہے اور یہ بال
تیرے دل میں دنیا کی محبت کا بال ہے لہذا اگر تو چاہے تو

اس کو نکال دے چاہے تو رہنے دے اور اس عورت کی اس بات پر میں بیدار ہو گیا۔ (سَعَادَةُ الدَّائِنِ ص ۱۱۸)

(۹۴) ابنِ نبانِ اصفہانی فرماتے ہیں کہ میں خواب میں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے امام شافعی کو نفع عطا کیا ہے؟ فرمایا ہاں! میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کر دیا ہے کہ شافعی کا حساب نہ لیا جائے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ کس عمل کی وجہ سے ہے؟ فرمایا وہ مجھ پر ایسا درود پاک پڑھتے ہیں۔ جیسا کسی اور نے نہیں پڑھا۔ میں نے عرض کی حضور! وہ کونسا درود پاک ہے؟ فرمایا امام شافعی یوں پڑھا کرتے ہیں:

”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَلَدًا ذَكَرَكَ الْذَكَرُونَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَلَبَتْهُ الْغَافِلُونَ“ (سَعَادَةُ الدَّائِنِ ص ۱۲۹)

(۹۵) سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے وصال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا آپ کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے۔ پوچھا کس عمل کے سبب؟ فرمایا پانچ کلموں کے سبب جن کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر درود پاک پڑھا کرتا تھا۔ وہ پانچ کلمات کو نسیں ہیں؟ فرمایا وہ یہ ہیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلَّیْ عَلَیْهِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ لَمْ يَصَلِّْ عَلَیْهِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتُ اَنْ يَصَلِّیْ عَلَیْهِ وَ

صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا تَحِبُّ أَنْ يَصَلِّيَ عَلَيْكَ وَمَنْ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا
تَبْتَغِي أَنْ يَصَلِّيَ عَلَيْكَ ۝ (سعادة الدارين ص ۱۲۹)

(۹۸) عبداللہ بن حکم فرماتے ہیں ”میں نے خواب میں امام
شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے
آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟“

فرمایا ”مجھ پر رسم فرمایا اور بخش دیا اور میرے لئے جنت
یوں سجائی گئی جیسے کہ دہن کو سجایا جاتا ہے اور مجھ پر نعمتیں یوں
نیچا ور کی گئیں جیسے کہ دولہا پر نیچا ور کرتے ہیں۔ میں نے پوچھا
”کس عمل کے سبب؟“ فرمایا ”رسالۃ میں جو درود پاک لکھا ہے
اُس کے سبب۔“ میں نے پوچھا ”وہ کیا ہے؟“ فرمایا ”وہ یوں ہے،
”صَلِّ اَللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَكَرَكَ اَلْاَذْكَرُونَ وَعَدَدَ مَا
غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغَفَاوُنُونَ“

میں بیدار ہوا صبح کو میں نے رسالہ ”دیکھا تو وہی لکھا ہوا دیکھا
جو انھوں نے خواب میں فرمایا تھا۔ (سعادة الدارين ص ۱۱۸)

شیخ اکبر محمد الدین ابن عربی قدس سرہ نے فرمایا میں نے درود پاک پر کما حقہ
بیشکی کرنے والا سوائے ایک عظیم فرد کے اور کوئی نہیں دیکھا۔ وہ اسپین کا ایک
لوہارتھا اور وہ السہم صل علی محمد کے نام سے ہی مشہور ہو گیا تھا۔
جب میں نے اس سے ملاقات کی اور دعا کے لئے درخواست کی جس سے
مجھے بہت فائدہ ہوا۔ اس کے پاس جو مرد یا عورت یا بچہ آکر کھڑا ہوتا۔ اس کی زبان
پر بھی درود پاک جاری ہو جاتا (تذکرہ بیست از میاں عبدالرشید صاحب اخبار زمانے وقت)

میترق واقعات

(۹۹) بعض بزرگوں نے فرمایا میں نے یمن میں ایک شخص دیکھا جو کہ اندھا، کوڑھا، گونگا تھا۔ میں نے اس کے متعلق کسی سے پوچھا تو بتایا گیا یہ بالکل صحیح و سالم تھا۔ اس کی آواز بہت اچھی تھی اور بہت اچھا قرآن پاک پڑھا کرتا تھا۔ ایک دن اس نے آیت مبارکہ ان الله و ملائکته یصلون علی النبیؐ پڑھی اور علی النبیؐ کی جگہ اُس نے پڑھ دیا یصلون علی علیؑ۔ اُس دن سے اُس کی یہ حالت ہو گئی ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ (نزہۃ المجالس ص ۱۱۱)

(۱۰۰) ایک بزرگ نماز پڑھتے ہوئے جب تشہد میں بیٹھے تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر درود پاک پڑھنا بھول گئے رات جب ان کو لگی تو خواب میں زیارتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے مشرف ہوئے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اے میرے امتی! تو نے مجھ پر درود پاک کیوں نہیں پڑھا۔ عرض کی یا رسول اللہ! میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء میں ایسا محو ہوا کہ درود پاک پڑھنا یاد نہیں رہا۔ یہ سن کر آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے میری یہ حدیث نہیں سنی کہ

ساری نیکیاں سب عبادتیں اور ساری دعائیں روک دی جاتی ہیں۔ جب تک مجھ پر درود پاک نہ پڑھا جائے سن لے! اگر کوئی بندہ قیامت کے دن دربار الہی میں سارے جہان، والوں کی نیکیاں لے کر حاضر ہو جائے اور ان نیکیوں میں مجھ پر درود پاک نہ ہوا تو ساری کی ساری نیکیاں اُس کے منہ پر مار دی جائیں گی ان میں سے ایک بھی نیکی قبول نہ ہوگی۔

(مدۃ الت حنین مکمل)

(۱۹۱) ایک بزرگ فرماتے ہیں "میں موسمِ بربح (بہار) میں باہر نکلا اور یوں گویا ہوا "یا اللہ! درود بھیج اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر درود قبول کے پتوں کے برابر، یا اللہ! درود بھیج اپنے نبی پر! پھولوں اور پھولوں کی گنتی برابر، یا اللہ! درود بھیج اپنے رسول پر! سمندروں کے قطروں کے برابر، یا اللہ! درود بھیج! ریگستان کی ریت کے ذروں کے برابر، یا اللہ! درود بھیج اپنے حبیب پر! ان چیزوں کی گنتی کے برابر جو سمندروں اور خشکی میں ہیں۔"

تو ہاتھ سے آواز آئی اے بندے! تو نے نیکیاں لکھنے والے فرشتوں کو قیامت تک تھکا دیا ہے اور تو رب کریم کی بارگاہ سے جنتِ عدن کا حقدار ہوا اور وہ بہت اچھا گھر ہے۔

(نوبۃ المجالس ص ۱۱۱)

(۱۰۲) حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں میں نے جو درود پاک کی برکتیں دیکھی ہیں۔ اُن میں سے ایک یہ کہ جب میری شادی ہو گئی تو میرے دل میں یہ شوق پیدا ہوا کہ کچھ طلبہ ہونے چاہئیں تاکہ نماز باجماعت پڑھی جاسکے اور دیگر دینی فوائد حاصل ہوں اور خیر خواہی کے طور پر ارادہ کر لیا کہ قرآن مجید پڑھنے والے طلبہ رکھ لیں تاکہ اُن کی خدمت کرنے سے نفع حاصل ہو اور اس اُمید پر کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اُن طالب علموں کے ساتھ حشر کے دن اٹھائے۔

اور جب طالب علم زیادہ ہو گئے تو اُن کی کثرت کی وجہ سے ہمیں زیادہ اہتمام و انتظام کرنا پڑا اور اُن کے کھانے پینے کی ضروریات کیلئے ہمیں جیلہ کرنا پڑا اور اسوجہ سے میں دُنیا کے دروازے میں داخل ہو گیا اور دُنیا نے مجھے ایسا شکار کیا کہ دن رات اسی دھن میں گزرتے گئے۔ اور اباحت کی حدود میں رہتے ہوئے ہمیں کچھ کرنا پڑا اور اس کو ہم شریعت مطہرہ کی رو سے مستحسن جانتے تھے۔

میرے بعض مخلص دوست مجھے اس سے منع کرتے رہے لیکن میں نے اُن کی نصیحت اُن شئی کرنے کے اپنے اس شغل کو جاری رکھا حتیٰ کہ میں نے ایک دن خواب دیکھا کیا دیکھتا ہوں کہ کچھ نوجوان لڑکیاں ہیں جیسے کہ حوریں ہیں۔ اُن جیسا جمال و کمال دیکھنے میں نہیں آیا انھوں نے سبز حلت پہن رکھے ہیں۔ وہ مجھے دیکھ کر میری طرف آئیں جب وہ میرے

قریب آگئیں تو میں نے اُن میں سے اپنی نانی صاحبہ کو پہچان لیا اور شریفۃ الطرفین سیدہ زادی اور بڑی ہی نیک و پارسا خاتون تھیں۔ میں نے اپنی نانی صاحبہ کو سلام کیا اور پوچھا کیا آپ فوت نہیں ہو چکی تھیں؟

فرمایا ہاں! میں نے پوچھا اللہ تعالیٰ کے دربار کیا معاملہ پیش آیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اپنے فضل سے رحم فرمایا ہے اور مجھے عزت و اکرام عطا کیا اور میں خاتونِ جنت حضرت فاطمہ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پڑوس میں رہتی ہوں اور وہ تشریف لائیں۔

جب سیدۃ المنار الجنتہ تشریف لائیں تو ایک نور تھا جگمگاتا اور فرمایا کیا یہ ہے احمد بن ثابت؟ جو کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر درود پاک کثرت سے پڑھتا ہے؟ میں نے عرض کیا یہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس کام کی توفیق عطا کی ہے یہ سن کر فرمایا تجھے کیا ہو گیا ہے کہ دنیا میں مشغول ہو کر رحم سے پیچھے ہٹ گیا ہے دنیاوی شغل ترک کر دے اور یہ اہتمام چھوڑ دے۔

میں نے عرض کی بہت اچھا۔ فرمایا ہم تجھے ایسے نہیں چھوڑ دیں گی تا وقتیکہ تو ہمارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دربار حاضر ہو! اور حضور تجھ سے عہد و میثاق لیں کہ تو آئندہ ایسا نہیں کریگا۔ ہم چلتے رہے حتیٰ کہ ایک شہر

اگیا جس کو میں نہیں پہچانتا تھا۔ وہاں بہت سارے لوگ
تھے جو بلند آواز سے درودِ پاک پڑھ رہے تھے

میں نے بھی درودِ پاک پڑھنا شروع کر دیا اور اُن کے

درمیان چلتا جاتا تھا جتنی کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم کے دربار حاضر ہو گئے اور سیدۃ النساء خاتونِ جنّت

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے سید کوئین صلی اللہ تعالیٰ علیہ

آلہ وسلم کے حضور کھڑا کر دیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

حضرات عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ کھانا تناول

فرما رہے تھے اور میں نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

الہ وسلم کے دستِ مبارک میں بکری کا بازو دیکھا حضور اس

سے گوشت تناول فرما رہے تھے۔ اور ساتھ ساتھ آقائے

دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم صحابہ کرام سے گفتگو فرما

رہے تھے تو میں براہِ ادب سلام عرض کرنے سے رُک گیا۔

اور جی میں کہا کھانے سے فزع ہو لیں تو سلام عرض کروں اور

میرے ساتھ آنیوالے لوگ درودِ پاک پڑھتے رہے اور میں سرکارِ

دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت بھی کرتا رہا اور پھر

ساتھیوں کے بلند آواز سے درودِ پاک پڑھنے کی وجہ سے میں

بیدار ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم پر ہمیں اپنے حبیب

پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت سے ہم پر -

احسان فرمائے والحمد للہ رب العالمین - (سعادۃ الدین ص ۱۱۱)

(۱۲۳) نیز فرمایا "میں نے خواب میں سیدی علی الحاج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بعد وصال دیکھا اور پوچھا "حضرت آپ کے ساتھ دربار الہی میں کیا معاملہ پیش آیا؟" فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحمت سے مجھے اکرام عطا فرمایا ہے اور میں نے رب تعالیٰ جل شانہ کو بڑا ہی رحیم و کریم پایا ہے۔"

پھر میں نے ان دوستوں کے متعلق پوچھا جو کہ پاس ہی مدفون تھے۔ فرمایا "وہ سب خیریت سے ہیں۔" پھر میں نے عرض کی آپ مجھے کچھ وصیت کریں؟ فرمایا تجھ پر اپنی والدہ کی خدمت لازم ہے کیونکہ وہ بڑی نیک ہے۔ پھر میں نے عرض کی میں آپ سے اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نام سے پوچھتا ہوں کہ آپ کو ہمارے حال سے کچھ بتہ چلا ہے یا نہیں؟۔"

فرمایا کہ تجھے بڑی تاکید سے نصیحت کرتا ہوں کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر درود پاک کی کثرت رکھو اور جو آپ نے درود پاک کے متعلق لکھا۔ اس کو پڑھو اور زیادہ پڑھو۔" میں نے پوچھا آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میں نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھی ہے حالانکہ میں نے آپ کے انتقال کے بعد لکھی ہے۔" فرمایا اللہ کی قسم! اس کا نور ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں میں چمک رہا ہے۔

(سعادۃ الدارین ص ۱۱۱)

۱۰۳) نیز فرمایا: میں نے ایک رات غلاب میں منادی کی ندا سنی کہ جو شخص رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ ہمارے ساتھ چلے تو میں اس منادی کے ساتھ چل دیا اور بھی کچھ لوگ دوڑے آرہے تھے۔

جب ہم پہنچے تو دیکھا کہ سرورِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ایک بالاخانہ میں جلوہ افروز ہیں میں بائیں کو پھرا تاکہ دروازہ بل جائے تو لوگوں نے بلند آواز سے کہا دروازہ دائیں جانب ہے۔ میں دائیں پھرتا تو دروازہ بل گیا میں اس میں داخل ہو گیا دیکھا کہ شاہِ نوین صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے ساتھ تشریف فرما ہیں اور جب میں قریب ہوا تو میرے اور حضور کے درمیان ایک بادل حائل ہو گیا۔ جسکی وجہ سے میں کسی کا پھر نہ دیکھ سکا پھر میں نے پڑھا اَسْلَمُوا وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى الْإِلَهِ وَأَهْلِ بَيْتِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ ۝

فرمایا میرے اور تیرے درمیان دنیا کے حجاب (پرست) حائل ہو گئے ہیں اور مجھے سرکارِ زجر فرماتے رہے کہ ہم مجھے منع کرتے ہیں کہ دنیا اور دنیا کے اہتمام سے باز آجا اور تو باز نہیں آتا۔ اور دیر تک سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مجھے زجر و توبیخ فرماتے رہے حتیٰ کہ میں نے دل میں کہا یہ میری بدبختی ہے اور میں نے رونا شروع کر دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ میرے ضامن نہیں ہیں؟

فرمایا: ہاں! تو جنتی ہے۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!

میں اللہ تعالیٰ کے نام پر اور اُس کے دربارِ جو آپ کی عزت و اکبر و ہے اُس عزت کے نام پر سوال کرتا ہوں کہ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اُس حجاب کو دور فرما دے۔

اتنا عرض کرنا تھا کہ وہ بادل آہستہ آہستہ اٹھنا شروع ہوا حتیٰ کہ میں نے سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زیارت کی پھر میں حضور کے قدموں پر لوٹ پوٹ ہو گیا۔ اور عرض کرتا تھا۔ یا رسول اللہ! کیا حضور میرے ضامن نہیں ہیں؟ تو فرمایا بیشک تو جنتی ہے اور ساتھ ہی فرمایا ہم تجھے کہتے ہیں کہ دنیا کا اہتمام چھوڑ دے اور تو چھوڑتا نہیں اور پھر میں بیدار ہو گیا۔

⑤ حضرت ابراہیم بن علی بن عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں خواب میں سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا اور میں نے دربار رسالت میں عرض کی یا رسول اللہ! میں آپ سے شفاعت کا سوالی ہوں تو فرمایا اَكْثَرُ مَنْ الصَّلَاةِ عَلَيَّ یعنی مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھا کر! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم۔

(سعادة السارين ص ۱۲۱)

⑥ حضرت ابوالمواہب شاذلی قدس سرہ فرماتے ہیں ایک دن میں نے درود پاک جلدی جلدی پڑھنا شروع کر دیا تاکہ میرا ورد جو کہ ایک ہزار بار روزانہ کا تھا۔ جلدی پورا ہو

جائے تو شاہ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے
 شاذلی تجھے معلوم نہیں کہ جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے
 پھر فرمایا یوں پڑھ! ”اللحم مل علی سیدنا محمد وعلی آل -
 سیدنا محمد“ آہستہ آہستہ اور ترتیب کے ساتھ پڑھ! ہاں،
 اگر وقت تقوڑا ہو تو پھر جلدی جلدی پڑھنے میں بھی عرج نہیں ہے
 نیز فرمایا کہ یہ جو میں نے تجھے کہا ہے کہ جلدی جلدی نہ پڑھو یا یہ
 افضلیت کے طور پر ہے ورنہ جیسے بھی درود پاک پڑھو وہ
 درود ہی ہے اور بہتر یہ ہے کہ جب تو درود پاک پڑھنا شروع
 کرے تو اول اور آخر درود نامہ پڑھ لیا کرے اگرچہ ایک ایک
 بار ہی پڑھے اور وہ یہ ہے۔

اللحم مل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد

کما صلیت علی سیدنا ابراہیم وعلی آل سیدنا ابراہیم و

بارک علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد کما بارکت علی

سیدنا ابراہیم وعلی آل سیدنا ابراہیم فی العالمین اقل

جمید مجید السلام علیک ایہما النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ

(سعادة الدارين ص ۱۳)

تنبیہ۔ اس مبارک واقعے سے یہ روز روشن کی طرح
 واضح ہوا کہ درود پاک میں سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کے نام نامی اجم گرامی کے ساتھ لفظ ”سیدنا“ کا اضافہ کرنا سربکار
 دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو پسند ہے نیز یہ کہ بعضی

خطاب درود پاک پڑھنا جیسے کہ السلام علیک ایہا النبی
میں ہے بلا ریب جائز ہے واللہ الہادی الی ما یحب ویرضی
(ابوسعید خدریؓ)

(۱۰۷) نیز حضرت شیخ ابوالموہب شاذلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
نے فرمایا: "میں خواہتی زیارت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ
وسلم سے مشرف ہوا تو اُقلے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ
والہ وسلم نے فرمایا آپ کے شیخ ابوسعید صغریٰ مجھ پر درود
تامہ بہت پڑھتے ہیں آپ ان سے کہیں کہ جب درود پاک
کا ورد ختم ہو تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کریں۔"

(سعادة الدارين ص ۱۳۲)

(۱۰۸) نیز فرمایا ایک مرتبہ جب میں زیارت سے نوازا
گیا تو میں نے حضور کو دیکھ کر پڑھا "الصلوة والسلام علیک
یا رسول اللہ! السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"
شاہ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا "میں
اپنے رب کا بندہ ہوں اور تو میرا بندہ ہے۔" میں نے عرض کی
یا رسول اللہ! ہاں میں اس پر راضی ہوں۔ فرمایا "اگر تو راضی ہے
تو تو مجھ پر درود تامہ کیوں نہیں پڑھتا۔" عرض کی "یا رسول اللہ! یہ
لمبا ہے اس لئے میں کوئی چھوٹا درود پاک پڑھ لیتا ہوں۔"
فرمایا "پڑھا کر! خواہ ایک ہی مرتبہ، اول آخر پڑھ لیا کر!
میں نے عرض کی "وہ درود تامہ کیا ہے؟" تو سرکار نے فرمایا

”دروودِ تامہ“ یہ ہے ۔

”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی سَيِّدِنَا اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرٰهِيْمَ وَ
بَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی
سَيِّدِنَا اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرٰهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ
حَسْبُنَا نَجِيْدُ هَ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ“

(سعادة الدارين ص ۱۳۲)

(۱۰۹) ”تحفۃ الاخیار“ میں یہ حدیث پاک کہ جو شخص مجھ پر روزانہ پانچ سو بار درودِ پاک پڑھے وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔ نقل کرنے کے بعد فرمایا ایک نیک عقیدہ آدمی نے یہ حدیث پاک سنی تو اُس نے محبت اور شوق سے مذکورہ تعداد میں درودِ پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُس کو غنی کر دیا اور ایسی جگہ سے رزق عطا کیا کہ اُسے پتہ بھی نہ چل سکا حالانکہ وہ اُس سے پہلے حاجتمند اور مفلس تھا۔ پھر صاحب ”تحفۃ الاخیار“ نے فرمایا اگر کوئی شخص تعداد مذکورہ میں روزانہ درودِ پاک پڑھے اور پھر اُس کا فقر دور نہ ہو تو یہ اُس کی نیت کا فتور ہوگا۔ اور اُس کے باطن میں خرابی کی وجہ سے ہے ورنہ جو شخص درودِ پاک سے اللہ تعالیٰ کا قرب چاہے وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔ خواہ اُسکے پاس دنیا کی کوئی چیز نہ ہو کیونکہ قناعت غنا ہے بلکہ قناعت وہ خزانہ ہے جو

کہ ختم ہونے والا نہیں ہے اور یہ دنیاوی مال سے افضل ہے
کیونکہ مال ختم ہو جاتا ہے۔ اور قناعت فدا ہوئی والی چیز نہیں
ہے اور یہی حیات طیبہ ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان ہے

”مَنْ عَمِلْ مَسْالِحًا مِّنْ كَثِيرٍ أَوْ أَشَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلْيُحْيِيَنَّهٗ

حَيَاتًا طَيِّبَةً“۔ میں مذکور ہے۔ (معادۃ العالین ص ۱۵۸)

(۱۱۰) حضرت خواجہ سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
جب اس شخص کا واقعہ سنا جو اپنے باپ کے ساتھ سفر کر رہا
تھا اور بوجہ سود خوری اس کے باپ کا چہرہ تبدیل ہو گیا تھا اور
پھر درود پاک کی برکت سے سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و
آلہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی اور دستِ رحمت پھیرنے سے
چہرہ منور اور درست ہو گیا تھا۔

یہ واقعہ سن کر حضرت خواجہ نے اپنے شاگردوں کو حکم دیا
کہ یہ واقعہ کتابوں میں لکھو اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم
کی اُمت کو سناؤ تاکہ درود پاک کی کثرت کر کے دنیا اور
آخرت کے عذاب سے نجات حاصل کر سکیں۔

(معارج النبوة ص ۳۲۸)

(۱۱۱) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ

علیہ فرماتے ہیں شیخ یونس کو عبد النبی کے نام سے لیلیٰ پکارا
جاتا ہے کہ وہ لوگوں کو اجرت دے کر مسجد میں بٹھاتے اور
ان سے درود پاک پڑھایا کرتے تھے۔ (انقاس العارفين ص ۴۷)

دُرود پاک میں نخل کرنیوالوں کے واقعات

(۱۲) ابو علی عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں میرے لئے ابوطاہر نے کچھ اجزاء لکھے تو میں نے اُن اجزاء میں دیکھا جہاں کہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا نام نامی اہم گرامی لکھا، ساتھ لکھا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَبَسْمِ تَسْلِيمًا كَثِيرًا گشتیرا، تو میں نے ابوطاہر سے پوچھا یہ آپ نے کس لئے لکھا ہے؟ تو فرمایا میں ابتداء میں جہاں کہیں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا نام پاک لکھتا تو ساتھ دُرود پاک نہ لکھتا ایک دن میں خواب میں سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بابرکت سے مشرف ہوا اور میں نے سلام عرض کیا۔ سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے چہرہ انور - دوسری طرف پھیر لیا۔ میں نے دوسری طرف ہو کر سلام عرض کیا تو میرے آقا نے دوسری طرف چہرہ انور پھیر لیا۔ پھر میں نے سامنے سے حاضر ہو کر عرض کیا اے میرے آقا! آپ میری طرف سے چہرہ انور کیوں پھیر لیتے ہیں؟

فرمایا ایسے کہ تو کتاب میں میرا ذکر کرتا ہے تو مہر پر دُرود پاک نہیں لکھتا۔ شیخ ابوطاہر فرماتے ہیں اُس دن سے جب بھی میں شاہ کوہین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا نام نامی لکھتا ہوں تو ساتھ یہ لکھتا ہوں صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَامُ تَسْلِيمًا كَثِيرًا

ایک شخص باوجود نیک اور پرہیزگار، پابند نماز روزہ ہونے کے درود پاک پڑھنے میں کوتاہی اور سستی کیا کرتا تھا ایک رات خواب میں سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت باسعادت سے مشرف ہوا مگر حضور اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ فرمائی وہ بار بار کوشش کرتا اور شاہ گوین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے سامنے آتا مگر ہر بار سرکار اس سے اعراض فرماتے رہے۔ آخر اس نے گھبرا کر عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ مجھ سے ناراض ہیں؟ فرمایا "نہیں" عرض کی "اگر نہیں تو حضور مجھ پر نظر عنایت نہیں فرماتے" فرمایا "میں تجھے پہچانتا ہی نہیں" عرض کی یا رسول اللہ! میں آپ کی اُمت کا ہی ایک فرد ہوں اور میں نے علما کرام سے سنا ہے کہ حضور اپنی اُمت کو بیٹوں سے بھی عزیز رکھتے ہیں" فرمایا "ایسا ہی ہے مگر تم مجھے درود پاک کا تحفہ نہیں بھیجتے میری نظر عنایت اور شفقت اس اُمتی پر ہوتی ہے جو مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے"

وہ شخص بیدار ہوا اور اس روز سے ہر روز بڑے شوق و محبت سے درود پاک پڑھتا رہا۔ ایک دن پھر وہ خواب میں زیارتِ مُصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے مشرف ہوا اور دیکھا کہ سرکار بڑے خوش ہیں اور فرماتے ہیں "اب میں تمہیں خوب

پہچانتا ہوں اور قیامت کے دن میں تمہاری شفاعت کا
ضامن ہوں لیکن درود پاک نہ چھوڑنا“ (معارج النبوة ص ۳۳)

(۱۱۳) ایک شخص جب کبھی نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم کا ذکر پاک سنتا تو وہ درود پاک پڑھنے میں بخل کرتا تو
اُس کی زبان گونگی ہو گئی اور آنکھوں سے اندھا ہو گیا۔ پھر وہ گام
نالی میں گر گیا اور پیاسا مر گیا نعوذ باللہ من شرور الناس ومن
شیئات أفعالنا۔ (سعادة الدارين ص ۱۲۴)

(۱۱۵) ایک عالم دین نے کسی رئیس کیلئے جو کہ موطا
شریف سے بڑی محبت کرتا تھا۔ اس کے لئے موطا شریف
کا ایک نسخہ تحریر کیا اور خوب اچھی طرح سے لکھا۔ لیکن اُس نے
جہاں سیدو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی آیا وہاں
سے درود پاک حذف کر دیا اور اس کی جگہ صرف (ص) لکھ دیا
لکھ لینے کے بعد جب اُس رئیس کے ہاں پیش کیا تو وہ
دیکھ کر بہت غوش ہوا اور اسے انعام و اکرام دینے کا ارادہ کیا
مگر اُس نے انعام دینے سے پہلے اُسکی اس خیانت کو دیکھ لیا
دیکھنے کے بعد بجائے انعام کے اُسے دھکے دے کر نکال دیا
اور پھر وہ عالم دین کنگال ہو گیا اور دولت کی موت مر گیا۔
نعوذ باللہ من والہ۔ (سعادة الدارين ص ۱۲۵)

(۱۱۱) حضرت ابو زکریا عابدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا
مجھے ایک دوست نے بتایا کہ بصرہ میں ایک آدمی حدیث

پاک لکھا کرتا تھا اور قصداً حضور کے نام پر درود پاک لکھتا چھوڑ دیتا تھا، کاغذ کی بچت کیلئے تو، اُس کے دائیں ہاتھ کو آٹکھ کی بیماری لگ گئی اور وہ اسی کی درد میں مر گیا۔

(سعادة الدارين ص ۱۳۱)

(۱۱۷) ”شفا الامقام“ میں ہے کہ ایک کاتب تھا، کتابت کرتے وقت جہاں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نام نامی کے ساتھ ”صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم“ لکھا ہوتا وہ اس کی جگہ صرف ”صلعم“ لکھتا تو اس کا مرنے سے پہلے ہاتھ کٹ گیا۔

(سعادة الدارين ص ۱۳۱)

(۱۱۸) ایک شخص حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ہم گرامی کے ساتھ صرف ”صلعم“ لکھتا تھا۔ اُس کی موت سے پہلے زبان کاٹ دی گئی۔ (سعادة الدارين ص ۱۳۱)

(۱۱۹) ایک شخص حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نام پاک کے ساتھ صرف ”علیم“ لکھا کرتا تھا تو اُس کے جسم کا ایک حصہ مارا گیا۔ اور وہ مفلج ہو کر مر گیا۔ (سعادة الدارين ص ۱۳۱)

(۱۲۰) ایک شخص یونہی کرتا تو وہ آنکھ سے اندھا ہو گیا۔ حتیٰ کہ وہ بازاروں میں گھومتا اور لوگوں سے مانگتا پھرتا تھا۔

(سعادة الدارين ص ۱۳۱)

تنبیہ: ہر مندرجہ بالا واقعات پر غور کریں کہ جب صرف درود پاک سے لاپرواہی کی ایسی سزائیں ہیں تو جو لوگ شان،

رسالت و نبوت میں گستاخی کرتے ہیں ان کی سزائیں کیسے ہوں گی۔ یہی وجہ ہے کہ جو لوگ گستاخیاں کرتے ہیں جب وہ مرنے لگتے ہیں تو طرح طرح کے عذاب سے دوچار ہوتے ہیں زبانیں باہر نکل آتی ہیں۔ زبانیں کٹ جاتی ہیں تعفن پھیل جاتا ہے گویا کہ سامانِ عبرت چھوڑ جاتے ہیں (العیاذ باللہ)۔

اس کے برعکس جو حضرات زندگی بھر محبوبِ کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی محبت و عظمت کا درس دیتے رہتے ہیں لوگوں کو عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے رنگ میں رنگ جاتے ہیں جب وہ دنیائے فانی سے سفر کرتے ہیں، تو عجیب عجیب بشارتیں دکھائی جاتی ہیں کہیں خوشبو مہک رہی ہے تو کہیں فود کی ہارشس آندا آتی ہے اور کہیں ملائکہ کرام برکتِ حامل کرنے زمین پر اتر آتے ہیں گویا ان پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہوتا ہے جو رنگارنگ بہاریں دکھاتا ہے۔
چند واقعات سپردِ قلم کئے جاتے ہیں۔

① جب حضرت شیخ محمد بن سلیمان جزولی صاحب

دلائل الخیرات قدس سرہ کا وصال شریف ہوا تو ان کی قبر مبارک سے کستوری کی سی خوشبو مہکتی رہتی تھی۔ کیونکہ وہ سیدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ذاتِ گرامی پر درودِ پاک پڑھا کرتے تھے۔ "مطالع المسرات میں ہے وَبَشِّرَنَّ رَاغِبَةَ الْمَسْأَلِ تَوْجِدُ مِنْ قَبْرِهِ مِنْ كَثْرَةِ مَسْأَلَتِهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى

اللہ علیہ وسلم۔ (مطالع المسرات ص ۴)

(۲) ایک شخص کا لڑکا شہید ہو گیا تھا تو جس دن سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا وہ شہید لڑکا اپنے باپ کو خواب میں بلا۔ باپ نے پوچھا بیٹا کیا تو فوت نہیں ہو چکا۔ تو لڑکے نے کہا نہیں! اباجی میں تو شہید ہوں اور میں زندہ ہوں مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق بھی ملتا ہے۔ باپ نے پوچھا بیٹا! کیسے آتا ہوا؟ جواب دیا اباجی! آج آسمانوں میں منادی کرائی گئی ہے کہ سارے نبی، سارے صدیق، سارے شہید عمر بن عبدالعزیز کے جنازہ پر پہنچ جائیں تو میں بھی نماز جنازہ میں شرکت کیلئے آیا تھا۔ پھر شوق آیا کہ اباجی کو سلام کر آؤں اسلئے آیا ہوں (دومن الریاحین ص ۲)

(۳) جب حضرت ہبل تسری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا تو لوگ ان کے جنازے پر ٹوٹ پڑے اور ایک شور برپا ہو گیا۔ شہر میں ایک یہودی رہتا تھا جس کی عمر ستر سال تھی اس نے جب یہ شور سنا تو وہ بھی دیکھنے کیلئے نکلا لوگ جنازہ مبارک اٹھائے جا رہے تھے۔ جب اس نے دیکھا تو اس نے با آواز بلند کہا "اے لوگو! جو میں دیکھ رہا ہوں کیا تم بھی دیکھ رہے ہو؟" لوگوں نے پوچھا تو کیا دیکھ رہا ہے؟

اس نے کہا میں دیکھ رہا ہوں کہ آسمان سے اترنیوالوں کی قطار لگی ہوئی ہے اور وہ جنازہ کے ساتھ برکت حاصل کرتے

جاتے ہیں۔ وہ یہودی مسلمان ہو گیا اور وہ بہت اچھا مسلمان
 ثابت ہوا۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (روض السیاحین ص ۷۱۱)

(۴) عاشق رسول سیدی و سندی محدث اعظم پاکستان
 مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جنازہ مبارکہ
 جب لاکھپور اسٹیشن سے جامعہ رضویہ لایا جا رہا تھا، جتازہ
 مبارکہ جب پچھری بازار کے سرے پر پہنچا تو انوار و تجلیات کی
 بارش ہو رہی تھی جو کہ عقیدہ مندوں نے سر کی آنکھوں سے دیکھی
 بلکہ دیکھنے والوں نے اپنے ساتھ چلنے والوں کو بھی دکھائی اور
 اس نوری بارش کو دیکھ کر کئی غلط عقیدہ والے تائب ہوئے۔

اس نوری بارش کو جو کہ محدث اعظم پاکستان قدس سرہ
 کے جنازہ پر ہو رہی تھی دیکھنے والے احباب اب بھی موجود
 رہیں اور یہ کرامت اس وقت کے مقامی اخبارات میں بھی
 شائع ہوئی تھی جن میں سے کچھ اخبارات فقیر کے پاس اب
 بھی موجود ہیں۔ مثلاً روزنامہ "سعادت"

رضی اللہ عنہ مولانا الکرم (مؤلف ۳ شعبان ۱۳۸۲ھ مطابق ۳۱ دسمبر ۱۹۶۲ء)

بے ادبی اور گستاخی کرنیوالوں کے چند واقعات

میسر عزیز بھائی! شان رسالت و نبوت تو بڑی
 اعلیٰ ارفع ہے فقیر کہتا ہے کہ جو حبیب خدا، سید انبیاء، نور محمد،
 شفیع اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دامن کے ساتھ
 وابستہ ہو گیا۔ اس کی شان میں گستاخی کرنیوالوں کا انجام نہایت

مکروہ اور بھیانک ہوتا ہے چند واقعات پڑھیے اور ایمان محفوظ کیجئے ۔

(۱۰) ایک دن سیدنا سلطان العارفين خواجہ بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پاؤں مبارک پھیلا کر لیٹے ہوئے تھے اور ایک مرید پاس بیٹھا تھا۔ ایک شخص آیا اور حضرت خواجہ بسطامی قدس سرہ کے پاؤں پر پاؤں رکھ کر آگے گزر گیا ۔

یہ دیکھ کر اُس مرید نے کہا ”تجھے معلوم نہیں کہ یہ خواجہ بایزید بسطامی لیٹے ہوئے ہیں اور تو اوپر پاؤں رکھ کر گزر گیا ہے۔“ یہ سن کر اُس بد بخت نے کہا ”بایزید بسطامی ہیں تو پھر کیا ہوا۔“ یہ کہہ کر چلتا بنا لیکن اُس بے ادبی کا وبال اُس پریوں نازل ہوا کہ جب اُس کے مرنے کا وقت قریب آیا تو اُس کے دونوں پاؤں سیاہ ہو گئے اور اُسی پر مین نہیں بلکہ آج تک اس بد بخت کی نسل میں بھی یہ چیز آکر ہی ہے کہ جب اُس کی اولاد میں سے کسی کا آخری وقت آتا ہے تو اُس کے پاؤں سیاہ ہو جاتے ہیں نعوذ باللہ من ذلک ۔ (رواق الجاس مشا)

(۲) سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز سرکارا جمیری قدس سرہ نے فرمایا کہ ایک آدمی تھا وہ جب کبھی بزرگان دین کو دیکھتا اُن سے منہ پھیر لیتا اور براہِ حسد اُن کو دیکھنا پسند نہ کرتا جب وہ مر گیا اور اُس کو لوگوں نے قبر میں اتارا اور اس کا منہ قبلہ رخ کیا تو فوراً ہی اُس کا منہ پھر کر دوسری طرف

ہو گیا اور بارہا ایسا ہی ہوا۔ لوگ بڑے ہی حیران ہوئے۔
 اچانک ہاتف سے انوار الٰہی سے لوگوں کیوں تکلیف
 اٹھاتے ہو، اس کو یوں ہی رہنے دو۔ کیونکہ یہ دنیا میں میرے
 پیاروں سے منہ پھیر لیا کرتا تھا اور جو شخص میرے دوستوں سے
 منہ پھیر لے اس سے میری رحمت منہ پھیر لیتی ہے اور ایسا
 شخص راندہ درگاہ ہو جاتا ہے اور کل قیامت کے دن
 ایسے کو گدھے کی صورت میں اٹھائیں گے؟

العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ تعالیٰ۔ (دلیل العارفین ص ۷۲)

(۳) مولانا عبد الجبار صاحب کو کسی نے بتایا کہ مولوی
 عبد العلی الحدیث جو کہ مسجد تنلیا نوالی امرتسر میں امام ہیں اور وہ
 آپ کے مدرسہ غزنویہ میں پڑھتے بھی ہیں، اس مولوی عبد العلی
 نے کہا ہے کہ ابو حنیفہ (سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
 سے تو میں اچھا اور بڑا ہوں کیونکہ انھیں صرف سترہ حدیثیں یاد
 تھیں اور مجھے ان سے کہیں زیادہ یاد ہیں؟

یہ سن کر مولانا عبد الجبار صاحب نے جو کہ بزرگوں کا نہایت
 ادب کیا کرتے تھے حکم دیا کہ اس نالائق عبد العلی کو مدسہ
 سے نکال دو اور ساتھ ہی فرمایا کہ یہ عنقریب مرتد ہو جائے گا
 اس کو مدسہ سے نکال دیا اور پھر ایک ہفتہ بھی نہ گذرا تھا کہ وہ
 مرزا بن ہو گیا اور لوگوں نے اسے ذلیل کر کے مسجد سے بھی نکال
 دیا۔ بعد ازاں کسی نے مولانا عبد الجبار سے پوچھا آپ کو کیسے

علم ہو گیا تھا کہ یہ کافر ہو جائیگا : فرمایا کہ جس وقت مجھے اس کی گستاخی کی خبر ملی اسی وقت بخاری شریف کی یہ حدیث میرے سامنے آگئی : مَن عَادَى بِيْ فُلَيْتًا فَقَدْ اَذْنَبَ بِالْحَرْبِ (حدیث قدسی) یعنی جس شخص نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی تو میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں۔

اور چونکہ میری نظر میں امام ابوحنیفہ ولی اللہ تھے جب اللہ کی طرف سے اعلان جنگ ہو گیا تو جنگ میں ہر فریق دوسرے کی اعلیٰ چیز چھٹتا ہے اللہ کی نظر میں ایمان سے اعلیٰ کوئی چیز نہیں اس لئے اس شخص کے پاس ایمان کیسے رہ سکتا تھا ؟

(کتاب مولانا داؤد غزنوی ص ۱۹)

④ بخاری میں ایک شخص تھا جو کہ اولیائے کرام پر بلا وجہ طعن و تشنیع کیا کرتا تھا جب وہ شخص بیمار ہو کر قریب المرگ ہوا تو اس وقت وہ شخص ہر قسم کی باتیں کر سکتا تھا مگر کلمہ شہادت نہیں پڑھ سکتا تھا۔ بارہا لوگوں نے اُسے کلمہ سنایا لیکن کسی طرح کلمہ نہیں پڑھ سکا

لوگ پریشان ہوئے اور دوڑ کر حضرت شیخ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو بلا لائے۔ آپ یعنی حضرت خواجہ شیخ ابوہریرہ بخاری سرکار غوثیت مآب قدس سرہ العزیز تشریف لا کر اُس شخص کے پاس بیٹھے اور مراقبہ کیا۔ پھر جب آپ نے سر مبارک اٹھایا تو اُس شخص نے کلمہ شہادت پڑھا اور کئی بار پڑھا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے پیار سے ولی یعنی

سویڈ سہارنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ چونکہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کے
 ولیوں پر طعن کیا کرتا تھا اسوجہ سے اس کی زبان کو کلمہ شہادت
 پڑھنے سے روک دیا گیا تھا۔ میں نے جب یہ معلوم کیا تو اللہ
 تعالیٰ کی چنانچہ میں اس کی سفارش کی۔

مجھ سے فرمایا گیا "اے پیارے اہم نے تیری سفارش
 قبول کی لیکن شرط یہ ہے کہ یہ میرے جن ولیوں کی شان میں سے
 بے ادبی کیا کرتا تھا وہ بھی راضی ہو جائیں۔" یہ ارشاد سن کر میں
 مقام حضرت الشریفہ میں داخل ہوا اور حضرت معروف کرمی حضرت
 سرتی سقٹی حضرت حمید بغدادی، حضرت خواجہ بایزید بسطامی رضی
 اللہ تعالیٰ عنہم سے میں نے اس شخص کی طرف سے معافی چاہی
 اور انہوں نے معاف کر دیا۔

پھر اس شخص نے بیان کیا کہ جب میں کلمہ شہادت پڑھنا
 چاہتا تو ایک سیاہ چیز میری زبان کو پکڑ لیتی تھی اور کہتی تھی کہ
 میں تیری بدزبانی ہوں پھر اس کے بعد ایک چمکتا ہوا نور آیا اور
 اس نے اس بلا کو دفع کر دیا اور اس نور نے کہا میں اللہ تعالیٰ
 کے ولیوں کی رضا مندی ہوں۔ پھر اس شخص نے کہا مجھے اس
 وقت آسمان وزمین کے درمیان نورانی گھوڑے نظر آئے ہیں
 جنکے سوار بھی نورانی ہیں اور یہ سب سوار ہیبت زدہ ہو کر کہتے
 ہر گز نہیں اور سب پر طرد رہتے ہیں۔ سُبْحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَ
 رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ پھر آخر دم تک وہ شخص کلمہ شہادت

پڑھتا رہا اور اسی پر اسکا خاتمہ ہوا۔ "والحمد لله على ذلك"

(’فلائد الجواهر‘ مترجم صفحہ ۲۵۵)

— منہجہ بالا واقعات سپرد قلم کئے ہیں تاکہ احباب عبرت حاصل کریں اور صرف اس جماعت کے ساتھ رہیں جو کہ باادب ہے کیونکہ ادب سے ہی سب کچھ ملتا ہے بلکہ بعض ائمہ کرام کا ارشاد ہے کہ دین سارے کا سارا ادب ہے۔ اللہ کے ولیوں کا ادب و احترام کرنے کا انجام بھی واقعات کی روشنی میں دیکھ لیجئے !

① ایک شخص جو کہ بدکردار اور فاسق و فاجر تھا۔ ایک دن وہ دریائے دجلہ پر ہاتھ پاؤں دھونے گیا اتفاق سے حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ دریا پر وضو کر رہے تھے وہ شخص جب ہاتھ پاؤں دھونے کیلئے بیٹھا تو اتفاقاً وہ ایسی جگہ بیٹھ گیا جو حضرت امام احمد بن حنبل کے اوپر تھی اور حضرت امام احمد بن حنبل نیچے بہاؤ کی طرف بیٹھے وضو کر رہے تھے اس شخص کو خیال آیا یہ بڑی بے ادبی کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کا مقبول امام وقت وضو کر رہا ہو اور میرے جیسا ایک نالائق انسان اُن سے اوپر بیٹھ کر ہاتھ پاؤں دھوئے۔ یہ خیال آتے ہی وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نیچے بہاؤ کی طرف آ بیٹھا اور ہاتھ پاؤں دھو کر چلا گیا۔ جب وہ شخص مر گیا تو ایک بزرگ کو خیال آیا

کہ فلاں آدمی بڑا ہی فاسق و فاجر تھا دیکھیں تو یہی کہ اُس کے ساتھ
کیا معاملہ پیش آیا؟۔ انھوں نے اُس کی قبر پر جا کر مراقبہ کیا اور
اُس سے پوچھا بتا تیرے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟۔
اُس نے کہا: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میری بخشش صرف
ایک گھڑی امام احمد بن حنبل کے ساتھ ادب کرنے کی وجہ سے ہوئی
اور سارا قصہ سنادیا۔ (بخاری، منہ ۷۳)

شیخ الاسلام حضرت فرید الدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے فرمایا ایک دفعہ ایک نوجوان جو کہ بڑا فاسق و گنہگار تھا۔ وہ
ملتان شریف میں فوت ہوا۔ بعد وفات کسی نے اُسے خواب
میں دیکھا تو پوچھا کہ تیرے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟۔
اُس نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے۔

پھر اس سے پوچھا بخشش کا کیا سبب بنا؟ اُس نے بتایا: ایک
دن حضرت خواجہ ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ جاسے تھے تو
میں آپ کے دست مبارک کو محبت سے بوسہ دیا اور اسی دست
بوسی کی وجہ سے مجھے بخش دیا گیا ہے۔ (خلاصۃ العارفين منہ ۱)
اللہ تعالیٰ ہم سب کو ادب کی توفیق عطا فرمائے اور
بے ادبی سے بچائے !

بجاء جیبہ الکریم سید الاولین والآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وعلیٰ الہ واصحابہ وازواجه الطہرات الطیبات اتحات المؤمنین
وذریتہ اجمعین ۔

قائم

درود پاک کے آداب اور

درود شریف کے معنی (کیفیات) کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ وحسبنا اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سیدنا

محمد و علی آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد۔۔۔

درود پاک پڑھنے والے کو چاہیے کہ باادب ہو کر درود پاک پڑھے تاکہ دونوں جہان کی کامیابی اور سعادت حاصل ہو؛ ذیل میں چند آداب تحریر کئے جاتے ہیں۔

① جسم پاک کو ظاہری نجاست اور بدبو دار چیز سے ہم ٹوٹ نہ ہو۔

② لباس صاف ستھرا اور پاک ہو۔

③ مکان یعنی جس جگہ درود پاک پڑھنا ہو وہ پاک ہو؛

④ با وضو ہو؛

⑤ خوشبو لگائے یا اگر تہی وغیرہ ملگائے۔

⑥ قبیلہ زو ہو کر درود پاک پڑھے۔

⑦ درود پاک کے معانی سمجھ کر پڑھے۔

⑧ اخلاص یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل اور رسول اکرم

شفیع اعظم، باعث ایجاد عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی محبت اور عظمت کی نیت سے پڑھے، باقی دین و دنیا کے کام سارے کے سارے اللہ تعالیٰ کے سپرد کرے۔

⑨ درود پاک پڑھتے وقت دنیا کی باتیں نہ کرے۔ سنت مصطفیٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی پیروی اور شریعت مطہرہ کی پابندی رکھے منہیات سے بچے۔ حرام اور مشتبہ کھانے سے پرہیز کرے۔

⑩ درود شریف پڑھتے وقت یہ تصور کرے کہ شاہ کونین امت کے والی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرا درود شریف سن رہے ہیں اسلئے بعض بزرگان دین نے فرمایا کہ سرور دو عالم شفیع اعظم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو (اللہ تعالیٰ کی عطا سے) حاضر و ناظر جان کر درود پاک پڑھے۔ (مقاصد السالکین ص ۵) اس مسئلہ کی تحقیق و تفصیل درکار ہو تو فقیر کی کتاب "ابوایقوت والجواہر" پڑھیں انشاء اللہ شکوک و شبہات دور ہو جائیں گے۔

⑪ جب کبھی سید المرسلین رحمۃ اللعالمین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام پاک سنئے تو درود پاک پڑھے، کم از کم اتنا کہہ لے "صلے اللہ علیہ وسلم" اور محبت سے انگوٹھوں کے ناخنوں کو بوسہ دیکر آنکھوں پر لگائے

اگرچہ یہ فرض واجب نہیں لیکن باعث صد برکات ہے۔ اصل میں یہ محبت کا سودا ہے جس کے دل میں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی محبت ہوگی وہ اس مبارک فعل سے انکار نہیں کرے گا اور اگر کسی کا دل محبت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے خالی ہو تو اس کا کیا علاج ؟ ایسا شخص اس بابرکت فعل سے جس پر نوید بخشش ہے انکار کرے تو یہ اس کے باطن کی آواز ہے۔

ہر کسے پر طینتِ خود باتند

بقیل الالبھامین اگرچہ ثبوت کے لحاظ سے درجہ انتخاب میں ہے یعنی فعل مستحب ہے لیکن برکتیں بے شمار ہیں۔ سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جس نے اذان میں میرا نام سنا اور انگوٹھوں کے ناخنوں کو بوسہ دیا میں اس کا قائد ہوں گا اور اسے جنت سے جاؤں گا۔

لیکن بعض حضرات ساری زندگی اسی چکر میں گذارتے ہیں کہ محدثین نے فرمایا ہے "لم یصح من الرفوع فی ہذا شیء" فقیر کہتا ہے کہ اگر بالفرض حدیث پاک میں اس باعث مغفرت فعل کا ذکر نہ بھی ہوتا تو بھی محبت والوں، کیلئے جائز تھا، کیونکہ اس میں نام مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ والہ وسلم کی تعظیم و توقیر ہے۔
 تعظیم جس نے کی ہے محمدؐ کے نام کی، صلی اللہ علیہ وسلم
 خدا نے اس پر آتش جہنم حرام کی!

اللہ تعالیٰ ہی ہادی اور نیکی کی توفیق دینے والا ہے۔
 جب درود پاک کا وظیفہ پڑھ کر فارغ ہو تو اللہ تعالیٰ
 کا شکر ادا کرے کم از کم اتنا کہہ لے :-

وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

جہاں کہیں رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم
 کا نام نامی اسم گرامی آئے تو لفظ "سیدنا" کا اضافہ کرے
 اگرچہ کتاب میں لکھا ہوا نہ ہو!

ایک مرتبہ ایک ترکی نوجوان حضرت شیخ الدلائل رحمۃ
 اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دلائل الخیرات پڑھی
 پڑھتے وقت جہاں کہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم
 کا نام پاک آتا وہ سیدنا نہیں کہتا تھا۔

حضرت شیخ قدس سرہ نے فرمایا حضور صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ والہ وسلم کے نام مبارک کے ساتھ سیدنا بھی کہہ "اُس
 نے کہا کہ جب کتاب میں سیدنا نہیں لکھا تو میں کیوں کہوں
 حضرت شیخ قدس سرہ نے ہر طرح سے سمجھایا مگر وہ نہ مانا۔ رات
 جب وہ ترکی مرد سو گیا تو دیکھا کہ عالم رویا میں سیدنا
 فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور ترکی نوجوان

کے پیٹ پر خنجر رکھ دیا اور پوچھا کہ بتا! تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نام پاک کے ساتھ "سیدنا" کہے گا یا نہیں؟ وہ توسیّد العالمین ہیں تو کس گنتی شمار میں ہیں (یعنی وہ تو جنوں کے بھی سردار ہیں، انسانوں کے بھی سردار ہیں، وہ خاکیوں کے بھی سردار ہیں تو وہ نوریوں کے بھی سردار ہیں صلی اللہ علیہ وسلم)۔

دُرودِ پاک کے صیغے (کیفیات)

دُرودِ پاک کے صیغوں کیلئے متعلقہ کتابوں کا مطالعہ کیا گیا، دُرودِ پاک کے صیغے اتنے زیادہ ہیں کہ ان کا شمار کرنا مشکل ترین کام ہے۔ البتہ افضل الصلوات اور دلائل الخیرات شریف میں اکثر صیغے مذکور و منقول ہیں۔

لہذا دلائل الخیرات شریف پڑھ لینا ہزارا برکتیں اور سعادتیں حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ لیکن فقیر کے نزدیک بطور وظیفہ وہ دُرودِ پاک پڑھنا چاہیے جو اپنے شیخ (پیر و مرشد) کا فرمودہ ہو سالک کیلئے وہی سب سے افضل ہوگا۔ لیکن چونکہ بعض لوگ عوام میں تاثر پھیلاتے ہیں کہ دُرودِ ابراہیمی کے سوا کوئی دُرود نہیں پڑھنا چاہیے لہذا اس غلط تاثر کو دور کرنے کیلئے چند صیغے دُرودِ پاک کے لکھ جاتے ہیں :-

۱۔ سید دو عالم شفیع اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا درود پاک

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ

حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى

اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ ۝

۲۔ نبی اکرمؐ تو رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا درود پاک

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم

نے فد بار رسالت میں عرض کی یا رسول اللہ! ہم نے حضور پر

سلام عرض کرنے کا طریقہ جان لیا لیکن حضور! یہ فرمائیے کہ ہم

حضور پر درود پاک کیسے پڑھیں؟

تو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا،

یوں پڑھو!

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتَكَ

عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ

مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ اَمَامِ الْخَيْرِ وَرَسُولِ الرَّحْمَةِ

○ اللَّهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا يُعْبَطُ بِهِ

الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَبْلِغْهُ

النَّوَسِيلَةَ وَالذَّرَجَةَ الرَّفِيعَةَ مِنَ الْجَنَّةِ اللَّهُمَّ

اجْعَلْ فِي الْمُصْطَفِينَ مُحَبَّتَهُ وَفِي الْمُقَرَّبِينَ مَوَدَّتَهُ

وَفِي الْأَعْلِينَ ذِكْرَهُ وَالسَّلَامَ عَلَيْهِ وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَ

بَرَكَاتِهِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

كَأَصْلَيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ

حَمِيدٌ مُجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى

آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ

إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ ○ (سعادة الدارين مك)

۳- حبیب خدا شاہ انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہ کا ورد پاک
وعلیہم اجمعین

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَأَزْوَاجِهِ أَهْلَ بَيْتِهِ

الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلَ بَيْتِهِ (سعادة الدارين مك)

۴- رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَاورد پاک

” اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نَّصَلِّيَ عَلَيْهِ

وَمَنْ عَلَيْهِ كَمَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّصَلِّيَ عَلَيْهِ “ (سَعَادَةُ الدَّارِيْنَ ص ۳۳)

۵۔ سَيِّدُ الْمُسْلِمِيْنَ صَلَّی اللہ علیہ وسلم کا درود پاک ۔

” اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً

تَكُوْنُ لَكَ رِضًا وَلِحَقِّهٖ اَدَاءً وَاَعْظَمَ الْوَسِيْلَةِ

وَالْمَقَامِ الْمَحْضُوْدِ الَّذِي وَعَدْتَهُ وَاَجْزِلَ عَنَّا مَا هُوَ اَضْلٰهُ

وَاَجْزِلَ عَنَّا مِنْ اَفْضَلِ مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا مِنْ اُمَّتِهٖ وَ

صَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصّٰلِحِيْنَ

يَا اَرْحَمَ الرَّحِيْمِيْنَ “ (سَعَادَةُ الدَّارِيْنَ ص ۳۳)

۶۔ صاحبِ لَوْلَاک صَلَّی اللہ علیہ وسلم کا درود پاک

” اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْقَرِيْبَ

عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ “ (سَعَادَةُ الدَّارِيْنَ ص ۳۳)

۷۔ حبیبِ ربِّ العالمیْنَ صَلَّی اللہ علیہ وسلم کا درود پاک

” اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ وَعَلٰى

جَسَدِهِ فِي الْأَجْسَادِ وَعَلَى قَبْرِهِ فِي الْقُبُورِ (سعادة الدارين ۳۳)

۸۔ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا درود پاک

حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اُمت کی شان کو ملاحظہ کیا تو دربار الہی میں درخواست پیش کی یا اللہ! مجھے بھی، اس اُمت میں سے کر دے!

ارشاد باری تعالیٰ آیا اے پیارے کلیم! تو میرے حبیب پر درود پاک پڑھو تو اس وقت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ درود پاک پڑھا،

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ

وَمَعْدِنِ الْأَسْرَارِ وَمَبْنِ الْأَنْوَارِ وَجَمَالِ الْكَوْنَيْنِ وَ

شَرَفِ الدَّارَيْنِ وَسَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ الْمُخْصُوصِ بِقَابِ

قَوْسَيْنِ ○ (سعادة الدارين ۳۳)

۹۔ باب مدینہٴ علم حیدر کرار مولیٰ علی رضی اللہ عنہ

کا درود پاک، صَلَّوْتُ اِلٰهَ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ

اَنْبِيَائِهِ وَرُسُلِهِ وَجَمِيعِ خَلْقِهِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ

مُحَمَّدٍ وَعَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ (سعادة الدارين ص ۲۴۵)

۱۰- سَيِّدَةُ النِّسَاءِ فَاطِمَةُ الزُّهْرَا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كَا دُرُودِيَا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مَنْ رُوحُهُ مُحَرَّبُ الْأَزْوَاجِ ،

وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّوْكَوْنِ ۝ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مَنْ هُوَ إِمَامُ

الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ ۝ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مَنْ هُوَ

إِمَامُ أَهْلِ الْجَنَّةِ عِبَادِ اللَّهِ الْمُؤْمِنِينَ ۝ (سعادة الدارين ص ۲۴۵)

۱۱- سَيِّدَتَا ابْنِ عَبَّاسٍ مَحَبَّبَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَا دُرُودِيَا

اللَّهُمَّ يَا ذَا أَيْمَنِ الْفَضْلِ عَلَى الْبَرِّيَّةِ ۝ يَا بَاسِطَ

الْيَدَيْنِ بِالْعِطِيَّةِ ۝ يَا صَاحِبَ الْمَوْاهِبِ السَّيِّئَةِ

صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ خَيْرِ النَّوَرِ سَجِيَّةِ ۝ وَاعْقِرْنَا

يَا ذَا الْعُلَا فِي هَذِهِ الْعِشَّةِ ۝ (سعادة الدارين ص ۲۴۲)

۱۲- قُطْبُ الْأَقْطَابِ فِرْدَوْسُ الْأَعْوَاثِ ،

سَيِّدَتَا عَوْنِ عَظَمٍ جِلْدَانِي قُدْسُ سِرِّهِ كَا دُرُودِيَا .

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِحَرِّ

أَنوَارِكَ وَمَعْدَنِ أَسْرَارِكَ وَلِسَانِ مَحَبَّتِكَ وَمُرُوسِ

مَمْلُوكَتِكَ وَإِمَامِ حَضْرَتِكَ وَطِرَازِ مَمْلُوكِكَ وَخَزَائِنِ

رَحْمَتِكَ وَطَرِيقِ شَرِيعَتِكَ الْمَتَلَذِّذِ بِمُشَاهَدَتِكَ

إِنْسَانِ عَيْنِ التَّوَجُّودِ وَالسَّبَبِ فِي كُلِّ مَوْجُودٍ ○

عَيْنِ أَعْيَانِ خَلْقِكَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُورِ مَنِيَّاتِكَ مَهْلُوهٌ

تَحِلُّ بِهَا عُقْدَتِي وَتَفْرِجُ بِهَا كُرْبَتِي صَلَاةٌ -

تَرْضِيكَ وَتَرْضِيهِ وَتَرْضَى بِهَا عَنَائِي يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ ○

عَدَدَ مَا أَحَاطَ بِهِ عِلْمُكَ وَأَحْصَاهُ كِتَابُكَ

وَجَرَى بِهِ قَلَمُكَ وَعَدَدَ الْأَمْطَارِ وَالْأَحْجَارِ

وَالْأَشْجَارِ وَمَلَأْتِكُمُ الْبَحَارَ وَجَمِيعَ مَا خَلَقَ

مَوْلَانَا مِنْ أَوَّلِ الزَّمَانِ إِلَى آخِرِهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ،

وَخُدَّه ○ (سعادة الدارين ص ۲۵۵)

نیز غوث اعظم، محبوب سبحانی قلوب ربانی رضی اللہ تعالیٰ

عنه کا درود پاک "کبریت احمد" کے نام سے مشہور شائع ہے جو

کہ عام کتب خانوں سے کتابی صورت میں مل جاتا ہے۔

۱۳۔ مناجات الحبيب من البعيد والقريب

للشيخ برهان الدين ابراهيم شاذلي رضي الله عنه

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ○ الصَّلَاةُ

وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللَّهِ ○ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ

يَا حَبِيبَ الْإِلَهِ الْمُعْبُودِ ○ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

عَلَيْكَ يَا مَنْ جَاءَ بِالْأَحْكَامِ وَالْحُدُودِ ○ الصَّلَاةُ

وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ذَا الْعُلَى الْحَقِّ الْمَشْهُودِ ○

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَفِیضَ الشُّهُودِ ○

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَيْنَ الْوُجُودِ ○

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سِرَّ كُلِّ مَوْجُودِ ○

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى مَا جَمَعَيْنِكَ وَالْإِلَهِ

وَجَمِيعَ مَا حَيْثُكَ مَا دَامَ التَّعَرُّفُ ○ وَانْتَحَالَ

التَّعْطِيلُ وَالتَّوَقُّفُ ○ ۱/۴۳ (معاذہ الدارین ص ۲۶)



۴۔ فرمایا کہ جو شخص گنبدِ خضراء سے دور یعنی اپنے ملک اپنے علاقہ میں یہ درودِ پاک پڑھے وہ یوں تصور کرے کہ میں سیدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے سامنے حاضر ہوں اور اپنے آقا کو خطاب کر رہا ہوں۔ (سعادۃ الدارین ص ۲۶۱)

تنبیہ: بعض لوگ درود شریف بصیغہ خطاب میں کبیدہ خاطر ہوتے ہیں لیکن حاجی امداد اللہ صاحب کی فرماتے ہیں کہ عالمِ امر جہت و زمان کے ساتھ مقید نہیں ہوتا لہذا اس صیغۃ الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ! کے پڑھنے میں کوئی شک نہیں ہے۔

اے عزیز! اے میرے مسلمان بھائی! اصل چیز مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی محبت ہے جتنی کسی دل میں اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی محبت زیادہ ہوگی اتنا ایمان قوی اور مضبوط ہوگا اور جب ایمان قوی ہوگا تو سارے شکوک و شبہات ختم ہو جائیں گے۔ "تفسیر روح البیان" میں ہے:

"الْإِيمَانُ يَقْطَعُ الْإِنْكَارَ وَالْإِعْتِرَاضَ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا"
اللہ تعالیٰ مجھ فقیر کو اور سب مسلمان بھائیوں کو اپنے حبیب پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ و

اللہ وسلم کی محبت سے وافر حصہ عطا فرمائے یہی سرِ پایہ
حیات ہے اور یہی ذریعہ نجات ہے یہی معرفت الہی کا
باب ہے اور یہی مدارِ حسنات ہے ۔

واللہ تعالیٰ الموفق وتعم الوکیل وَحَلَّی اللہ
تعالیٰ عَلَی حَبِیبِہٖ سَیِّدِ الانبیاء سَنَدِ الاصْفیاء
وَعَلِیْ اَہْلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ الطَّاهِرَاتِ
الطَّیِّبَاتِ اَقْصَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّاتِہٖمْ وَ
اَوْلِیَاءِ اُمَّتِہٖمْ وَعِلْمَاءِ مِلَّتِہٖ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ
وَسَلَامٌ عَلٰی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ
العالمین ○

فقیر البوسعدی محمد امین غفرلہ والوالدہ

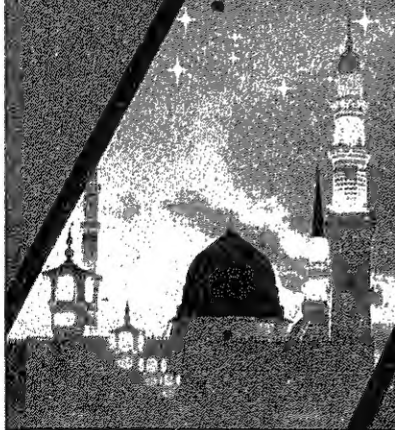
۱۵ جمادی الاول ۱۴۰۱ھ



سرکارِ مدینہ منورہ کی پیروی
 دنیا میں انسان کے فرائض کا مجموعہ



خزینہ رحمت



مکتبہ اسلامی
 (مدینہ منورہ)
 SC1280





اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَنَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰۃِجَلْ تَلْفِیْہِ قرآن و سُنّت کی مانگیر غیر سیاسی تحریک و دعوتِ اسلامی کے مجھے
مجھے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر شخراتِ مطرب کی قمار کے بعد
آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفت وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات
گزارنے کی مَدَنی فی التّھا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سُنّتوں کی تربیت کے لیے سفر
اور روزانہ ”گلبرہ مدینہ“ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذمہ دار کو متّبع
کروانے کا معمول بنالیتے ہیں اِن شاء اللّٰہ عَلٰۃِجَلْ اِس کی بَرَکت سے پابند سُنّت بننے، شگناہوں سے
نظرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے گُز سنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی
کوشش کرنی ہے۔“ اِن شاء اللّٰہ عَلٰۃِجَلْ اپنی اصلاح کے لیے ”مَدَنی انعامات“ پر عمل اور ساری
دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مَدَنی قافلوں“ میں سفر کرتا ہے۔ اِن شاء اللّٰہ عَلٰۃِجَلْ

مکتبۃ المدینہ، کس شاخیں

- کراچی: حبیب سہیل سٹور، فون: 021-32203311
- راولپنڈی: فضل علی رزوی سٹور، فون: 051-5553765
- لاہور: واکار پارک سٹور، فون: 042-37311679
- چناب: لیٹن مہدی گوگر گبرہ، فون: 068-5571688
- سرگودھا: (میل آباد): ایش پور سٹور، فون: 041-2632825
- خان پور: ڈرامائی چوک نمبر کارو، فون: 068-5571688
- سکس: چوک حبیب سٹور، فون: 058274-37212
- منجہ پور: لیٹن مہدی سٹور، فون: 022-2620122
- سکس: لیٹن مہدی سٹور، فون: 071-5619195
- ملتان: نور علی سٹور، فون: 061-4511192
- گوجرانو: لیٹن مہدی سٹور، فون: 055-4225663
- راولپنڈی: لیٹن مہدی سٹور، فون: 044-2550767
- کوہاٹ: لیٹن مہدی سٹور، فون: 048-6007128

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net